

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, September 13, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty five minutes past ten in the morning with the Acting Chairman (Mr. Jan Muhammad Khan Jamali) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادع الی سبیل ربک بالحکمة و الموعظة الحسنة و جادلهم بالتی
هی احسن ان ربک ہوا اعلم بمن ضل عن سبیله و ہوا علم
بالمبتدین۔ وان تعاقبتہم فاعقبوا بمثل ما عوقبتہم بہ ولن صبرتم لہو
خیر للضبرین۔ واصبروا ما صبرک الا باللہ ولا تحزن علیہم ولا تک
فی ضیق مما یمکرون۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون۔
ترجمہ۔ (اے پیغمبر) لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار
کے راستے کی طرف بلاؤ۔ اور بہت ہی اچھے طریق سے ان سے مناظرہ کرو جو
اس کے راستے سے بھٹک گیا۔ تمہارا پروردگار اسے بھی خوب جانتا ہے اور جو

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, September 13, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty five minutes past ten in the morning with the Acting Chairman (Mr. Jan Muhammad Khan Jamali) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادع الی سبیل ربک بالحکمة و الموعظة الحسنة و جادلهم بالتی
ہی احسن ان ربک ہوا اعلم بمن ضل عن سبیله و ہوا علم
بالمبتدین۔ وان تعاقبتہم فعاقبوا بمثل ما عوقبتہم بہ ولن صبرتم لہو
خیر للضبرین۔ واصبروا ما صبرک الا باللہ ولا تحزن علیہم ولا تک
فی ضیق مما یمکرون۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون۔
ترجمہ۔ (اے پیغمبر) لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار
کے راستے کی طرف بلاؤ۔ اور بہت ہی اچھے طریق سے ان سے مناظرہ کرو جو
اس کے راستے سے بھٹک گیا۔ تمہارا پروردگار اسے بھی خوب جانتا ہے اور جو

راستے پر چلنے والے ہیں، ان سے بھی خوب واقف ہے۔ اور اگر تم ان کو تکلیف دینی چاہو تو اتنی ہی دو جتنی تکلیف تم کو ان سے پہنچی۔ اور اگر صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کی لیے بہت اچھا ہے۔ اور صبر ہی کرو اور تمہارا صبر بھی خدا ہی کی مدد سے ہے۔ اور ان کے بارے میں غم نہ کرو اور جو یہ بداندیشی کرتے ہیں، اس سے تنگ دل نہ ہو۔ کچھ شک نہیں کہ جو پرہیزگار ہیں اور جو نیکو کار ہیں، خدا ان کا مدد کار ہے۔

(سورۃ النحل آیات ۱۲۳-۱۲۸)

جناب قائم مقام چیئرمین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر شیر انگن خان صاحب۔
ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور)، جناب چیئرمین!
میں آپ کے نوٹس میں ایک چیز لانا چاہتا ہوں کہ

as a thing has been pasted on this answer book, when- ever there is an adjournment and the Question Hour is not taken, it is said to be taken as read, they are not to be repeated on next day but now it has happened and our honourable ministers have come here prepared to answer to these questions to this august House. Today, it will do the thing, as it has been ordered but in future, I will request that if the thing is adjourned and the questions are or to be said by the honourable Chair, as taken as read, therefore they are not repeated on the next day. The next day according to the rota day agenda, the questions are put. Other than that, they were put on the day where the adjournment was carried out.

Mr. Acting Chairman: Sher Afgan Sahib, you are right.

سینیئر ڈاکٹر صدر علی عباسی: جناب والا! میں اسی کے متعلق عرض کرنا چاہتا

ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین : جی۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی : جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ضرور ہوتا ہے جب آپ یہ announce کرتے ہیں کہ questions are taken as read. لیکن جب آپ نے یہ announcement نہیں کیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ questions stand کرتے ہیں اور اس کے بعد گورنمنٹ پابند ہے کہ جب وہ اگلے rota day پر یا جب بھی آئیں تو یہ اس دن جواب دینے کے پابند ہیں۔ چونکہ جب آپ نے یہ نہیں کہا تو یہ question arise ہوتا ہے کہ آج یہ questions آنے چاہئیں تھے یا نہیں۔ Since, you had adjourned بالکل یہ the House and you have not decided on the questions, then I think صحیح ہے کہ یہ آج کے agenda پر سوالات آنے ہونے ہیں۔ میں اس پر بعد احترام وزیر صاحب سے disagree کروں گا۔

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Acting Chairman: Let us not make it an issue and take a quiet start and then come to the real things after that. Let us take the Question Hour. Mr. Talha Mahmood Sahib.

1. *Mr. Muhammad Talha Mahmood: (Notice received on 22-08-2006 at 13:30 p.m.)

Will the Minister for Ports and Shipping be pleased to state:

(a) *the percentage of work completed on Gwadar port; and*

(b) *the time by which the said port will become functional?*

Mr. Babar Khan Ghauri: (a) 95% of the work pertaining to Phase-I of Gwadar Port and 70% of additional dredging work for deepening of channel to 14.5 meter has been completed.

(b) The ^{Port}pret is expected to become functional by December 2006.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

میرا خیال ہے کہ آج بارغوری صاحب پھنسی لے کر گئے ہونے ہیں۔ تاہم کامل علی آغا صاحب جواب دیں گے۔

سینیئر محمد طلحہ محمود آریان، جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ گوادر پورٹ کی تکمیل کی original تاریخ کیا تھی اور اس منصوبے پر لاگت کا original تخمینہ کیا تھا اور اس میں جو ردوبدل ہوا ہے اس کی تفصیل کیا ہے؟

سینیئر کامل علی آغا (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور)، جناب چیئرمین! جواب میں already mention ہے۔ اس کی final date December, 2006 ہے۔ اس کی completion کی یہی original date ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے اور یہ انشاء اللہ دسمبر 2006 میں complete ہو جانے کی لیکن اس میں کچھ operative معاملات میں دشواریاں آ رہی ہیں جیسے roads complete ہونی باقی ہیں۔ تاہم میں انہیں یقین دلاتا چلوں کہ دسمبر 2006 میں اسے operators کے حوالے کرنے کے لیے ظاہر ہے tender float کیے جائیں گے، تو یہ مرحلہ دسمبر 2006 سے شروع ہو جائے گا۔

جناب والا! اس کے دو phases ہیں۔ ایک Phase-1 ہے اور دوسرا Phase-2 ہے۔ Phase-1 کا تخمینہ 14900 million ہے اور جو Phase-2 ہے اس کا total تخمینہ 524 million ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ٹھیک ہے۔ طلحہ صاحب! آپ سے پہلے بابر اعوان صاحب سوال پوچھنا چاہتے تھے۔ پھر آپ کو بھی موقع دیتے ہیں۔ کوشش کرتے ہیں کہ maximum سوالات پوچھے جاسکیں۔

سینیئر ڈاکٹر حمید الدین بابر اعوان: جناب والا! میں آپ کے توسط سے سوال کے جواب کی وضاحت چاہوں گا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ 95% of the work pertaining to Phase-1 of Gwadar Port and 70% of additional dredging work for deepening of channel to 14.5 meters has been completed. یہ کوئی clear جواب نہیں ہے۔ اس نے کہ 95%

work of the total work of what? وہاں پر تین چار قسم کے کام ہو رہے ہیں۔ جس طرح سے وزیر موصوف نے درست کہا کہ یہ ایک بڑا comprehensive project ہے، یہ کسی جگہ بھی جواب میں نہیں بتایا کہ کون سا کام ہے جو 5% رہتا ہے۔ اگر port کا 95% کام ختم ہو چکا ہے اور 5% میں سڑکوں وغیرہ کا کام رہتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ port expected date پر نہیں چل سکے گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر ایک کو Phase-1 کہا گیا ہے اور دوسرے کو additional work کہا گیا ہے اور وزیر موصوف نے additional work کی اصطلاح استعمال کی کہ یہ وہ کام ہے جو Phase-2 میں ہے۔ اس میں سے 30% work is still left over اور جو بلوچستان کی صورت حال ہے، اس میں کیا یہ expect کرتے ہیں کہ یہ 30% that is going to be completed within a period of about 90 days. work جو ہے

Mr. Acting Chairman: Yes, please. General Ashraf Sahib.

Senator Lt. Gen. (R) Javed Ashraf (Federal Minister for

Education): For the completion of Phase-1, total expenditure was 287

envisaged were three berths but the channel was supposed to cost 10 million.

to be 12 meters. وہ project جو ہے ' اس Phase-1 میں جتنا envisaged تھا

later on it was **لیکن** Chinese have completed it before time. **ہوا ہے کہ**

decided کہ channel 12 meters کی کافی نہیں ہے because 12 meters سے یہ ہوگا کہ

جس طرح سے Port Qasim میں ہوتا ہے کہ جو Motherships ہیں، جو آج کل main

container ships 'ان کو 15 میٹر سے اوپر کی channel اندر آنے کے لیے چاہیے ہوتی

ہے۔ اس وقت وہ سلاہ اور دوہنی وغیرہ میں جاتے ہیں اور off load کرتے ہیں، وہاں سے

Karachi Port as well as تو - آتا ہے ports ہمارا cargo ships ہمارے

they must immediately go to 15 meters. سب سے پہلے decide ہے ہے Port Qasim

کراچی میں بھی channel deepening ہو رہی ہے لیکن گوادریں

additional works were started then Chinese had requested to deepen the channel to more than 15 meters and that is I think, they are going for now 15 or 16 meters. So, that may cause little more delay over the first phase. Second phase is much bigger. Second phase consists on 21 berths. First phase has only three berths but for the port to really become international standard port, as to be able to take the oil cargo and to become a container terminal, it will need many more berths. Sir, 21 berths are envisaged in Phase-2 which have not yet started, for which no tendering has been done and Government has been trying to explore BOT basis that some people should come and take over some of the work because that is much more expensive. First phase was about 287 million dollar and the second is more than 500 million dollar for which currently the money was not available.

mostly, it is Chinese loans and Chinese grants in which the پہلی میں بھی Port has been built.

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان : جناب چیئرمین ! کیا وزیر موصوف بتانا پسند فرمائیں گے کہ قوم تو یہ سمجھتی رہی کہ دہلی اور بندرعباس کے بعد یہاں پر ہماری اتنی بڑی port بن رہی ہے اور یہ ایک بڑا comprehensive project ہے اور بہت complete قسم کا ہے لیکن آج یہ انکشاف ہوا کہ جو ایک required standard ہے جس کی یہ detail بتا چکے ہیں اور میں اب اس کی detail میں نہیں جانا چاہتا تاہم میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کو یہ کب احساس ہوا کہ اس کی widening 'کرنی چاہیے اور کب یہ project جسے آپ نے additional project کہا ہے' شروع ہوا تھا؟

Senator Lt. Gen.(R) Javed Ashraf: Sir, let me explain.

جناب قائم مقام چیئرمین : جی۔

Senator Lt. Gen. (R) Javed Ashraf: The Government has envisaged both the phases right at the outset. So, it is not correct that the Government had not utilized it but the money available did not allow the Government at that time to go for the whole time immediately in one phase because the amount given by the Chinese was sufficient for three berths, small port which should be able to meet the same requirement as Port Qasimat Karachi. But we need to compete with Salala and Dubai and make it the Port that Pakistan wants it to be. Then phase 2 had to be launched. Even at that time it was on the stage that phase-2 will come later

it may be difficult کہ ہوئی necessitate اس لیے deepening of the channel اب
 اگر to find finances immediately to go for 21 because it will take time
 channel proper with three persons we can start operating bigger ship at

‘ deep تو channel یہ کہ Port Qasim, so this was the modification پہلے کروا لو

باقی Phase-II جو ہے it can come later.

جناب قائم مقام چیئرمین، جناب اسماعیل بلیدی صاحب۔ میرا خیال ہے انہیں
 last supplementary کر لینے دیں۔

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، بڑے کام کی بات ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، اچھا جی۔

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، جناب وزیر موصوف نے جو جواب دیا۔ میرے خیال
 میں دونوں Ministers اس سے ناواقف ہیں۔ دونوں مشنروں میں سے کبھی ایک اٹھتا ہے تو کبھی
 دوسرا۔ تو جو متعلقہ مشنر ہیں وہ موجود نہیں ہیں، یہ تو ہمارے ممبروں کے ساتھ ایک مذاق ہے۔ دوسری
 بات یہ ہے کہ چونکہ میرا تعلق اس علاقے سے ہے۔ میں ابھی بھی گیا تھا۔ یہ جواب totally
 wrong ہے۔ آپ جا کر دیکھیں، وہاں پر ابھی تک تیس فیصد کام مکمل نہیں ہوا اور وہ کہتے ہیں کہ دسمبر

۲۰۰۶ء تک ہم اس کی opening کریں گے جناب چیئرمین! آپ ان کو کہیں کہ منسٹری صحیح جواب دے اور ابھی یہ بات بھی وہاں کسی جا رہی ہے کہ ان کو [xxxxx] جبکہ سنجیدگی سے پوری دنیا کو بتایا گیا تھا کہ اس port کو ہم develop کریں گے، ابھی اپنا نک break آگئی ہے۔ اس کی وجہ ذرا بتا دیں کہ وجہ کیا ہے کہ کراچی پورٹ کو develop کرنے لگے ہیں اور گوادری پورٹ کو pending میں کیا جا رہا ہے اور ابھی تک جو shipping کے لیے کمپنی سے agreement کرنا تھا، دو دفعہ اخبار میں بھی ہم نے کہا، یہ ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کر سکے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، ٹھیک ہے۔ آپ کا سوال یہ ہے کہ یہ اس طرح نہیں ہے، جس طرح آپ کو جواب دیا گیا ہے۔

(مداخلت)

سینیئر کامل علی آغا، جناب چیئرمین صاحب! ڈاکٹر اسماعیل بیدی صاحب ہمارے بڑے قابل احترام ہیں۔ گو ابھی تک ہمیں نہیں پتا چلا کہ یہ [xxx] - لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ یہ ہر بات میں اس طرح کی گفتگو فرمائیں کہ جناب! دو منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں اور جواب مکمل نہیں ہے۔ جواب مکمل ہے اور الحمد للہ جو مکہ جنرل صاحب۔

(مداخلت)

سینیئر کامل علی آغا، بات تو کرنے دیں۔

سینیئر ڈاکٹر صدر علی عباسی، اسے یہ withdraw کریں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ [xxxx] کا لفظ واپس لیں۔

سینیئر کامل علی آغا، گو کہ مجھے reservation ہے، میں [xxxx] کا لفظ واپس لیتا ہوں۔ ویسے آج ان کو یہ وضاحت کر دینی چاہیے۔ گزارش یہ ہے کہ جو کراچی Port ہے اسے اپنے expenses پر develop کیا جا رہا ہے اور گوادری کے لیے میں نے ابتدا میں بتا دیا کہ تیس دسمبر final date ہے۔ اس لیے قطعی طور پر ایسے کہنا کہ وہاں سے پیسے shift کر کے وہاں پر

لگانے جا رہے ہیں اور بار غوری صاحب کچھ اس قسم کا فعل کر رہے ہیں، یہ قطعی طور پر الزام ہے اور اس کو بھی expunge کیا جائے۔ آپ کی مہربانی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، بار غوری اس قسم کا فعل کر رہے ہیں اسے expunge کرتے ہیں۔

سینیئر کامل علی آغا جناب! اس قسم کے الزامات پر انہیں قطعی طور پر تنبیہ بھی کریں کہ آئندہ Question Hour کے اندر اس قسم کے supplementary کا بہانہ بنا کر، اس قسم کی گفتگو کرنا قطعی طور پر غلط بات ہے ہمارا Press بھی موجود ہے اور اس بات پر ہم protest lodge کرتے ہیں کہ اس قسم کی گفتگو غیر اخلاقی اور غیر پارلیمانی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، سینیئر رمت کا کڑ صاحب۔

Senator Rehmatullah Kakar Advocate: What is exact date?

This December 2006?

Mr. Acting Chairman: 30th December, 2006 before new year 2007.

Senator Rehmatullah Kakar Advocate: Sir, the Government is committed to open the Gwadar Port on or before 30th December,

اس سے پہلے دو دفعہ اس معزز ایوان میں اعلان ہو چکا ہے۔ Chinese Premier کے visit کا بھی اعلان ہو چکا، لیکن حکومت retreat کر گئی۔ اب چونکہ منسٹر صاحب نے ایوان کو یقین دلا دیا ہے، لہذا now they are duty bound to open the Gwadar port, am I sure?

جناب قائم مقام چیئرمین، انشاء اللہ۔

سینیئر کامل علی آغا، کا کڑ صاحب نے بہت سنجیدہ معاملہ سامنے رکھ دیا ہے۔ On the floor of the House میں یہ commitment دے رہا ہوں کہ یہ ۲۰ دسمبر کو operational تھا۔ دیکھیں دو قسم کے معاملات ہوں گے۔ ایک تو جناب چیئرمین! اس میں

transit trade والا سلسلہ آنے کا اور ایک trans-shipment کا سلسلہ آنے کا۔ جو transit والا مسئلہ ہے وہ فی الوقت وہاں پر نہیں ہو سکے گا۔ فی الوقت trans-shipment ہو سکے گی۔ اس میں یہ problem civil works کی وجہ سے ہے اور roads construction complete ہونے کی وجہ سے ہے۔ یہ کوئی ایک سڑک نہیں بن رہی ہے۔ جناب چیئرمین! یہ معزز رکن کے علم میں ہے کہ اس میں جو سڑکیں complete ہونی باقی ہیں وہ گوادر، خوشاب، گوادر، پنجگور اور یہ سہراب تک جانے گی۔ اس کے بعد ساری چیزیں complete ہو کر دسمبر میں یہ اس قابل ہو جانے گی کہ ہم انشاء اللہ operator کو hand over کرنے کے لیے، جو اگلے مرحلے ہیں، ان پر جانیں گے۔ یہ طریق کار ہے۔ میں اس لیے عرض کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، کامل علی آغا صاحب! شکریہ۔ میرا خیال ہے کہ احمد علی صاحب اس معاملے سے متعلق رہے ہیں وہ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

سینیئر احمد علی، جناب چیئرمین! یہ بات غلط ہو رہی ہے۔ لوگوں کو اس طرح کی بات نہیں کرنی چاہیے۔ ان کو اس چیز کا احساس کرنا چاہیے۔ بے شک port بن رہی تھی لیکن infrastructure develop نہیں تھا۔ They know it۔ یہ مجھے بھی پتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس وقت بھی میں نے کہا تھا کہ port کو deep کر لیں۔ آپ کے پاس Central Asia کی طرف سے ابھی کوئی راستہ بن نہیں رہے ہیں۔ آپ کے roads complete نہیں ہیں۔ آپ کی ریلوے لائن complete نہیں ہے۔ سوئی گیس complete نہیں ہے۔ Trans-ship نہیں ہو رہا ہے۔ جب یہ port بن جانے گی پھر اس کے ساتھ کیا کریں گے؟ اب جا کر ان کی سمجھ میں آیا اور یہ port deep کر رہے ہیں۔ جب یہ port deep کریں گے تو بڑے ships آئیں گے اور یہاں سے transit ہو گا۔ This is the only solution at the moment.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. We move to the next question, Talha Mehmood Sahib.

میرا خیال ہے کہ یہ سوال غلام سرور خان صاحب سے تعلق رکھتا ہے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب چیئرمین! وہ ۲۰۱۵ء منٹ تک آجائیں گے تو یہ

آپ defer کر دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی تھوڑی دیر کے لئے wait کرتے ہیں۔ We will move on to next.

سینیئر محمد طلحہ محمود آریان، جناب چیئرمین! یہ پھر pending ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین، جی ہاں۔ وہ ابھی during Question Hour پہنچ جائیں گے۔

سینیئر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، جناب چیئرمین! میں صرف ایک لمحے کے لئے آپ کی توجہ اس سوال پر چاہوں گا۔ Minister صاحب کے آنے میں چونکہ دیر ہے۔ جن وزیر صاحب نے یہاں پر اطلاع دی ہے کہ وہ تشریف لارہے ہیں ان کو کہیں کہ اس سوال کے متعلق data بھی لائیں۔ بے روزگاری اس ملک کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ سوال کے جواب میں مذاق کیا گیا ہے کہ 3.23 million لوگ اس ملک میں بے روزگار ہیں۔ جب وہ آئیں تو پورا data لے کر آئیں اس لیے کہ ہم اس کو اتنی آسانی سے skip over نہیں کرنے دیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی وہ آجائیں پھر کر لیتے ہیں۔ طلحہ محمود صاحب! پھر آپ کا اگلا question No. 3 ہے ports and shipping سے متعلق ہے۔

3. *Mr. Muhammad Talha Mahmood: (Notice received on 22-08-2006 at 13:30 p.m.)

Will the Minister for Ports and Shipping be pleased to state:

- (a) *the steps being taken by the Government to encourage inland water transport; and*
- (b) *the details of inland water transport facilities available in the country?*

Mr. Babar Khan Ghauri: (a) As a result of feasibility study undertaken by the Planning Commission, it was found that there was no possibility to establish inland water transport in the Indus River Navigation due to existence of Barrages, non-availability of sufficient water in the River throughout the year and highest rate of flow of currents during monsoon season. Therefore, the Planning Commission advised not to proceed further in the matter.

- (b) Inland water transport facilities are not available in the public sector.

Mr. Acting Chairman: Yes, supplementary question. Talha Mehmood sahib.

سینیٹر محمد طلحہ محمود آریان، جناب چیئرمین! پلاننگ کمیشن نے inland water transport کے متعلق feasibility report کب کی تھی؟ کیا اس میں ماہرین کی مدد لی گئی ہے؟

سینیٹر کامل علی آغا، جی، جناب چیئرمین! یہ ۱۹۹۱ء میں Louis Burger ایک امریکن کمپنی تھی۔ اس نے اس پر feasibility تیار کی لیکن پلاننگ کمیشن نے اس کو drop اس لیے کیا کہ ان کی جو رپورٹ تھی اس کے مطابق یہ facilities پاکستان میں avail نہیں کی جاسکتیں۔ اس کی وجہ یہ ہے اور اس رپورٹ میں موجود ہے کہ ہمارے جو دریا ہیں ان کے اندر پانی ہر موسم میں ایک جیسا نہیں رہتا۔ جس کی وجہ سے یہ facilities پاکستان کے اندر avail نہیں کی جاسکتیں۔ یہی رپورٹ تھی اس لیے پلاننگ کمیشن نے اس idea کو drop کر دیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، رضا ہراج صاحب! Overseas کے لئے آپ ready ہیں؟ پھر آجاتے ہیں واپس۔ آپ کا supplementary ہے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود آریان، میرا ان سے یہ سوال تھا کہ کیا private sector میں یہ سہولیات موجود ہیں۔ یعنی water land transport کی سہولیات موجود ہیں اور ان کی کیا تفصیلات ہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! یہ بڑی واضح سی بات ہے کہ یہ facility پاکستان میں available نہیں ہے۔ جب اس کی feasibility report بنائی گئی تو اس پر بڑی detailed discussion ہوئی۔ یہ بڑی well reputed firm ہے جس کا نام Louis Burger یہ امریکہ کی فرم ہے۔ رپورٹ میں قطعی طور پر لکھ دیا گیا کہ یہ facility پاکستان میں avail ہو ہی نہیں سکتی اس لیے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ private sector میں یہ سہولیات موجود ہوں۔

Mr. Acting Chairman: Thank you Agha Sahib. We come back to the question on oversease. Talha Mehmood Sahib.

2. *Mr. Muhammad Talha Mahmood: (Notice received on 22-08-2006 at 13:30 p.m.)

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

- (a) *the estimated number of unemployed persons in the country; and*
- (b) *the steps being taken by the Government to increase employment opportunities in the country?*

Mr. Ghulam Sarwar Khan: (a) 3.23 million persons are unemployed (based on 1st two quarters of Labour Force Survey 2005-2006) in the country.

(b) The Government is eliminating unemployment in the country by creating employment opportunities through various measures such as accelerated economic growth; increased allocation for Public Sector Development Programme; undertaking development of water resources; implementing Khushal Pakistan Programme; encouraging Small and Medium Enterprises (SMEs) sector; increasing overseas employment etc.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary?

سینیئر محمد طلحہ محمود آریان، اس میں انہوں نے یہ جو کہا ہے کہ 32,30,000 لوگ بے روزگار ہیں۔ یہ تو بہت ہی پریٹن کن صورتحال ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس کے لیے انہوں نے کیا کیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بجٹ میں ان کے لیے حکومت نے کیا اقدامات کیے ہیں اور ان لوگوں کی بہتری کے لیے بجٹ میں کوئی رقم مختص کی گئی ہے۔
جناب قائم مقام چیئرمین، جی رضا ہراج صاحب۔

Mr. Raza Hayat Hiraj (Minister of State for Overseas Pakistanis): Honourable Chairman, the population is about 160 million.

جناب قائم مقام چیئرمین، رضا ہراج صاحب 160 نہ کریں پندرہ سے سو کروڑ آپ نے کر دیا، اتنا jump ایک دم۔ ہم لوگ کچھ اور کام بھی کرتے ہیں یا بچے پیدا کرتے رہتے ہیں۔

Mr. Raza Hayat Hiraj: Sir, this is something which I cannot comment on that. Sir,

یہ ایک صورتحال ہے جس میں نادرا والے، اتحادہ سال اور اس سے اوپر جن لوگوں کا وہ data

collect کرتے ہیں ساتھ میں ان سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا ان کے پاس کوئی روزگار ہے یا نہیں۔ یہ ایک figure آتی ہے اب چونکہ یہ ایک figure ہے جس کو ہم deny بھی نہیں کر سکتے۔ محترم سینیٹر کا بہت اچھا سوال تھا کہ یہ figure زیادہ ہے اور what is the step which has been taken sir اس کو ہم اگر دو tiers میں divide کریں تو ایک تو وہ steps ہیں جو حکومت لے رہی ہے for the export of manpower اس میں جناب! آپ کو پتا ہے کہ ایک independent commission بنایا گیا ہے۔ وہ تقریباً ہر سال دو سے تین لاکھ لوگوں کو یا زیادہ کو چونکہ یہ ابھی establish ہوا ہے it has taken only six or four months یہ next two, three years میں کم از کم ملین، دو ملین لوگوں کو train کرے گا 'unskilled کو skilled کرے گا اور وہ export میں کام آئیں گے۔ باقی ان کا سوال تھا کہ بجٹ میں کیا allocations کی گئی ہیں۔ جی جناب! بجٹ میں allocations ہیں۔ خوشحال پاکستان پروگرام کے تحت اور کچھ سمیڈا کی سکیمیں ہیں جس میں بے روزگار نوجوانوں کو جو گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ ہیں، قرضہ دیا جاتا ہے۔ مجھے اس کی exact terminology پتا نہیں ہے لیکن اس کا تعلق ہماری وزارت سے نہیں ہے لیکن I can categorically state to this extent کہ yes, there were some other allocations which were made for small loans

to be given to the Graduates and Post Graduates and there is a provision in that sir. But اس کی جو exact details ہیں وہ وزارت خزانہ والے دے سکیں گے ہمارے پاس نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، طلحہ صاحب آپ کچھ فرما رہے ہیں۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود آریان، حکومت نے پاکستانیوں کے لیے بیرون ملک روزگار کے حصول کے لیے کیا اقدامات کیے ہیں۔

جناب محمد رضا حیات ہراج، سمجھ نہیں آ رہی ہے۔ ادھر سے بھی آوازیں آ رہی ہیں اور ان کی بات سمجھ نہیں آ رہی۔

(مدامت)

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ صرف اپنے سینئر کونسلر۔ شیرانگن نیازی صاحب کو ہم اور آپ روزانہ سنتے ہیں۔

سینئر محمد طلحہ محمود آریان، جناب دوبارہ سن لیں۔ پاکستانیوں کے لیے بیرون ملک روزگار کے حصول کے لیے حکومت نے کیا اقدامات کیے ہیں۔

جناب محمد رضا حیات ہراج، جناب! اس دفعہ for the first time ہم لوگوں نے ایک International Organisation of Migration ہے اس کی پاکستان میں ایک Conference hold کی first time in the history of Pakistan کوریا نے پاکستان کو as a source country recognise کیا 26-6-2006 کو MOU sign ہوا اس میں تین countries ہیں جہاں سے کوریا human resource import کرے گا اور ان میں Pakistan are the other two countries. Sir, in the first of کمبوڈیا اور چین this جیسے آپ نے دیکھا ہوگا اخبار میں Overseas Employment Corporation نے اس کو advertise کیا ہے۔ ہالینڈ اور نیدرلینڈز نے ہماری human resource کو مانا ہے اور پاکستان سے demand مانگی ہے اور ہم اس کو advertise کر رہے ہیں۔ Likewise when the

Prime Minister went to Greece, Athens

اس وقت بھی this was one of the major developments which took place کہ پاکستان کی human resource آئی جاسیے۔ likewise Libya کے اندر بھی جب وزیر اعظم صاحب تشریف لے کر گئے اس پر بھی ہماری understanding under the way تھی اور انشاء اللہ بہت جلدی لبیا کے ساتھ ہمارا MOU طے پا جائے گا۔ As it is پاکستان کی ایک figure ہے جناب of 25000 to 30000 people who are working in Libya but there is a huge potential for the Pakistanis to work abroad, sir.

جناب قائم مقام چیئرمین، بابر اعوان صاحب آپ کی سپلنٹری، آپ کی طرف بھی آتا ہوں، رضا صاحب اور آپ کی طرف۔

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Mr. Chairman, I

wanted to challenge the figures which are given by the Ministry.

Unfortunately,

یہ کہتے ہیں کہ 3.23 ملین لوگ total ملک میں بیروزگار ہیں اور جس طرح وعدے وعید روزانہ ہوتے ہیں آج کی تقریر میں سے کچھ آپ کو سمجھ آیا کہ بیروزگاروں کا کیا ہو رہا ہے۔ تو آپ کو مبارک ہو مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آیا مجھے صرف اتنا سمجھ آیا کہ۔

غضب کیا تیرے وعدے پر اعتبار کیا

اور تمام عمر قیامت کا انتظار کیا

اس کا جو دوسرا پہلو ہے جناب چیئرمین! میں اس کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، ان کو کرنے دیں۔

سینیئر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان۔ آغا صاحب، کون سے ڈاکٹر ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں آپ کریں اور رضا ہراج صاحب

(Interruption)

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Mr. Chairman, I

would take a serious objection to the interruption, interruption of the Minister. He should not interrupt.

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، شیر افگن صاحب اسی طرف آرہے ہیں۔

سینیئر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، یہ مداخلت کے عادی ہو گئے ہیں ان کو

روکیں کہ مداخلت نہ کریں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، وہ فرما رہے تھے کہ۔۔۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، پلیز آپ بیٹھیں۔ تشریف رکھیں۔ حیات صاحب نے

پھر کیا جواب دینا ہے
سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، امرت دھارا صاحب کو بھنائیں۔ میں ذرا سوال
کر لوں۔ وہی غریبوں کی جب بات ہوتی ہے تو یہ فوراً کھڑے ہو جاتے ہیں۔۔۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، ۲۵ ہزار نوجوانوں کے لیے ایک ارب روپے کی رقم جاری
کر دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔ رضا حیات صاحب تیار ہو جائیں
پھر وہ روز کار کے لیے پوچھنا چاہتے ہیں۔

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: May I complete, Mr.

Chairman.

جناب قائم مقام چیئرمین، ان کو مکمل کر لینے دیں۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان۔ میں اپنے بھائی سے سوال مکمل کر لوں۔ میرا

سوال یہ ہے کہ یہاں جو جواب دیا گیا ہے and it was reiterated by the honourable

Minister کہ غوٹھال پاکستان پروگرام ہے۔ لوگ relief مانگتے ہیں جو reply کیا گیا first

portion of the answer میں یہ figures ہیں، وہ figures interestingly ایک ایسے

ادارے سے لیے گئے ہیں جن کا عملاً کوئی وجود نہیں ہے۔ اس وقت پاکستان میں، میں صرف

دیہات کے بارے میں آپ کی اجازت سے جتنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ میٹرک سے لے کر

گریجویشن تک ہر سال دس لاکھ تک تعلیم لیتے ہیں اور یونیورسٹی میں نہیں جاسکتے۔ تو ان کے

روز کار کے لیے کیا بندوبست ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا حکومت سالانہ بنیادوں پر فوری relief بے روزگاروں کو دینے

کی پوزیشن میں ہے اور تیسرا سوال یہ ہے کہ ہم روز ایک نئے پروگرام کے متعلق سنتے ہیں اور یہ

کتنے ہیں۔۔۔۔۔

Mr. Acting Chairman: Please Make it brief.

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Sir, I cannot make it

brief because this a problem which is being faced by every family in Pakistan.

مجھے یہ بتائیں کہ کیا کوئی فوری relief دینے کا پروگرام ان کے پاس ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، فوری relief دینے کے پروگرام کے متعلق وزیر صاحب بتائیں - Latest روزگار سکیم ہم نے اخباروں میں دکھی ہے، اس کی details نہیں ہیں، وہ ذرا بتادیں۔

جناب محمد رضا حیات ہراج، جناب چیئرمین! اس دنیا میں ہر انسان کو اس کے اپنے کیے کا سامنے آتا ہے۔ اب انہوں نے جو کچھ کہا ہے کیا وہ دہرا سکتے ہیں؟ اتھانی ادب کے ساتھ کہ انہوں نے جو سوال کیا ہے وہ کسی کی سمجھ میں نہیں آیا، اس کے اتنے حصے ہیں۔ میرے لیے اعوان صاحب بہت قابل احترام ہیں۔ میں نے ان سے بہت کچھ سیکھا ہے، ہم تو ان کو اپنا in the legal profession senior مانتے ہیں۔ اب میں سوال پر آتا ہوں۔ جناب والا! بے روزگاری کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔ اس پر ہم تقاریر کر سکتے ہیں۔ اس پر باتیں بھی بہت کر سکتے ہیں، وعدے وعید بھی ہو جائیں گے لیکن جب تک عملی کام نظر نہیں آنے کا، یہ چیز کبھی کم نہیں ہوگی۔ ایک طرف آپ کی population ہے، دوسری طرف آپ کی تعلیم ہے اور ایک طرف حکومت کا ever increasing concern ہے۔ جیسا کہ معزز سینیٹر نے فرمایا کہ I

challenge these figures, Mr. Chairman, I stand here to accept the

human resource چٹنی اب challenge and I offer him challenge also

monthly basis پر باہر export ہو رہی ہے اتنی آج تک پاکستان کی تاریخ میں نہیں ہوئی۔

صرف اکیلے ماہ اگست کی figure پچھلے سال کے مقابلے میں this month we have a figure

of more than 17000 people and these are the figures which I can provide

to the august House اور وہ ان کو چاہیں تو verify کر سکتے ہیں۔

اب جناب والا! حکومت کے پاس کوئی جن تو ہے نہیں کہ صبح انھیں اور سب

بے روزگاروں کو روزگار مل چکا ہو۔ Of course آپ کو activity create کرنی پڑتی ہے۔ اگر آپ کے ملک میں financial activity ہوگی 'construction کا کام ہوگا' hospitals, schools بنیں گے تو ایک activity generate ہوگی۔ Likewise اس میں یہ ہے کہ یہ سکیمیں important ہیں۔ ایک طرف ہم electrification کروا رہے ہیں 'سڑکیں بنوا رہے ہیں' clean drinking water لا رہے ہیں 'سکول اور ہسپتال لا رہے ہیں۔ یہ ایک tier ہے۔ دوسری طرف unskilled labour ہے ایک آدمی جو پانچ یا آٹھ جماعتیں پڑھا ہوا ہے the poor chap is unable to do anything لیکن he can be trained as a skilled labourer. تو ان لوگوں کو تربیت دے کر باہر بھجوانے کے لیے 'دو' تین مہینے کی training دی جا رہی ہے' یہ second tier ہے۔ ایک third tier banking sector کا ہے تو میں نے معزز سینیٹر صاحب سے یہ کہا ہے کہ Ministry of Finance is in a better position میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ بے روزگار سکیم ہے 'غوثی پینک ہے' SMEDA ہے اور بھی سکیمیں ہیں لیکن ان کا وزارت محنت سے کوئی تعلق نہیں۔ میں آپ کو یہ بتا سکتا ہوں کہ کچھ provisions ضرور دی گئی ہیں لیکن اگر آپ categorically ان کی details چاہتے ہیں تو اپنے colleagues کو جو Ministry of Finance میں ہیں he is a thorough gentleman, I can request him to furnish the information which the Government has announced in this budget اور وہ معزز ممبر کے لیے 'ریکارڈ کے لیے ہم یہاں آپ کے پاس بھجوز دیں گے جو ان کو دیکھنا چاہے گا' دیکھ سکے گا اور میں یہ بھی نہیں کہوں گا کہ یہ fresh سوال دے دیں' میں خود ان سے information لے کر، معزز سینیٹر صاحب کی information کے لیے بھجوز دوں گا۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، جناب چیئرمین! ایک تو ذاتی نکتہ وضاحت ہے جس کو میں بھجوز دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے، کہ یہ چیلنج کرتے ہیں کہ پاکستان میں سے اس وقت بہت manpower export ہو رہی ہے 'اس کو میں قبول کرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت جتنی افرادی قوت باہر جا رہی ہے اور بے روزگاری کم ہو رہی ہے اتنی پہلے پاکستان کی تاریخ میں کبھی

نہیں ہوئی یہ چیئنج میں بھی قبول کرتا ہوں اور میں آپ کو درخواست کرتا ہوں کہ اس سوال کو pending کر دیں۔ اس چیئنج کے حوالے سے میں ایک tip وزیر موصوف کو دے دیتا ہوں۔

باقی جگہ تو اس کا black out ہوا 'I do not know the reason' کل کے Daily "The News" میں United Nations کی ایک رپورٹ بھی ہے جس میں بھارت کے بعد پاکستان کا نمبر رکھا گیا ہے کہ سب سے زیادہ women trafficking and human trafficking Pakistan میں سے ہو رہی ہے 'I am quoting daily "News" title page red encircled اس لیے میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ بے روزگاری ایسا مسئلہ نہیں ہے جس کے یہ اوپر سے 'درمیان سے گزر جائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، اعموان صاحب! یہ بالکل ایک separate issue ہے۔

This is something which relates to Interior and Women Development Division.

سینیئر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعموان، اگر وزیر موصوف کہتے ہیں کہ وزارت خزانہ والے بے روزگاری کے متعلق جواب دیں گے it is a welcome suggestion, most welcome ان کو آپ بلا لیں، اس سوال کو pending کر دیں۔ اس تفصیل سے بات ہوئی چاہیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی اس کو in a separate way کریں گے۔ وہ information provide کر دیں گے۔

جناب محمد رضا حیات ہراج، جناب! میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا۔ I would like to reiterate it, sir. اس ہاؤس میں پٹھے کسی ممبر سے بھی زیادہ، اس سوال کا جواب معزز سینیئر خود جانتے ہیں۔ ٹیلی ویژن پر پروگرام ہوا تھا، سچ تو یہ ہے کہ میں اور یہ وہاں پر موجود تھے and he knows that what the facts are but I don't know یہ آج ایسا کیوں کہہ رہے ہیں۔ But he has all the rights. ان کا حکم ہمارے سر آنکھوں پر ہے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you Raza sahib. There are 26

questions today.

آپ اس کو ذہن میں رکھیں ' we have now half an hour more only. ڈاکٹر ابراہیم صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب چیئرمین! وزیر موصوف نے part (b) میں یہ فہرست بھی دی اور اس کی وضاحت بھی کی کہ 17000 افراد کو قرضے دینے گئے ہیں روزگار کے لیے۔ کیا یہ جتنا پسند فرمائیں گے کہ ان قرضوں میں اس بات کا جائزہ لیا گیا ہے کہ کتنے لوگوں نے روزگار شروع کیا اور برسر روزگار ہو گئے ہیں۔ کیا ایسا تو نہیں ہے کہ سودی قرضوں کے ذریعے سود کے شیطانی چکر میں ہزاروں افراد کو پھنسا دیا گیا؟ جناب قائم مقام چیئرمین، جی رضا ہراج صاحب۔

جناب محمد رضا حیات ہراج، جناب چیئرمین صاحب! اس کا جواب میں آج کیسے دے سکتا ہوں کہ 17000 لوگوں نے پورے پاکستان سے قرضے لیے۔ ہمارا کام ہے to provide a policy. اس کو دیکھنا کہ کیا یہ قرضہ دینا بنتا ہے کہ نہیں بنتا وہ جناب! respective Banks کا کام ہے اور اس کے بعد ان کو monitor کرنا بھی ان Banks کا کام ہے۔ اگر وہ اس کو misuse کر رہے ہیں تو Banks کے پاس وہ provisions ہیں جناب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب چیئرمین! وہ جانتے ہی نہیں ہیں، نہ ان کو educate کیا جاتا ہے۔ Agriculture Bank کے ذریعے بھی قرضے دیے گئے ہیں اور وہ پھر پھنس جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ہاں یہ problem ہو رہا ہے۔ یہ آپ Finance Ministry سے اپنے level پر take up کریں۔ But there is no information and no details that how to go about it and how to avail a loan and how to avail the scheme.

جناب محمد رضا حیات ہراج، جناب ای وی پر آ رہا ہے۔ جناب قائم مقام چیئرمین، پی ٹی وی کو تو پاکستانی کم دیکھنے لگ گئے ہیں،

دوسرے channels کو بہت زیادہ دیکھنے لگ گئے ہیں۔

جناب محمد رضا حیات ہراج، جناب! آپ جس channel کا حکم کریں گے وہاں دے دیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ سب پر دکھائیں۔

سینیئر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ سودی قرضے نہ دیے جائیں، بلا سود قرضے فراہم کیے جائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، بلا سود بڑی محنت مانگتا ہے۔ رضا صاحب! جلدی کریں۔

سینیئر رضا محمد رضا، جناب! یہ بات بڑی دلچسپ ہے کہ وزیر صاحب بلکہ ہر وزیر بلکہ پوری حکومت یہ بتاتی رہی ہے کہ ملک میں کوئی بیروزگاری نہیں ہے، کوئی ہنگامی نہیں ہے، کوئی بدامنی نہیں ہے۔ جناب! 30 لاکھ بندے تو صرف پشتون خواہ وطن کے پشاور ڈویژن میں unemployed ہیں۔ یہ کیا بات کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، رضا صاحب! بیروزگاری تو ہے، ہنگامی بھی ہے، رمضان آ رہا ہے، ہنگامی آ رہی ہے۔

سینیئر رضا محمد رضا، جناب! یہ جو کہتے ہیں کہ ہماری جو NADRA کی figure ہے، اس figure پر تو Election Commission election نہیں کروا پا رہا ہے۔ وہ کہہ رہا ہے کہ ان کا database مکمل نہیں ہے۔ یہ تو سراسر زیادتی ہے کہ جب ہم نے کارخانے بند کیے، ملک کو ہم نے بیرونی مصنوعات کی منڈی میں تبدیل کیا ہے۔۔۔۔۔

Mr. Acting Chairman: O.K. That is understood. Your point is carried.

سینیئر رضا محمد رضا، جب ہم غیر آباد زمینوں کو آباد نہیں کر رہے ہیں، بلوچستان میں ہم mega dams نہیں بنا رہے ہیں، جب ہم نہریں نہیں بنا رہے ہیں، جب ہمارے لوگ زمینیں زیر کاشت نہیں لاتے ہیں، ہم کارخانے نہیں لگاتے ہیں، ہم لوگوں کو روزگار کے مواقع نہیں دیتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین، رضا صاحب! اس کے بعد جب تقاریر ہوں گی تو اس میں

یہ مسائل لے آئیے گا۔ جی شکریہ۔ Your point is valid. Now, we move on to next

question No.4, Dr. Muhammad Ismail Buledi .

4. *Dr. Muhammad Ismail Buledi: (Notice received on 22-08-2006 at 13:31 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state:

- (a) *the number of Government universities established in the country during the last five years with province-wise break up; and*
(b) *whether there is any proposal under consideration of the Government to establish universities at Turbat and Loralai, Balochistan, if so, when?*

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: (a) Twenty-one (21) universities/institutions have been established in the country (in public sector) during the last five years. Province-wise break up is as under:—

Province	Year					Total
	2002	2003	2004	2005	2006	
Federal Area	2	—	—	1	—	3
Punjab	7	—	1	1	—	9
Sindh	—	1	—	—	1	2

Province	Year					Total
	2002	2003	2004	2005	2006	
NWFP	1	—	—	2	—	3
Balochistan	1	—	1	1	—	3
AJ&K	—	—	—	—	—	—
Northern Areas	1	—	—	—	—	1
Total:	12	1	2	5	1	21

(b) At present, there is no proposal under consideration in the Higher Education Commission for establishment of universities at Turbat and Loralai.

As per the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, education is on concurrent list of subjects and Provincial Governments are competent to establish universities/institutions in their respective territorial jurisdiction. In this context, there could be some proposal under consideration of Government of Balochistan for establishment of universities at Turbat and Loralai.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary question? Yes ,
Buledi sahib.

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، جناب! یہ جو میں نے سوال پوچھا تھا Higher Education کے Incharge Dr. Ataur Rehman sahib ہیں لیکن میں حیران ہوں، قاضی صاحب شاید خود ہی بتائیں گے۔ میں جواب نہیں دوں گا کیونکہ یہ powerful Minister لیکن اگر یہ ہمت کریں تو کہہ دیں کہ جی یہ میرا subject ہی نہیں ہے، مجھ سے کیوں کہلاتے ہیں۔ ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب کو ہاؤس میں لانے کی اگر اجازت نہیں ہے تو یہ محکمہ بھی قاضی صاحب کو دیں، یہ بڑے powerful میں اور یہ چلا سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی جواب دیں۔

Senator Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Sir, I have been asked to reply on behalf of HEC. So, we have given the reply and I am ready to take on the supplementaries. There is no problem. I will reply on his behalf.

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، میں تو آپ کا بوجھ ہٹا کرنا چاہتا تھا لیکن جب آپ غوش ہیں تو ٹھیک ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لیے کل میں نے آپ سے discuss

کیا تھا کہ اس سوال کے جواب سے مجھے کوئی تسلی نہیں ہے تو آپ نے خود کہا تھا کہ آپ یہ مسئلہ اٹھائیں کہ اس کو ہاؤس میں لایا جائے اور مجھے یہ امید تھی کہ وہ کل والی بات بتائیں گے کیونکہ فوجی یہ بتاتے رستے ہیں لیکن آپ نے نہیں بتائی۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آغا جی! آپ کوئی الفاظ نہ دہرائیں۔۔۔۔۔

سینیئر کامل علی آغا، ہاؤس سے باہر جو بات ہوئی ہے اس کو یہ یہاں پر نہ دہرائیں۔ پتا نہیں بات ہوئی ہے یا نہیں ہوئی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آغا جی آپ بیٹھیں یہ راز و نیاز کی باتیں ہیں۔

سینیئر کامل علی آغا، نہیں جناب! آپ اس کی اجازت نہ دیں۔ یہ غلط بات ہے۔

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ ان کو جواب دینے دیں۔ یہ کیوں جواب دیتے ہیں۔

سینیئر کامل علی آغا، پھر آپ اعتراض کریں گے؛ میرے بھائی صدر عباسی صاحب اعتراض کریں گے۔ جناب! یہ آج ڈگری چیک کروائیں۔ کونسی ڈگری ہے ان کے پاس؛ سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، آپ اپنی ڈگری بھی چیک کروائیں۔ سینیئر کامل علی آغا، یونیورسٹی بھی بتائیں گے۔

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، وہ میرے پاس ہے لیکن آپ اس کو جواب دینے دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ chamber میں دیکھ لیں گے۔

سینیئر کامل علی آغا، وہ اس animal husbandary university کا نام بتائیں جہاں سے ان کو ڈگری ملی ہے۔

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، میں تو یہ کہتا ہوں کہ آپ کا بھی جلی ہے۔ آغا صاحب کو پتا نہیں کیا تکلیف ہے۔ وزیر تو بجایا گیا ہے اگر زیادہ کوئی اور نمبر سرکار کی وکالت کرنے میں چاہیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ سلیمنٹری کریں۔

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، میرا سوال یہ ہے میں نے کہا تھا کہ صوبہ وار یونیورسٹیوں کی تعداد بتائیں۔ جناب والا! بلوچستان ایک بڑا صوبہ ہے مگر اس میں صرف تین یونیورسٹیاں ہیں۔ آپ بھی بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں، آپ جا کر دیکھیں کہ وہاں ان کی حالت کیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے (ب) جزو میں پوچھا تھا تربت، لورالائی، بلوچستان میں سرکاری یونیورسٹیوں کے قیام کی کوئی تجویز زیر غور ہے کہ نہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ زیر غور نہیں ہے۔ 1998 میں، میں ایجوکیشن کمیٹی کا ممبر تھا۔ ہم بلوچستان گئے تھے، ہماری کمیٹی نے اس کو recommend کیا کہ جو دور دراز کے علاقے ہیں، ایک لورالائی پورے پشتون بیٹ کو cover کرتا ہے اور تربت پورے مکران، خضدار، پنجگور اور گوادر کو cover کرتا ہے۔ وہاں پر بارہ سو کلومیٹر کے فاصلے سے لوگ کوئٹہ میں پڑھنے کے لیے آتے ہیں۔ غریب لوگ میٹرک کرنے کے بعد، یا بی اے کرنے کے بعد کوئٹہ نہیں آ سکتے ہیں۔ اس لیے اس سے پہلے ----

جناب قائم مقام چیئرمین، جی جی بس، سلیمنٹری کر رہے ہیں، جواب دینے دیں۔

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، میں یہ کہتا ہوں کہ ان دونوں مقامات کے لیے وزیر صاحب کب بات کریں گے۔ اس کا کیس پہلے سے آچکا ہے۔

سینیئر لفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف، جناب والا! میں یہ واضح کر دوں کہ یہ جو refer کر رہے ہیں کہ باہر بات ہوئی تھی۔ وہ بات یہ ہوئی تھی کہ انہوں نے کہا کہ Higher Education Commission نے کہا ہے کہ ہمارا کوئی پلان نہیں ہے۔ آپ ڈاکٹر عطاء الرحمن کو بولیں کہ وہ یہ کرے۔ میں نے کہا کہ وہ میرے نیچے نہیں آتے۔ ان کا اپنا سسٹم ہے میں ان کو force نہیں کر سکتا۔ جواب آپ کو مل گیا آپ سلیمنٹری کر لیں۔

اب میں سلیمنٹری کا جواب دیتا ہوں۔ پہلے انہوں نے کہا کہ یہ یونیورسٹیوں کی تعداد صوبہ وار unequal ہے جو HEC نے پچھلے پانچ سال میں setup کی ہیں۔ جناب! یونیورسٹیاں کوئی equal sharing کی بنیاد پر قائم نہیں کی جاتیں۔ وہ number of students کی ضرورت کے حساب سے قائم کی جاتی ہیں۔ آپ اگر ایک یونیورسٹی wilderness میں قائم کر دیں just

because of area wise لیکن اگر اس کے لیے students نہیں ملیں گے تو that money will go waste یہ requirement کے مطابق قائم ہوتی ہیں۔ اب میں آتا ہوں کہ HEC کا جو جواب ہے۔ اس میں یہ ہے کہ یہ Concurrent subject ہے۔ provincial government بھی establish کر سکتی ہے اور HEC بھی establish کر سکتا ہے لیکن سسٹم یہ ہے کہ پہلے feasibility بنتی ہے کہ وہاں پر یونیورسٹی feasible ہے یا نہیں۔ اس کی feasibility main بنیاد ہوتی ہے number of colleges and students available اگر طالب علم available ہیں تو بالکل یونیورسٹی ہونی چاہیے لیکن اگر طالب علم کم ہیں تو پھر یونیورسٹی justified نہیں ہوتی۔

اب یہ جو ان کا point ہے کہ بچوں کو دور سے آنا پڑتا ہے۔ بالکل صحیح ہے بچوں کو دور سے جانا پڑتا ہے لیکن یونیورسٹی ہر جگہ پر نہیں ہوتی۔ یونیورسٹی کے لیے لوگ پاکستان سے امریکہ بھی جاتے ہیں اور پاکستان سے جرمنی بھی جاتے ہیں۔ کئی ہمارے برادر ممالک کے students پڑھانی کے لیے یہاں بھی آتے ہیں۔ وہ سو میل سے زیادہ distance طے کر کے جاتے ہیں۔ ٹرانسپورٹ ایک مسئلہ ہے، اگر آپ وہاں پر پہنچ گئے تو اس کے بعد آپ نے رہنا ہاسٹل میں ہے۔ چاہے آپ 20 میل سے آئے ہیں یا سو میل سے آئے ہیں۔ That does not really matter. The student living in a hostel can study. So, that again is

not valid argument کہ جی وہ اس بچے کو سو میل سے آنا پڑتا ہے۔ میں یہ کہوں گا اگر اب بھی یہ سمجھتے ہیں ان علاقوں میں اتنے students موجود ہیں کہ university justified ہے تو feasibility دیں۔ اس feasibility کو we will process with HEC if you want. یا صوبہ کر سکتا ہے process with HEC اگر ان کے پاس خود resources نہیں ہیں، وہ خود نہیں بنا سکتے تو وہ HEC کو بھیج سکتے ہیں because based on that feasibility PC-I بنے گا PC-I پھر Planning میں جانے کا، ECNEC میں جانے کا جہاں تمام صوبائی Chief Ministers بھی موجود ہوتے ہیں وہاں سے approval کے بعد university بنے گی تو اس لیے یہ اگر دو جگہوں پر بنوانا چاہتے ہیں تو I would suggest کہ پہلے صوبے سے feasibility بنوا کے اس کو بھیجیں۔ اگر وہ feasibility ہے، students وہاں پر ہیں I

undertake this کہ میں بھی مدد کروں گا اور HEC سے اس کو recommend کروا کر دیں گے۔

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، جناب چیئرمین صاحب! وہاں feasibility report موجود ہے 98ء سے مرکز کو بھیجی گئی ہے۔ آپ check کریں، تمام requirements پوری ہیں۔ اب تک یہ کیوں نہیں ہوا ہے؟ وہاں students بھی موجود ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، اسماعیل بلیدی صاحب! وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ آپ feasibility دیں تو وہ بھی مدد کریں گے۔

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، وہ ہم نے بھیجی ہے دس سال سے پڑی ہے جناب۔

جناب قائم مقام چیئرمین، دوبارہ آپ ان سے مل لیں۔
سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، چیئرمین صاحب! آپ کو پتا نہیں ہے، آپ پھر وہی بات کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میرا خیال ہے آپ کو فیصد کرنا ہوگا آپ کتنے questions کر سکتے ہیں کیونکہ we are getting out of time. جی ڈاکٹر عبدالملک صاحب آپ Education Minister رہے ہیں۔

سینیئر ڈاکٹر عبدالملک، میرے خیال میں ایک چیز جو وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ feasibility، یہ ایک terminology ہے جس کو ہم لوگ آج کل qualify نہیں کر رہے ہیں کہ whether universities are feasible or unfeasible. اب حد یہ ہے کہ جو یونیورسٹیاں ہمیں دی گئی ہیں I.T. University ہے، اقل یونیورسٹی ہے، خضدار انجینئرنگ یونیورسٹی ہے وہاں وائس چانسلر سے لے کر لیکچرار تک کو دوسری جگہوں سے لایا جا رہا ہے اس لیے کہ ہم merit کو qualify نہیں کر رہے ہیں۔ اب اگر یہ رویہ کہ جی feasible ہے کہ نہیں ہے۔ آپ international level کی آٹھ یونیورسٹیاں پاکستان میں بنا رہے ہیں اور بلوچستان میں ایک بھی feasible نہیں ہے تو لوگ جو بیٹھے ہوئے ہیں feasibility تو وہ determine

کرتے ہیں کہ کون سی چیز feasible ہے کون سی چیز feasible نہیں ہے۔ مجھے اس لفظ پر انتہائی شدید اعتراض ہے نمبر ۱، نمبر دو یہ ہے کہ یہ بلوچستان میں لوگوں کو even Registrar کی حد تک باہر سے لایا جا رہا ہے جو ہمارے ساتھ انتہائی زیادتی ہے۔ آپ یقین کریں کہ IT University میں اگر آپ جائیں وہاں آپ کو بلوچستان کے لوگ 30% بھی نہیں ملیں گے۔ تمام باہر سے آئے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جناب قاضی صاحب has taken note of it. میرا خیال ہے۔ اجلاس کے بعد بیٹھ کے تھوڑا ان کے ساتھ کرتے ہیں۔ ڈاکٹر خالد رانجھا صاحب۔

سینیئر ڈاکٹر خالد رانجھا، میں سمجھتا ہوں کہ جو آج سوال کیا ہے بیدی صاحب نے بڑا اہم ہے اور آج میں House سے یہ درخواست کروں گا کہ اس مسئلے کو آج طے کر لیا جائے۔ روز ہمارا حال یہ ہے کہ meet you on zebra crossing جب وہ آتا ہے کالی مٹی پر تو وہ کہتا ہے you can't see me جب آتا ہے سفید مٹی پر تو کہتا ہے you can see me. اب ہم روز کہہ رہے ہیں جبرل صاحب سے 'وہ کبھی کہہ دیتے ہیں you can see me کبھی کہہ دیتے ہیں you can't see me. آج فیصلہ کریں کہ پروفیسر عطاء الرحمن کیا ہیں۔ مجھے لیٹر آیا ہے he writes himself as a Federal Minister. اور مجھے قاضی صاحب سے بہت sympathy ہے۔ ہم ان کو target کرتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ کرے کوئی بھرے کوئی۔ آج میں ہاؤس سے یہ request کرتا ہوں کہ please determine جو یہ شبہ تعلیم ہے is that آج a provincial subject or is it a federal subject or with Concurrent List.

قاضی صاحب نے اپنے آپ کو بچانے کی خاطر کہہ دیا ہے کہ یہ Concurrent List ہے۔ آئین میرے سامنے ہے مجھے کوئی حق پڑے کے دکھا دیں کہ کیا تعلیم Concurrent List میں ہے؟ It is not there. The maximum you can do, you can devise, syllabi. یونیورسٹی

کہنا نہ کہنا where is the Higher Education Commission? میں وزیر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ مجھے بتا دیں کہ آئین کی کس حق کی رو سے Higher Education Commission کا عمل دغل ہے؟ Federal Government کو مجوز دیں، باقی ملک میں کس

قانون کے تابع یہ یونیورسٹیاں بناتے ہیں یا بنانا چاہتے ہیں۔ میں آج House سے یہ کہوں گا کہ اس بات پر debate ہونی چاہیے اور حکومت کو یہ فیصلہ کرنا چاہیے کہ روز کا ابہام جو ہوتا ہے کبھی کہتے ہیں وہ منسٹر ہے کبھی کہتے ہیں وہ منسٹر نہیں ہے مجھے letter آیا ہے from

Federal Minister, Government of Pakistan. Should I know it? He carries a

flag of Minister of the Federal Government. House میں بات آتی

ہے وہ کہتے ہیں "میں کی دساں، اونوں مچھ لو" پھر کہتے ہیں "میں تے آنہیں سکدا"۔ سو اس میں

پہلی بات پر جو آج ابہام پیدا ہوا ہے۔ I take strong exception to this, saying that - education is on Concurrent List. I beg the House to go through the entire

Concurrent List, آپ شروع کرلیں Evidence, Marriage, Wills, Bankruptcy,

Arbitration, Trust and Trustee, Transfer of Properties, Actionable

Wrongs, Removal of Prisoners, Preventive Detention, Persons subject to

preventive detention, Measures combat, Arms, Explosives, Opium, Drug...

یہ drug میں نہیں آتا ہے۔ Poison میں بھی education نہیں آتا ہے

Mental illness, میرا خیال ہے کہ اس میں بھی نہیں آتا ہے 'Environmental

Pollution, میں بھی نہیں آتا ہے 'Population Planning میں بھی نہیں آتا ہے۔

Welfare labour, Trade union, Setting up and carrying of labour

exchanges, Boilers, میں بھی نہیں آتا ہے۔ Regulation of labour,

Unemployment, Shipping, Mechanically Propelled Vehicles, Electricity,

Evacuee میں بھی نہیں آتا اور Newspapers, books and printing میں نہیں آتا ہے۔

Property, Ancient and Historical Monuments. آگے آجائیں

Curriculum and syllabus, کیا یہ یونیورسٹی ہے؟ کتابوں کے بارے میں یہ کہنا کہ آپ یہ

چیز پڑھاؤ یہ نہ پڑھاؤ اس کا کوئی تعلق نہیں کارے اور اینٹ کے ساتھ۔ اس کا کوئی تعلق نہیں

پروفیسر کا ہائر ایجوکیشن کے ساتھ، اس کا کوئی تعلق نہیں ہے admission کے ساتھ it is

just saying what will you teach and what you will not teach. syllabus اور

31

دیا اور جب وہ کمیٹی کے اندر آنے تو یہاں پر اس وقت کمیٹی کی چیئر پرسن صاحبہ موجود نہیں ہیں لیکن سینیٹر رضا بیٹھے ہوئے ہیں اور انہوں نے کہا کہ یہ میں کر سکتا ہوں اور یہ بالکل درست ہے۔ تو ہم نے کہا کہ جناب پھر بحث مزید نہیں ہو سکتی۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ پارلیان اور صوبائی اسمبلیوں سے بھی بالاتر ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میں وہ گاؤں والی ایک محال دیتا ہوں ---- جی نیازی صاحب۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب چیئرمین ! I brought whole data that he is not an Advisor under Article No.93 لیکن what is he? وہ شیڈول بھی میں لے آیا تھا جس کے اندر He is Assistant to the Prime Minister law اور اس کے مطابق اس کی appointment تھی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ why he writes that he is a Federal Minister. یہ ایک سوال ہے جو عموماً پوچھا جاتا ہے۔

Can he fly a flag and all that. No, the question is different and the answer is different. Answer is this that he has got the status for remuneration, the privileges that he will enjoy which are enjoyed by a regular Federal Minister. Federal Minister cannot be an unelected man. He is an elected man out of Senate or National Assembly then he can become a regular Federal Minister. One fourth number of Federal Ministers or Ministers of State are taken from Senate, three fourth are taken from the Lower House, National Assembly. He is an Assistant to the Prime Minister and that is his designation and then he has been given status of the Federal Minister for salary, allowances and privileges. That is the whole story which I told on the floor of the House.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, why is he masquerading as

a Federal Minister ?

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ masquerading نہیں کر رہے، قاضی صاحب ان کے جواب دے رہے ہیں۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, he is masquerading as a Federal Minister. He is writing to the Senators as a Federal Minister. I agree totally with what the Minister for Parliamentary Affairs is saying, he can neither fly the flag nor is he entitled to assign to himself the title of a Federal Minister and therefore, as Minister incharge Cabinet Division, he should take notice of that and he should tell him to stop masquerading as a Federal Minister.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Sir, I have written a letter to him to explain his real position.

جناب قائم مقام چیئرمین، Explanation پر cut off date کب تک دیں گے، چار پانچ سال تو گزر گئے۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: He explained his real position and then I brought that information to this august House and told it, this is on record today. I am again placing this on record that he is a Special Assistant to the Prime Minister, he is neither an Advisor nor a Minister.

جناب قائم مقام چیئرمین، نہ تیر نہ بیڑ۔ جی میڈم کٹوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کٹوم پروین، جناب چیئرمین صاحب! جب آپ Chair پر بیٹھتے ہیں تو ہم بڑے مطمئن ہوتے ہیں کہ آپ بیٹھیں گے اور ہماری بات سنیں گے اور پہنچائیں گے۔ یہ سوال بلوچستان کا ہے اس کو ضرور سننا چاہیے۔ غلہ رانجھا صاحب نے کہا I am totally agreed. اور جو بات ڈاکٹر مالک صاحب نے کہی ہے، میں ان کی بات سے بھی مستحق ہوں کہ واقعی ہم ایسی

feasibility report نہیں بنا سکیں گے جو merit کو fulfil کرے گی۔ جناب! اس وقت اگر ہمیں اپنے بچوں کے ہاتھوں میں ہتھیار کی جگہ قلم دینے ہیں تو ہمیں کوئی merit نہیں دیکھنا ہو گا، ہمیں universities بنانی ہوں گی، کالج بنانے ہوں گے، schools بنانے ہوں گے۔ اگر یہ کہہ رہے ہیں کہ بچوں کی تعداد نہیں ہے تو آپ یقین جانیں کہ اس وقت Women University میں 22 ہزار بچیاں پڑھ رہی ہیں۔ اگر آپ اور universities بنائیں گے تو یقیناً اور طالب علم آئیں گے۔ میں قاضی صاحب سے request کروں گی کہ آپ اس پر initiative لیں کہ بلوچستان میں جس طریقے سے بھی تعلیم لا سکتے ہیں لائیں، پولیو کی طرح مہم چلا دیں۔ ہمارے بچے ہتھیار نہ اٹھائیں بلکہ قلم اٹھائیں تاکہ بلوچستان بھی پنجاب کی طرح پڑھا لکھا بلوچستان ہو۔

Mr. Acting Chairman: Thank you madam. Last supplementary on this question. Dr. Kausar Firdous.

سینیئر ڈاکٹر کوثر فردوس، میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جیسے پہلے بھی HEC کے بارے میں بات ہو رہی تھی اور میرا بھی یہ Stem Career Project کے بارے میں سوال تھا اور جس کا پہلا جملہ یہ لکھ دیا گیا کہ یہ HEC کا project ہے۔ I agree۔ جناب! اب اس کو starred سے unstarred میں بدل دیا گیا ہے۔ اس کے اتنے اہم questions and queries ہیں، ظاہر ہے ہم نہیں کر سکتے۔ تو میں بھی second کرتی ہوں جو رانجھا صاحب نے بات کی کہ اس کی کوئی clarity ہونی چاہیے تاکہ ان کے پاس جو اتنے بڑے بڑے منصوبے ہیں، ان پر ہم براہ راست سوالات پوچھ سکیں اور وہ ہمیں satisfy کر سکیں۔

Mr. Acting Chairman: Thank you, we all support the idea, that General sahib should take over higher education practically.

(Interruption)

جناب قائم مقام چیئرمین، ادھر بھی support کریں، جب وقت آئے تو اس مخصوص meeting میں ادھر بھی support کریں۔ جی پروفیسر ساعد صاحب۔

Senator Dr. Muhammad Said: Mr. Chairman, I would like to ask the honourable Minister that the FATA area is one of the most undeveloped area of our country, its population is equal to Azad Jammu and Kashmir and Northern Areas. Mr. Chairman, despite this

آج تک FATA area میں کوئی university قائم نہیں ہوئی ہے اور یہ جو period بتا رہے ہیں، 2002 سے لے کر 2006 تک، اس میں بھی کوئی university بنائی گئی ہے اور نہ کوئی provision ہے۔ میں وزیر صاحب سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کیا وجوہات ہیں کہ اس area کو educationally undeveloped رکھا گیا ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین، جناب قاضی صاحب۔

Senator Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Sir, university for FATA was planned, it is already on the cards but there has been a problem regarding its location. There is a dispute within the Tribal Area as to where the university should be located, issue has to be resolved by the FATA Secretariat and Governor NWFP as to where exactly it should be located. Otherwise, the funds are allocated, the university is ready to be launched, its only a question of deciding the location. As far as the Higher Education is concerned, let me clarify one thing that Higher Education was established under an ordinance which has since been given constitutional cover under the LFC. So, as it is established as an independent body and its Chairman is independent in his working and with the status of a Federal Minister, it is part of that ordinance.

جناب قائم مقام چیئرمین، عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔ نہیں، عبدالرحیم مندوخیل صاحب بات کر لیں۔ لیاقت بگڑنی صاحب! عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔ جی۔ تین منٹ رہ گئے

ہیں جو آخری سوال وہ بڑا interesting ہے، میں وہ جنرل قاضی سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ میں سمجھ رہا ہوں کہ آپ کے سوال سے وہ forego ہو جائیں گے، آپ سے تھوڑی قربانی لیں گے۔

سینیئر لیاقت علی بنگرانی، آپ ایک سوال پر پندرہ، پندرہ منٹ لگائیں گے تو اتھارٹی اہمیت کے سوال رہ جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ہاں بالکل education and health is a vast subject. جی عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔

سینیئر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! میں وہی بات کروں گا جو ڈاکٹر مالک صاحب نے کی ہے اور اسی طرح محترمہ نے بھی کی ہے۔ جناب والا! بات یہ ہے کہ ہم نے بجٹ کے اجلاس میں بھی قاضی صاحب کو یہ عرض کی کہ آپ جو feasibility report کا کہتے ہیں یعنی آپ خود initiate نہیں کرتے۔ آپ کی Education Ministry ہے اور اب یہ merit کا مسئلہ ہے، میں یہ کہوں گا کہ ہمارے صوبے میں merit کی بنیاد پر university بنانے کا امکان ہے۔ وہاں جو students ہیں، colleges ہیں، آپ اس میں دیکھیں بالکل ہیں، اس position میں ہیں۔ کس نے initiate کرنا ہے جناب والا! ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب کو ہم نے meetings میں بتایا مثلاً کومند میں Horticulture university کے مکمل امکانات ہیں۔ یہ سات آٹھ بڑی universities بنانی گئی ہیں، ان میں سے ایک کومند میں ہو سکتی ہے لیکن اس میں یہی بات ہے، آپ لوگ feasibility report دیں۔ ہمارے صوبے کے پاس کتنے پیسے ہیں کہ وہ feasibility report دے۔ ہم یہ کہیں گے کہ آپ مہربانی کریں، آپ initiate کریں تو یہ بالکل ہو سکتی ہے۔ لورالٹی میں بھی ہو سکتی ہے، تربت میں بھی ہو سکتی ہے، کومند میں ہو سکتی ہے۔ جناب والا! میں جناب وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔

سینیئر لفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف، جناب! یہ point پہلے بھی آیا تھا اور مندوخیل صاحب نے مجھے کہا تھا کہ آپ initiative لیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جہاں تک Ministry کا تعلق ہے کہ اب ہمارے Higher Education, Rules of Business میں نہیں

ہے۔ ہم legally university کے segment کے لیے کوئی feasibility initiate نہیں کر سکتے لیکن میں ان کی request HEC کو convey ضرور کر دوں گا کہ وہ اس کی feasibility بنوائیں۔

دوسرا یہ ہے کہ جو نئی universities بن رہی ہیں، ان میں سے بلوچستان میں بھی بن رہی ہیں، یہ نہیں ہے کہ وہاں نہیں بن رہی ہیں۔ 8 یا 9 اعلیٰ تعلیم کی اور فنی تعلیم کے لیے جو HEC نے universities announce کی ہیں، I think اس میں سے شاید ایک کوئٹہ میں ہے۔ O.K but بلوچستان میں ہے somewhere, I don't know the location لیکن اس میں سے ایک بلوچستان میں ہے۔ جناب! جہاں تک feasibility کا تعلق ہے this is a requirement مطلب ہے، لفظ آپ کو اچھا نہ لگے، آپ اس کو کوئی اور نام دے لیں لیکن یہ ایک requirement ہے یہ technical requirement, CC1 کی requirement ہے جس کے تحت funding ہوتی ہے۔ یہ Ministry of Finance, Planning, ECNEC کی requirement ہے اس لیے یہ تو بنانی پڑے گی۔ اگر صوبہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ feasibility report نہیں بنا سکتا تو ہم HEC کو کہیں گے کہ وہ بنا دے، I can do this but otherwise, basically sponsor سے Cadet Colleges کی request آتی ہیں، وہ چونکہ lower education ہے، ہم اس کو sponsor کرتے ہیں اور ہم نے بلوچستان کے لیے پانچ Cadet Colleges منظور کروانے ہیں، اس کے لیے funding بھی ہو رہی ہے۔ Provincial Government ان کو بنائے گی، run کرے گی اور سب کچھ کرے گی۔ ہم نے Federal Government میں آپ کے لیے funds procure کیے ہیں and we are releasing to the province on as required basis. اس کے لیے HEC کو میں letter لکھ دوں گا کہ یہ سینیٹ میں propose کیا گیا ہے کہ آپ ان کے لیے feasibility بنائیں اور اس کو process کریں باقی اب the action is his. جناب قائم مقام چیئرمین، Thank you جی۔ لیاقت بھگتانی صاحب کا سوال ہے۔

This is the last question.

سینیئر لیاقت علی بنگزئی، جناب چیئرمین! آپ یہ practice بند کریں، ہر سوال کے ساتھ اگر بیس سیلیمنٹری سوال ہوں گے تو پھر ---
(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، اب last question ہے۔
سینیئر لیاقت علی بنگزئی، اب ہمارے سوال آئے ہیں، آپ ان کے لیے کہتے ہیں کہ
Question Hour is over.

(Interruption)

Mr. Acting Chairman: You have always my attention.

Senator Liaquat Ali Bangulzai: Mr. Chairman! this is my question and you have...

(Interruption)

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ آپ کے ہاتھ میں ہوتا تو آپ دے دیتے، میرے ہاتھ میں ہوتا تو میں دیتا، یہ دوسروں کے ہاتھ میں ہے۔
سینیئر لیاقت علی بنگزئی، جناب چیئرمین! اگر ان کو تقریر کا استنا شوق ہے تو یہ جا کر چوکوں میں تقریر کریں۔۔۔
(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، بات سنیں آپ کے جو سوال ہیں، شمیم صدیقی صاحب۔
(مداخلت)

سینیئر لیاقت علی بنگزئی، یہاں جو concerned questions ہیں اور ان سے متعلق ہم سب سیلیمنٹری کر لیں تاکہ ایوان کا وقت بھی بچ جائے اور ہمارے سوال بھی آجائیں۔
جناب قائم مقام چیئرمین، Communication Minister کے behalf پر I
--- think somebody

سینیئر لیاقت علی بنگرئی، ایک کھنے میں چار سوال ہوئے ہیں، افسوس کی بات ہے، ایوان کا وقت بھی ضائع کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

سینیئر لیاقت علی بنگرئی، میرے سوال کی اہمیت اپنی جگہ۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: You always have my attention please what do you have to say honourable Senator?

سینیئر لیاقت علی بنگرئی، ایک سوال پر تین سپلیمنٹری سوالوں کی اجازت ہے، یہاں پر بارہ بارہ سوال ہو رہے ہیں، تقریریں ہو رہی ہیں، لیکچر ہو رہے ہیں۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: You always have said so many things, please do so.

انور بیگ صاحب باز نہیں آئیں گے، وہ مولانا سمیع الحق کو دیکھ کر سوال اٹھاتے ہیں۔

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, before you pack up the question hour, I would like to draw your attention...

جناب قائم مقام چیئرمین، میں آپ کی طرف آتا ہوں، لیاقت بنگرئی صاحب، آپ کے سوالوں کی طرف آ رہا ہوں، concerned Minister بھی نہیں ہیں۔

سینیئر لیاقت علی بنگرئی، اگر آپ اس طریقے سے House کو چلائیں گے کہ ایک سوال پر بارہ بارہ سپلیمنٹری۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ بھی اپنے ہی بھائی ہیں، Senators ہیں۔

سینیئر لیاقت علی بنگرئی، جناب چیئرمین! یہاں پر 23 سوال ہیں اور۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی، you are right میں نے اسی لیے request کی

تھی کہ سوال بہت ہیں۔ انور بیگ صاحب! please لیاقت بنگرٹی صاحب! منسٹر بھی نہیں ہیں۔

Senator Muhammad Enver Baig: Thank you Mr. Chairman. I would like to draw your attention to question No.9. It is very important sir.

Mr. Acting Chairman: This is regarding which ministry?

Senator Muhammad Enver Baig: Ministry of Labour and Manpower

اس میں
hundreds of overseas Pakistanis are involved since 1994. Could you kindly request the honourable Minister of State for Labour, he is probably having a cup of tea. If he could come into the House and answer the questions sir.

Mr. Acting Chairman: There is something in the press about it today also and I think you have read it.

سینیٹر الیاس احمد بلور، یہ لاکھوں کروڑوں روپے overseas نے پیسے بھیجے، overseas کے جو لوگ پیسے بھیجتے ہیں ان کے اربوں روپوں کا یہاں scam ہے اور ابھی تک ان کا کوئی فیصد نہیں ہو رہا اور باہر کے لوگوں۔۔۔

Mr. Acting Chairman: I think it is...

آج پریس میں آ گیا ہے۔ بلور صاحب! it is in the press.

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, I know but we would like to have. We have got some supplementary questions sir, it is of prime importance. Sir, there are however 300 people, overseas Pakistanis who have been affected by this problem since 1994.

جناب قائم مقام چیئرمین، پروفیسر غورشید صاحب۔

سینیٹر پروفیسر غورشید احمد، شکریہ جناب چیئرمین! Point of Order.

Senator Muhammad Enver Baig: Mr. Chairman! you are giving a deferment to my question sir.

Mr. Acting Chairman: Never I deferred, it is already in the press.

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, call the honourable Minister to come in the House and answer supplementary questions. He is having a cognizance.

Mr. Acting Chairman: I don't think he is having a cognizance.

سینیئر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ جیسا کہ محترم بنگلہ صاحب

نے۔۔۔

Mr. Acting Chairman: He is back, you are extremely happy to get him back.

سینیئر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! بنگلہ صاحب نے جو بات کی ہے، میں اس سے سو فیصد متفق ہوں، واقعی ہمیں طریقہ کار نہیں چھوڑنا چاہیے اور جو تین سلیمنٹری سوالوں کا system ہے، اس کو adopt کرنا چاہیے اور اس کی پابندی کرنی چاہیے۔ یہ آپ کو اختیار ہے کہ آپ اس سے زیادہ کی اجازت دے سکتے ہیں، چار ہو جائیں لیکن براہ مہربانی یہ تیرہ تیرہ سلیمنٹری اور اس میں بھی ایک انیس سوالوں کا ایک سوال جیسا کہ محترم بابر اجمان صاحب فرما دیتے ہیں تو اس سے ظاہر ہے یہ پورا questionnaire pending رہ جاتا ہے اور دوسروں کا حق تلف ہوتا ہے۔ میری گزارش ہے ابھی بھی Question Hour تو ختم ہو چکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی بھی ہمیں پابندی کرنی چاہیے۔ Question Hour ایک گھنٹے کا ہے۔ اگر اس سے زیادہ کرنا ہو گا تو پھر آپ کو ایوان سے اجازت لینا پڑے گی تو میری گزارش یہ ہے کہ اب یہ سلسلہ بند کیا جانے اور باقی further agenda ہے اس کو take up کیا جائے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، ایک منٹ۔ بلور صاحب۔ یہ جو انور بیگ صاحب کا ہے

this is going to be the last question بقزنی صاحب کے جو questions ہیں

no defer ہم questions وہ the Minister is not there. We defer it.

body is answering کوئی آپ کے سوالات کا جواب نہیں دے رہا۔ بقزنی صاحب کے

سوالات کے لیے جو وزیر ہیں شمیم صدیقی صاحب he is not here اس لیے ہم

Communications کے defer کرنا چاہتے ہیں۔

(مداغلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، ان کو ساری stories کا پتا ہو گا لیکن floor کا حصہ تو

نہیں ہے، responsibility تو نہیں ہے۔ We will defer your questions وہ آئیں گے۔

We are not going to make it part of the House. منسٹر صاحب آئیں گے،

Communications کے سوالات کا جواب دیں گے that is it. Thank you very much.

آپ کے سارے سوالات defer کرتے ہیں۔ pending کرتے ہیں۔ The last question Mr.

Enver Baig, you are the late comer.

سینیئر کامل علی آغا، بقزنی صاحب بڑے معزز اور قابل احترام سینیئر ہیں ان کو

آپ ٹائم دیں۔ بیگ صاحب اونچی آواز میں بولتے ہیں اور آپ جناب ان کو اجازت دے دیتے

ہیں۔

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, tell the Kaka to sit

down for a while.

جناب قائم مقام چیئرمین، بیگ صاحب کی آواز میں بڑا اُتار چڑھاؤ ہے۔

It is the last question.

9. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: (Notice received on 22-08-2006 at 13:35 p.m.)

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state whether it is a fact that NAB has investigated into housing scam of the Overseas Pakistanis Foundation about the purchase of 5000 kanals land in Zone 5, Islamabad at a higher rate, if so, its findings?

Mr. Ghulam Sarwar Khan: Yes, it is correct that NAB is investigating into the matter of purchase of land of OPF Housing Scheme Zone-V Islamabad. Their findings are still awaited.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary question?

سینیئر ایس احمد بلور، شکریہ۔ There is a supplementary sir. بد قسمتی سے اس ملک میں ہمیشہ کہا جاتا ہے کہ Overseas کے لوگ پیسہ یہاں بھیجیں۔ وہ بیچارے پیسے بھیجتے ہیں، وہ پیسے یہاں پر Government Officers کھا جاتے ہیں اور اس میں تو کافی ان کی involvement ہے۔ نیب نے یہ ۲۰۰۲ سے لے کے ۲۰۰۴ تک تباہی ہوئی ہے اور ابھی تک اس کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ ابھی تک لوگوں کو کچھ ملا نہیں ہے۔ ان لوگوں کے پیسوں کی devaluation کتنی ہو گئی ہے، کیا ہو گا! اب باہر کے لوگ ہم پر کیا بھروسہ کریں، اس حکومت پر۔ موجودہ حکومت کے وقت میں ہوا ہے، جو کچھ بھی ہوا ہے۔ اب وہ باہر سے کیا پیسے بھیجیں گے۔ کیا منسٹر صاحب یا Minister of State بتا سکیں گے کہ کیا اس کا کوئی فیصلہ ہوا ہے، کیا کوئی اطلاع ملی ہے، آپ کتنا پیسہ واپس کر رہے ہیں، کتنا نہیں کر رہے؟ آپ مجھے بتائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جناب ہراج صاحب we are lucky to have both

the Federal and State Minister, this is news for the Senate, thank you very

much for coming.

جناب محمد رضا حیات ہراج، Honourable Chairman، یہ ضرور ہے جناب کہ

جتنی معزز سینیئر نے concern show کی ہے۔ یہ ہمیشہ ہوتا ہے کہ کرتا کوئی ہے اور بھرتا

کوئی ہے۔ زون۔ ۵ پر ایک سینیٹ کی کمیٹی بنی ہے اور اس کمیٹی نے اپنی

recommendations دی ہیں۔ اس پر clear confessions ہیں کہ yes,

at least one third of the embezzlements ہوئی ہیں جو زمین خریدی گئی اس میں price extra pay کی گئی۔ There is no record. یہ کوئی ایسی چھپانے والی بات نہیں ہے۔

I am not trying to conceal facts from the record sir. These are the hard

facts. who were the people who 'دور میں ہوا' کہ یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ کس دور میں ہوا

authorized this sale? Who were the people who made these payments. Sir,

investigation I as a Minister of State or Federal Minister, ہم لوگ تو اس پر

نہیں کر سکتے ہیں۔

Yes, we have moved the matter, referred the matter as was reported by the

Standing Committee that the matter should be investigated by National

Accountability Bureau. Now Sir, NAB is investigating into this matter.

They are already probing into this matter. We are personally pursuing the

matter with them so that

وہ اس معاملے کو آگے لے جا کر کسی طرف لگائیں گے ' we should be in a position کہ

Zone-5 کی ہم جلدی acquisition کر سکیں۔ جناب اس کی انکوائری ' اس کی financial

embezzlement ایک aspect ہے۔ زون-5 کو develop کر کے جن لوگوں کے اس میں

interests ہیں، ہمارے Overseas پاکستانیوں کی welfare کے لیے ہے۔ ان لوگوں کے

لیے ہماری کوشش یہ ہے کہ جتنا جلدی ممکن ہو سکے، without making any compromise

on the issues of transparency ہم اس کو complete کریں۔ تاکہ ہم لوگ بھی سرخرو

ہو سکیں اور جن لوگوں کے بارے میں بلور صاحب نے کہا۔ یہ بالکل صحیح بات ہے کہ یہ

Overseas Pakistanis ہیں۔ جن لوگوں کی یہاں پر دس دس سال سے investments ہیں۔

جناب! ہمیں احساس ہے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں۔ ہمارے جو legal parameters ہیں to help

them to the best of our abilities.

جناب قائم مقام چیئرمین، انور بیگ صاحب۔

Senator Muhammad Enver Baig: Mr. Chairman, I was the Chairman of the sub-Committee where we investigated this scam of OPF in Islamabad. Sir, it is correct that there was a fraud. It is also correct, it is under NAB court. Sir, my question is

یہ 1994 project میں شروع ہوا تھا - 3/4 of the land according to the papers is still area آپ کے پاس already ہے - in possession with OPF. My question is پچھلے ۱۲-۱۳ سال میں اس کے اوپر progress کیوں نہیں ہوئی؟ یہ probe اپنی جگہ جاری رہے and get hold of the culprits who are involved in this fraud, but the point is why has not the OPF been able to do anything on the ground, then sir, they have collected 55 crores from the Overseas Pakistanis and according to the findings of the committee report they have already spent 35 crores where? God knows. Ground

پر کچھ بھی نہیں ہے - That is as good as the jungle as it was in 1994. So, the point what I am trying to say is this why should these Overseas under snow and heat. Why has Pakistanis hard earned money کھاتے ہیں not the Ministry for the last 14 years undertaken the job of the land which they have already in possession.

جناب قائم مقام چیئرمین، غلام سرور خان صاحب۔

جناب غلام سرور خان (وزیر برائے محنت، افرادی قوت و سمندر پار پاکستانیز)، جناب چیئرمین! جیسا کہ مجھ سے پہلے وزیر مملکت نے اس کا مفصل جواب بھی دیا ہے لیکن اس House کی information کے لیے میں اس پنڈورا بکس کو کھولنا چاہتا ہوں کہ یہ گند پڑا کب؟ یہ گند ڈالا کس نے اور کس کی گندگی کو ہم صاف کر رہے ہیں؟ میں صرف یہ بتانا چاہ رہا ہوں۔ یہ جو بھی scam ہوا جو بھی فراڈ ہوا یہ 1990ء میں ہوا۔ اس وقت کی پاکستان مسلم لیگ (نواز شریف) کی حکومت تھی اور جو باقی ماندہ

گند تھا وہ ڈالا PPP کے دور میں 1994 سے onward واقعی زمین اس کی اصل قیمت سے زیادہ قیمت پر خریدی گئی۔ اصل مالکان سے نہیں خریدی گئی۔ Middle man کے ذریعے خریدی گئی۔ اس وقت کے ذمہ داروں نے اس میں کمیشن حاصل کی، kickback حاصل کی۔ اب یہ معاملہ Standing Committee میں آیا۔ ہم نے جو exact position تھی وہ Standing Committee کے سامنے رکھی۔ ہم نے خود NAB کو involve کیا کہ چیزیں سامنے آئی چاہئیں۔ Probe ہونا چاہیے، complete inquiry ہونی چاہیے۔ جن کے دور میں یہ land procure کی گئی ان لوگوں کے خلاف actions ہونے چاہئیں۔ جن لوگوں نے زیادہ قیمت والی زمین خریدی ہے ان لوگوں کے خلاف actions ہونے چاہئیں۔ جن لوگوں نے پیسے دینے کے باوجود قبضے نہیں لیے، ان لوگوں کے خلاف actions ہونے چاہئیں۔ اب ہم نے ان لوگوں کے خلاف جنہوں نے پیسے لیے اور قبضے نہیں دیے FIRs درج کروائیں۔ FIRs on record موجود ہیں۔ NAB کو کیس refer کیے ہیں۔ جہاں تک میرے فاضل دوست کے اس سوال کا تعلق ہے کہ Overseas Pakistanis کو still possession نہیں مل سکا۔ کوئی پلاٹ نہیں مل سکا، کوئی development شروع نہیں ہو سکی۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے plan میں ہے کہ اس کی انکوائری بھی ہوگی، جو ذمہ دار لوگ ہیں جنہوں نے ۱۹۹۰ اور ۱۹۹۳ء کے اندر غرر برد کی، kickback وصول کی، ان کے خلاف action ہوگا۔ ان لوگوں کو جیل جانا پڑے گا۔ ہم ان کی گندگی صاف کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جو بھڑا رہیں انہیں ان کا حق اسی سال لوٹایا جائے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی ایس بلور صاحب! آپ mover ہیں۔

Senator Ilyas Ahmed Bilour: Sir, but I will request one thing to the honourable Minister that from 1998 they have taken over this government, there are seven years, more than seven years what they have done within seven years? I do not mean that you have taken over as a Labour Minister, but this government, this General Sahib has taken over this

سات سالوں میں انہوں نے ابھی تک کچھ نہیں کیا۔ اور ابھی ابھی ان کے پاس دس کروڑ روپے پڑے ہوئے ہیں اور اس کی development بھی نہیں کی۔ اگر یہ 1994 property میں خریدی گئی ہے اور وہ ہنسکی خریدی گئی ہے تو اس وقت اس کی قیمت equal ہو گئی ہوگی۔ چیزوں کی اتنی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔ لیکن یہ بات کہنے کا مقصد نہیں ہے کہ آپ اپنا بوجھ اٹھا کر پیچھے پھینک دیں اور خود کچھ نہ کریں۔ آپ نے جو سات آٹھ سال ہو گئے ہیں کیا کیا ہے۔ اس کا جواب دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی سرور خان صاحب۔

جناب غلام سرور خان، جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ہم اس کی انکوائری کرا رہے ہیں، ہم نے نیب کو involve کیا ہے، ہم سینڈنگ کمیٹی میں اس مسئلے کو لانے ہیں، ہم نے ان کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی ہے۔ ہم نے خود جا کر وہاں قبضہ لیا ہے اور ہم نے وہاں پر contractor کو work allot کیا ہے۔ انشاء اللہ بہت جلدی یہ سکیم on ground ہوگی۔

Mr. Acting Chairman: Last supplementary. Rehmatullah Kakar

Sahib.

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈووکیٹ، جناب چیئرمین! عوام کو کچھ باتیں اب بھی یاد ہیں۔ جس طرح میرے محترم دوست وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ کوئی دو سیاسی جماعتیں جن کا نام میں نہیں لینا چاہتا کہ ان کے دور میں یہ گھپلا ہوا ہے۔ کہیں ان دو سیاسی جماعتوں میں سے کسی ایک کا وزیر صاحب خود حصہ نہیں رہے ہیں اور اگر رہے ہیں تو بقول وزیر صاحب جو الفاظ ہیں کہ یہ گند (میں اس کو غیر مہذب لفظ سمجھتا ہوں) اب اس کی صفائی کا کیا علاج ہوگا۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ نیب نے کب انکوائری شروع کی ہے اور کب تک متوقع ہے کہ انکوائری مکمل ہو جائے گی۔ پندرہ سال تو گزر گئے ہیں اب اور کتنے گزریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وزیر صاحب final جواب دیں گے۔ جی سرور خان

صاحب۔

جناب غلام سرور خان، میں بڑا واضح اس کا جواب دے چکا ہوں۔ جو بھی

individual کسی بھی دور میں چاہے ہم اس دور کا خود حصہ کیوں نہ رہے ہوں، جو ذمہ دار ہوگا اس کے خلاف ضرور کارروائی ہوگی اور انشاء اللہ اسی سال ہم اس کو take up کریں گے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. To the end of the question hour we take leave applications. Yes Professor Khurshid Sahib.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، یہ ہمیں بتائیں کہ کتنا وقت لگا اس میں اور اب تک کیا ہوا ہے۔

جناب غلام سرور خان، جناب چیئرمین! جب Standing Committee میں یہ معاملہ آیا ہے اس کو دیکھا اور پھر کمیٹی نے کہا کہ اس کو نیب کے حوالے کیا جائے۔ اس سے پہلے ہمارے Board of Governors نے فیصلہ کر دیا تھا کہ ہم نے اس کی انکوائری کرانی ہے، ہم نے نیب کو involve کرنا ہے جو ذمہ دار ہوں گے ہم نے ان کے خلاف action کروانا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ۔ جی بھنڈر صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک اس معاملے کا تعلق ہے فاضل وزیر صاحب نے بڑی تفصیل سے اس کا جواب دیا ہے لیکن ہم بطور سینیٹر یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آخر ہر irregularity کی investigation کی کوئی حد بھی ہونی چاہیے۔ پھر یہ House جو ہے یا قومی اسمبلی ہے یا پارلیمنٹ ہے اس کی supervisory حیثیت ہے۔ یہ نہیں کہ انہوں نے refer کر دیا ہے تو نیب ایک سال تک اس پر بیٹھی رہے۔ سات آٹھ سال پہلے ہو چکے ہیں اور دو سال یا چار سال اس انکوائری میں لگ جائیں گے۔ ہم یہ چاہتے ہیں اور ہماری یہ خواہش ہے، آپ یہ convey کریں، آپ نیب کو بھی یہ عرض کریں کہ کم از کم جیسے آپ نے فرمایا ہے یہ اس سال کے آخر تک مکمل ہو جانے اور اس کو ہم آپ کی طرف سے اس ایوان میں assurance سمجھیں گے اس ایوان میں کہ نیب نے بھی اور آپ کی طرف سے بھی اس معاملے میں حتمی فیصلہ ہو جانے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ۔ جی سرور خان صاحب۔

جناب غلام سرور خان، جناب چیئرمین! جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ انشاء اللہ یہ انکوائری ایک time limit case ہے، اسی سال یہ انکوائری بھی مکمل ہوگی۔ ذمہ داروں کے خلاف action بھی لیا جانے کا اور اسی سال یہ سکیم take off بھی کرے گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، Thank you. Leave applications جی پروفیسر صاحب۔

سینیئر پروفیسر غورخید احمد، شکریہ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ محترم ڈاکٹر خالد رانجھا صاحب نے اور جناب جنرل اشرف صاحب نے جو سوال اٹھایا ہے یہ بڑا بنیادی ہے اور اس کو اس طرح سرسری طور پر۔۔۔ جنرل صاحب میں توجہ چاہتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین، بلور صاحب، پروفیسر غورخید صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ اپنی benches پر واپس آجائیں۔ You change the ends۔

سینیئر پروفیسر غورخید احمد، میں یہ بات عرض کر رہا تھا کہ یہ بڑا اہم سوال اٹھا ہے اور میں آپ کی توجہ اور حکومت کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ دستور کے تحت education صوبے کی مکمل ذمہ داری ہے۔ یہ Federal List میں ہے نہ Concurrent List میں ہے لیکن ہم نے صوبوں کو وسائل capabilities، پرائمری سے لیکر یونیورسٹی تک نہیں دیے کہ وہ اس کا حق ادا کر سکیں۔ دستور یہ کہہ رہا ہے کہ مرکز کے پاس جو direct حق ہے وہ صرف ایک ہے۔

Federal Legislative List No.17: Education of Pakistani students in foreign countries and foreign students in Pakistan.

Concurrent List میں صرف دو چیزیں ہیں۔ 38,39 جو curriculum, syllabus,

planning, policy, centres of excellence and standards of education and

Islamic education. دوسرے الفاظ میں مرکز اور صوبے دونوں مل کر جو کام کر سکتے ہیں

وہ باقی سارا صوبوں کا اختیار ہے۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے کہ آپ نے اس کو exclude کر دیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ Higher Education Commission میں کسی کی ذات کی بات نہیں

کر رہا۔ پارلیمنٹ میں وہ میرے colleague رہے ہیں اور میں ان کا احترام کرتا ہوں لیکن مسئلہ یہ

ہے کہ Higher Education Commission اگر ایک autonomous ادارہ بنا کر خود Ministry of Federal Education کے اختیار سے بھی باہر ہے اور منسٹر کا تعلق ہائر ایجوکیشن سے نہیں بلکہ صرف اس کے تحت ایجوکیشن میں تعیناتی سے ہے، یہ بہت بڑی anomaly ہے اور parliamentary supervision, constitutional provision, policy اور making یہ satellite بنا کر باہر ایجوکیشن دے دینا تو آپ کو اس مسئلے کو take up کرنا چاہیے اور دستور کے framework کے اندر اسے resolve کریں اور oversight کا جو کام ہے فیڈرل منسٹری آف ایجوکیشن کا، اس کو exclude کر دینا، ہر ایجوکیشن کو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی نامناسب چیز ہے۔ تو اس لیے Constitution کا حق ادا کرنے کے لیے آپ کو اس کو take up کرنا چاہیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ پروفیسر صاحب، شیر انگن صاحب۔
ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، پروفیسر صاحب کی ہر بانی سے، ایم ایم اے کی

وجہ

it is because of LFO, out of which an Ordinance was promulgated, for this HEC was duly validated under Article 270 (AA) clause (1). Thereby it has become a part of law and out of which the HEC has been created and it is working because of 17th Amendment (LFO) which was incorporated in the Constitution.

جناب قائم مقام چیئرمین، Let us move forward پروفیسر صاحب آگے چلے

دی۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، وزیر صاحب نے جو باتیں فرمائی ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین، اس پر نہ چلیں Leave application

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، میں دو منٹ کی اجازت چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! 17th amendment جب پاس ہو رہی تھی اس وقت یہاں فلور پر اس وقت کے وزیر

اعظم صاحب نے، سینیٹ میں آ کر یہ بیان دیا تھا کہ پارلیمنٹ کی Joint Committee بنے گی جس میں قومی اسمبلی اور سینیٹ سے دونوں Treasury اور اپوزیشن کے ارکان ہوں گے اور ۱۲ اکتوبر ۹۹ء سے ۱۶ نومبر ۲۰۰۲ء تک چھٹنے اقدامات اور قوانین ہیں سب کا جائزہ لیا جائے گا۔ ان میں سے جن کی ضرورت ہوگی، وہ دونوں ایوانوں میں پیش ہوں گے اور اس کی approval دی جائے گی۔ اسی طرح وزیر اعظم جناب جمالی صاحب نے، قومی اسمبلی کے اندر بھی اعلان فرمایا تھا اور جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب نے مسلم لیگ، کے سربراہ کی حیثیت سے قومی اسمبلی میں یہ اعلان کیا تھا کہ اس طرح کی کمیٹی قائم ہوگی۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس طرح کی کمیٹی آج تک قائم نہیں ہو سکی۔ حکومت اپنے وعدے سے پھر گئی ہے۔ اب سترہویں ترمیم کی کوئی حیثیت نہیں رہی۔ جس بنیاد پر یہ ترمیم پاس ہوئی تھی، جس معاہدے کے تحت پاس ہوئی تھی، اس معاہدے سے یہ واپس پھر گئے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، اب بیٹھ تو جائیں - Leave Applications. Let me read out the leave applications. اسی اسی debate میں پڑ گئے تو پھر یہ lose time ہو جائے گا۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: It is very clear I have been a member to that Constitutional Committee

جس میں ہمارا dialogue ہوا with different parties اور اس میں they were duly represented in that Constitutional Committee اور S.M. Zafar تھے PML (Q) کے، میں تھا اس کے بعد ہمارے جسٹس (ر) قہسیم صاحب تھے، اب صورت حال یہ ہے کہ nothing happened like that. Only one Ch. Aitezaz Ahsan from Pakistan Peoples Party Parliamentarian did object to it that more than 400 Ordinances have been promulgated since 12th of October, 1999 and thereby upto passage of the amendment. Therefore we should scrutinize what has happened with the law and then it was said by him but the thing

was ignored and no note was given to that and no commitment was made in that very Constitutional Committee that the scrutiny shall be carried out of all those Ordinances which were more than 400. Therefore, if the commitment of the Prime Minister has been given here, record should be dug out and then we should go into it otherwise in the Committee no such thing happened that we will scrutinize those ordinance. Now the authority has been transferred to the Parliament. That is a simple law which has been legislated out of ordinances duly validated; it has become a regular law. We can amend it. We can alter it. We can repeal it. We can make another law out of it. Therefore, the power now vests in the Parliament.

Mr. Acting Chairman: Thank you Niazi Sahib.

(Interruption)

Mr. Acting Chairman: Ch. Zafar Iqbal Warraich.

چوہدری ظفر اقبال وزرائے (وزیر مملکت برائے امور داخلہ) جناب چیرمین! میں ایک بات کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اس لیے کہ اگر اس کی وضاحت نہ کی گئی تو وہ بات اس ملک کی بدنامی کا باعث بنے گی۔ میرے محترم دوست بابر اعوان صاحب نے کہا کہ اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق women trafficking کے سلسلے میں پاکستان کو دوسرے نمبر پر declare کیا گیا ہے تو میں کہتا ہوں کہ ایک اخبار کی خبر جس میں اقوام متحدہ کی رپورٹ کا حوالہ ہے وہ پڑھ کر اس قسم کی statement on the floor of the House نہیں ہونی چاہیے کیونکہ وہ رپورٹ غلط ہے۔ کہیں ہو رہی ہے women trafficking? کہیں انہوں نے ازبکستان کا نام پاکستان تو نہیں پڑھ لیا۔ میں یہ کہتا ہوں جو ریکارڈ پر ہے کہ آج سے دو سال قبل یو ایس اے نے اور British Ambassador نے پاکستان میں human trafficking کے سلسلے میں displeasure show کیا تھا لیکن وزارت داخلہ اور حکومت کی کوششوں اور ایف آئی اے کے حکام

کی کوششوں کے بعد اب آ کر خود British High Commissioner نے ایف آئی اے کے حکام کو appreciate کیا ہے کہ پچھلے ڈیڑھ سال میں human smuggling میں ایک قابل قدر کی آئی ہے اور یو ایس اے نے barred list سے پاکستان کو خارج کر دیا ہے۔ لہذا میری درخواست ہے کہ اقوام متحدہ کی ایک ایسی رپورٹ جس سے پاکستان کی بدنامی ہوئی ہے، اس پر اعتبار نہ کیا جائے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you for the clarification. Nasir Khan Sahib.

Mr. Muhammad Nasir Khan (Minister for Health): Mr. Chairman! the report which came in The Daily News yesterday and this is regarding the human trafficking of women and in that Pakistan has been equalised versus India and Thailand. I think, it is a very mischievous report in The Daily News to which the honourable Senator has referred. You see sir, there are a lot of lobbies

اور اس میں specifically عورتوں کا لکھا ہوا تھا اور I don't think Pakistan is even near India, near Thailand. It is some times misconception created by the

NGOs and it is because of vested interests to defame Pakistan. ہمارا

کچھ، ہمارا مذہب پاکستان میں ایسا ہے ہی نہیں۔ Sir, it is a mischievous headline, mischievous news in the newspaper. I don't know what is the source of this news but Pakistan is not even near those things. It is a perception.

Mr. Acting Chairman: I think, the Foreign Ministry, the Interior and the Information Ministry should handle these things

کہ ایسے موقع پر رپورٹ آ رہی ہے somebody should be there to contradict it. اس طرح تو ہم نہیں ہیں کہ they can play around in the news اور پاکستان ان چیزوں

میں ملوث نہیں ہے۔ عبدالرحیم مندوخیل۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا یہاں پر LFO کی بات کی گئی ہے۔
usurpation ہے۔ آئین کے خلاف ہے۔ Legitimate نہیں ہے لہذا دونوں فریق جو بھی
اس کے لیے دفاع کرتے ہیں، وہ صحیح نہیں ہیں۔ ہونا یہ چاہیے کہ لیگل فریم ورک آرڈر اور یہ جو
so called 17th Amendment ہے اس کو بالکل ختم کیا جائے۔ یہ جو آپ نے human
trafficking کے بارے میں فرمایا ہے، ہم اپنے ملک کو بدنام نہیں کرتے لیکن ایک بات ہے
آپ ذرا study کریں۔ ہمارے ملک میں اب یہ trafficking کا مسئلہ بہت شدید ہو گیا ہے، یہ کم
نہیں ہوا ہے۔ آپ ذرا study کریں، یہ دیکھ کر بڑا افسوس ہوتا ہے، یہ ایک غم ہے۔ اس لیے
آپ اس کا نوٹس لیں۔ یہ ایک serious case ہے۔ اس سے غیر معمولی نقصان ہو رہا ہے، عوام
کو تکلیف ہو رہی ہے، بے عزتی ہو رہی ہے، غریب عورت فروخت ہو رہی ہے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you Mandokhel sahib. Senator

Saadia Abbasi sahiba. I am coming to you. O.K. Sher Afgan Niazi sahib.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman, honourable

Senator takes an oath under this Constitution in which the LFO has
melted over the phases of this Constitution and now he says, if it is not
the part of the Constitution under which he has taken oath, how is he a
Senator sitting on the floor of this House?

جناب قائم مقام چیئرمین، سینیٹر سعیدہ عباسی صاحبہ۔ اب میڈم کچھ کہہ لیں پھر۔
احمد علی صاحب آپ کو بیٹھے بیٹھے خیال آگیا۔

Senator Saadia Abbasi: Thank you. Mr. Chairman! about
three months ago we have requested you to organize a meeting with the
Earthquake Rehabilitation and Relief Commission and briefing was given
but we had requested that we be provided a detail of the funds that have

been provided . This meeting was supposed to be arranged immediately following our request and we had given in writing as to what information we needed . So, I would appreciate it if this thing is revived and reactivated and the briefing is given to the Senator.

جناب قائم مقام چیئرمین، جی بالکل ' the answer was there. انہوں نے پھر اسی دن کی date دی تھی جس دن ہمارا ہاؤس تھا۔ So, we said we are not available. دوبارہ ان کو کہیں گے ' now we have to deal with Economic Affairs. جی لیاقت بھگڑی صاحب۔

سینیئر لیاقت علی بھگڑی، شکریہ جناب چیئرمین۔ یہ ہمیں ایک letter ملا ہے وزارت رج سے تقریباً تمام اراکین پارلیمنٹ کو ملا ہوگا۔ اس میں جناب چیئرمین! انہوں نے ہمیں جو last date دی ہے وہ 15 ستمبر کی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ بات ان سے کر لیتے ہیں۔
سینیئر لیاقت علی بھگڑی، نہیں کس سے بات کر لیتے ہیں۔ جب ہم وہاں جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ آپ وہیں بات کر لیں۔ جب یہاں آتے ہیں تو آپ کہتے ہیں وہاں بات کر لیں۔
جناب قائم مقام چیئرمین، وفاقی وزیر جناب اعجاز الحق صاحب سے بات کرتے ہیں۔

سینیئر لیاقت علی بھگڑی، جناب! وفاقی وزیر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ 15 ستمبر آخری تاریخ ہے اور میری شنید کے مطابق اب تک قرعہ اندازی نہیں ہوئی ہے اور جو قرعہ اندازی کی تاریخ ہے وہ 24 تاریخ ہے۔ اب جب قرعہ اندازی ہوگی جناب چیئرمین! اس کے بعد ہم کہیں اس قابل ہوں گے کہ جو رہ گئے ہیں ان کے نام ہم وہاں دے دیں۔ آپ ایک ruling دے دیں جناب چیئرمین! کہ اس تاریخ کو extend کیا جانے وگرنہ یہ ایسے ہی رائیگل جانے کا اور اس practice کا کوئی قاعدہ نہیں ہوگا۔ آپ اس کو قرعہ اندازی کے بعد دس دن یا پندرہ دن تک extend کر دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نیازی صاحب! کیا یہ آپ کے نوٹس میں ہے؟ یہ ایک letter آیا ہے کہ انہوں نے جو جج کا کوڈ مقرر کیا ہے انہوں for elected representatives, its last date is 15th of September جبکہ letter آج مل رہا ہے۔ لہذا اس کو extend کرا دیئے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب! یہ پندرہ تک ہے اور یہ پندرہ کے بعد نہیں ہو سکے گا۔ پندرہ تاریخ تک جو نام دینا چاہے گا۔۔۔۔۔۔

Mr. Acting Chairman: No, we want to use your good office

کہ date extend ہو جائے۔ آج 13 تاریخ کو تو letter ملا ہے۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I will request the honourable Minister Ijazul Haq to extend the date. If he could do, he will do the thing.

اگر نہ کر سکا تو پندرہ last date ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، انشاء اللہ ہو جانے گا۔ ہمارے ملک میں گیارہ بیج کر مچیں
منٹ تک چیزیں ہوتی رہتی ہیں۔

سینئر یاقوت علی بھگنڑی، دیکھیں جی، یہ اس وقت کارآمد ہوگا جب قرعہ اندازی ہوگی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، کراتے ہیں اس کو، میں آپ کے ساتھ ہوں۔ اس کے

I am with you. بعد office میں

سینیئر لیاقت علی بھگتانی، جلب! شیر انگن صاحب یہاں پر assurance دے دیں
کہ واقعی یہ۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیمبرمین، میں ان سے کہوں گا کہ درخواست بھیج دیں۔ وہ اگر خود ہوتے تو اور بات تھی۔ میں اس کے بعد آپ کے ساتھ بیٹھ کر ان کو فون کروں گا، آپ میرے روبرو بیٹھے گا۔

سینیئر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! جب آپ ان سے بات کریں گے تو

میں بھی ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو ہم سے recommendations لی گئی ہیں، میرا خیال ہے کہ یہ recommendations آجائیں اور ان کو general قرعہ اندازی میں شامل کر لیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ان کو general قرعہ اندازی میں شامل کر لیا جائے۔ ہم بھی خوش عوام بھی خوش۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، ہونا یہ چاہیے کہ قرعہ اندازی میں سب آئیں۔ جو رہ جائیں ان کو پھر accommodate کیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ہاں that is the point. مقصد بھی یہی ہے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، یہ بات ضروری ہے۔ اس کے لیے صرف یہ کہہ دینا کہ وقت کو بڑھایا جائے، اس سے غرض نہیں ہے۔ غرض یہ ہے کہ پہلے آپ قرعہ اندازی کریں تاکہ جو recommendations رہ گئی ہیں وہ چلی جائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میرا خیال ہے کہ نیازی صاحب اس کے بارے میں کوئی نہ کوئی مل نکالیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، جناب والا! اسی سے متعلق میری بھی ایک بات ہے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب چیئرمین! یہ بات ایسی ہے کہ یہ نہیں ہوگا کہ صرف جو قرعہ میں نکلے ہونے ہوں گے بلکہ یہ تو نئے دیے جاسکتے ہیں۔ اس کا قرعہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، قرعہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جو یہ چاہیں گے، جانا چاہتے ہیں، جنہوں نے ابھی تک پیسے بھی جمع نہیں کروانے وہ ابھی بھی جمع کروا سکتے ہیں اور جو recommend ہوں گے ان کو فوراً بھیجیں گے اور دس کی تعداد ہے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جنہوں نے apply کیا ہوا ہے اور اس proforma میں ہم تفصیل مانگی گئی ہے کہ جنہوں نے apply کیا ہے ان کے نمبر کیا ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی ڈاکٹر فردوس صاحبہ۔

سینیئر ڈاکٹر کوثر فردوس، جناب والا! میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ private groups جنہوں نے کوڈ کے against apply کیا ہوا ہے ان کو بھی کوڈ allot نہیں کیا گیا۔ جب تک وہ declare نہیں ہو سکتے تب تک اس بات میں کوئی sense نہیں ہے کہ ہم پانچ nominations دے دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، صحیح ہے۔ جی میڈم پری گل۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب والا! وہ ایک آدھ دن میں آجائیں گے پھر میں ہاؤس کو بتا دوں گا۔

سینیئر آغا پری گل، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ منسٹر کبھی کسی کو بولنے ہی نہیں دیتا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ بھی ہم میں سے ہے۔

سینیئر آغا پری گل، نہیں، ہم میں سے ہے لیکن کچھ ہمیں بھی تو بولنے دیا کرے۔ ہم یہاں پر کس لیے آتے ہیں۔ جناب چیئرمین! میں اعجاز الحق کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ پہلے سیشن میں میں نے جج کے کوڈ کے بارے میں Point of Order اٹھایا تھا۔ انہوں نے ہمیں پانچ لوگوں کا کوڈ دیا۔ میں عواتین کی طرف سے اور سینیٹرز کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، حافظ صاحب! ان کو بولنے بھی دیں۔ یہ آپ cross talk کر رہے ہیں۔

سینیئر آغا پری گل، یہ مولویوں کی پرانی عادت ہے۔ جناب چیئرمین! میں اس لیے شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کیونکہ تین سال ہمیں کوڈ نہیں ملا اور اب ہمیں کوڈ ملا۔ میں گزارش کرتی ہوں کہ ہمارے سینیٹر اور ایم این اے کا حلقہ بہت بڑا ہے۔ ٹھیک ہے، اس دفعہ انہوں نے ہمیں پانچ کا کوڈ دیا مگر اگلی دفعہ کم از کم دس کا ہونا چاہیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ، بیٹھیں، دوسری بڑی debate رہتی ہے۔ The

message is carried, اعجاز الحق صاحب کو نیازی صاحب بھی request کریں گے اور میں اپنی capacity میں بھی اور آپ سب کے حوالے سے بھی درخواست کروں گا۔

سینیئر آغا پری گل، نہیں! ایک وزیر نے کم از کم وعدہ تو پورا کر دیا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی۔ پیرزادہ صاحب - آگے بھی بڑھنے دیں، آپ کا وقت ضائع ہو رہا ہے۔

سینیئر ڈاکٹر عبدالحق پیرزادہ، بہت زیادہ شکریہ تو ادا نہیں کر سکتے، پانچ انہوں نے دیے ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ جب تک قرعہ اندازی نہ ہو جائے اس وقت تک انتظار کیا جائے تاکہ قرعہ اندازی میں جن لوگوں نے دیے ہوئے ہیں اگر ان کے نام نہ آئیں تو ہم نام دے سکیں۔ قرعہ اندازی میں جن کے نام آجائیں گے اس کے بعد پانچ کی ہمیں اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ، بیٹھیں پیرزادہ صاحب - Leave applications. جناب مشاہد حسین صاحب نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 12 سے 14 ستمبر کے لیے ایوان سے ---

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، ان کا کوئی تو ہے ہی۔ کچھ آگے بڑھنے دیں۔ We are coming to the debate. Leader of the House and Leader of the Opposition کی مرضی سے debate کے لیے time نکالا گیا ہے۔ اس سے آگے بڑھیں۔

سینیئر میاں رضا ربانی، جناب! اگر آپ نہیں آرہے تو we are going. جناب! آپ اس debate کے اوپر آئیں۔ آپ اس کو avoid کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میں avoid نہیں کر رہا۔ کیسے avoid کر سکتے ہیں۔ حقیقتوں کو کبھی آپ نے avoid کیا نہ ہی ہم نے avoid کیا۔ کبھی avoid نہیں کرتے۔

سینیئر آغا پری گل، ان کو دو منٹ دے دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ debate میں دے دیں گے۔ اگر ابھی دونوں

اجازت دیتے ہیں تو پھر میڈم کو ہائیم دے دیتے ہیں نہیں تو ----

Senator Mian Raza Rabbani : Sir, already -

آپ دیکھیں سوا بارہ ہو گئے ہیں۔ آپ کیا بات کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین ، کل Leader of the House, Leader of the

Opposition and House Business Committee نے فیصلہ کیا تھا اس پر میں نے عمل

کرنا ہے۔ Thank you۔ جی تشریف رکھیں۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, if you are going to continue.

5. *Mr. Liaqat A. Bangulzai: (Notice received on 22-08-2006 at 13:32 p.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state:

- (a) *the cost of the construction of Luk Pass Tunnel;*
- (b) *the amount spent on the construction of this tunnel so far;*
- (c) *the percentage of work completed on this tunnel so far; and*
- (d) *the procedure laid down for supervision of work on the said tunnel?*

[The question hour is being over the remaining questions and their answers will be placed on the table of the House.]

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: (a) Rs. 678.996 million.

(b) Since this is a BOT project, NHA has not paid any money to the Concessionaire.

(c) 15% as on August 31, 2006.

(d) In BOT projects responsibility for supervision of works rests with the Concessionaire.

The Concessionaire has appointed M/s. ACE Lahore as the Design and Supervisory Consultant for this project to ensure quality of works as per project specification.

NHA has appointed the GM (Construction) Balochistan as its representative for coordination and monitoring purpose.

6. ***Mr. Liaqat A. Bangulzai:** (Notice received on 22-08-2006 at 13:32 p.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) *the percentage of work completed on Kalat-Quetta National Highway;*

(b) *the amount spent on the construction of that Highway so far; and*

(c) *the time by which the said Highway will be completed?*

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: (a) NHA has undertaken construction and development of Kalat-Quetta-Chaman Section of National Highway N-25 in four packages.

The overall progress of Kalat-Quetta Section as on August 31, 2006 is 7.54%.

(b) Rs. 361.55 million.

(c) December, 31, 2008.

7. ***Mr. Liaqat A. Bangulzai:** (Notice received on 22-08-2006 at 13:32 p.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state:

- (a) *the percentage of work completed so far on Gwadar - Rato Dero, M-8 road;*
- (b) *the amount spent on the construction of this Motor way so far;*
- (c) *the procedure laid down for supervision of work on the said motor way?*

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: (a) Work on Gwadar-Ratodero Road (M-8) is currently in progress on six sections. The progress of each section as on August 31, 2006 is annexed.

(b) An expenditure of Rs. 7002 million has been incurred upto August 2006.

(c) Construction supervision consultants have been appointed on each of the above mentioned six sections.

Staff deployed by them includes one Resident Engineer (RE) alongwith a team comprising Assistant REs, Site Inspectors, Surveyors, Laboratory Technicians and other field staff.

A Project Director with support staff has also been deputed on each project as NHAs representatives to ensure work execution as per contracted specifications and schedule.

NATIONAL HIGHWAY AUTHORITY

Annex

PROGRESS OF ONGOING PROJECTS (M-8)

PACKAGE/SECTION	ROUTE/ CHAINAGE	LENGTH	PROGRESS
GWADAR-TURBAT-HOSHAB SECTION			
Package-2A Section-I	Gwadar-Turbat (Km 47+200 - 100+800)	53.60	34.87%
Package-2B Section-I	Gwadar-Turbat (Km 100+800 - 164+250)	63.45	48.71%
Package-2A Section-II	Turbat-Hoshab (Km 000+000 - 76+250)	76.25	53.84%
KHUZDAR-RAYODERO SECTION			
Section-IV	Khuzdar - Shahdadkot, Wangu Hill Reach	33.00	45.00%
Package-III Section-IV	Khuzdar - Shahdadkot Khori - Wangu Hill	49.50	52.00%
Package-V Section-IV	Khuzdar - Shahdadkot	55.77	—

8. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** (Notice received on 22-08-2006 at 13:35 p.m.)

Will the Minister for Ports and Shipping be pleased to state whether it is a fact that services of 14 merchant marine officers were terminated in July, 2006, if so, its reasons?

Mr. Babar Khan Ghauri: It is not a fact that the services of fourteen Merchant Marine Officers were terminated in July, 2006. However, they were retired after completion of twenty-five years service in accordance with the Rules. These Officers were paid all their emoluments, in addition to the retirement dues, all these officers were also paid three months pay in lieu of notice period.

10. ***Mir Wali Muhammad Badini:** (Notice received on 22-08-2006 at 13:37 p.m.)

Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state:

(a) *the steps being taken by the Government to complete developmental projects of Parliamentarians in time;*

(b) *whether there is any proposal under consideration of the Government to release the funds directly to the relevant departments without involving D. C. Os?*

Mr. Justice (Retd.) Abdul Razzaq Thahim: (a) The progress of KPP-I schemes is regularly monitored at various forums including Standing Committees of National Assembly and Senate, and Federal Development Committee, where the executing agencies are present. The Ministry also ask for progress reports and reasons for delay in completion of schemes.

(b) No.

11. ***Mir Wali Muhammad Badini:** (Notice received on 22-08-2006 at 13:37 p.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state the number of persons appointed in the M/o Communications in BPS 1 to 16 during the last three years with province-wise break up?

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: 14 posts in BS-1-16 were filled-up through direct recruitment in the Ministry of Communications during the last 3 years.

2. Province-wise break-up is as under:—

BPS	Punjab	Sindh	NWFP	Balochistan	AJK	NA	Sub-Total
16	—	—	—	—	—	—	—
15	—	1	1	—	—	—	2
12	—	1	1	—	—	—	2
11	1	1	—	—	—	—	2
5	4	1	1	—	—	—	6
4	1	1	—	—	—	—	2
3	—	—	—	—	—	—	—
2	—	—	—	—	—	—	—
1	—	—	—	—	—	—	—
Sub-total	6	5	3	—	—	—	14
Total :							14

12. ***Mir Wali Muhammad Badini:** (Notice received on 22-08-2006 at 13:37 p.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state the details of maintenance work done on national highways in Balochistan during the last three years with year-wise break up?

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: NHA incurred an expenditure of Rs. 3591.70 million on repair / maintenance works of national highways in Balochistan during the last three years. Whereas, the year-wise break-up is given below, the details are annexed:

<u>Annex</u>	<u>F/Year</u>	<u>Rs in Million</u>
A.	2003-04	1112.70
B.	2004-05	1271.50
C.	2005-06	1207.50
<u>Total :</u>		<u>3591.70</u>

15. ***Sahibzada Khalid Jan:** (Notice received on 22-08-2006 at 13:39 p.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that an amount of Rs.31 millions has been allocated under PSDP of the year, 2006-07 for repair / maintenance of roads, if so, the roads on which that amount will be spent?

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: This is not correct. In fact, Rs. 1440 million has been allocated to NHA by the Ministry of Finance as maintenance grant for FY 2006-07 for maintenance of the entire national highway network.

16. ***Sahibzada Khalid Jan:** (Notice received on 22-08-2006 at 13:39 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state the number of students sent abroad on scholarships during the last year with province-wise break up indicating also the names of the countries concerned and the number of the students sent to each country?

Reply not received.

17. ***Sahibzada Khalid Jan:** (Notice received on 22-08-2006 at 13:39 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that school teachers have recently been granted special allowance while college teachers have been ignored, if so, its reasons?

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: All teachers whether belonging to F.G. Schools or Colleges of Islamabad Capital Territory are drawing special teaching allowance w.e.f. 1st July 2006 as announced by the Federal Government in the budget 2006-07 provided they meet the prescribed criteria as given below:—

S. No.	Qualification	Teaching Allowance
1.	Matric with PTC/equivalent	Rs.500/- p.m.
2.	FA/F.Sc. with CT/Equivalent	Rs.750/- p.m.
3.	BA/MA with B.Ed./M.Ed. and above/equivalent	Rs. 1000/- p.m.

18. ***Mr. Nisar Ahmad Memon:** (Notice received on 22-08-2006 at 13:40 p.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state the length of roads constructed by the National Highway Authority during 2002-03, 2003-04, 2004-05 and 2005-06 with province-wise break-up indicating also the figures for Islamabad Capital Territory, FATA, Northern Areas and AJK and the amount spent on the same with year-wise and province-wise break up?

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: During the period FY 2002—2006 (4 years), NHA has completed construction of 2100 Km of roads at a cost of Rs. 41300 million.

The year-wise and province-wise break-up is at Annex-A.

Annex - A

**NATIONAL HIGHWAY AUTHORITY
PROVINCE WISE (BREAKUP) OF ROADS
COMPLETED BY NHA
DURING THE YEARS FY 2002 - 06**

LENGTH (Km)					
Region	2002-03	2003-04	2004-05	2005-06	Total
Punjab	Nil	132.00	122.17	12.7	266.87
Sindh	114	30.00	24.63	Nil	168.63
NWFP	Nil	30.63	84.00	Nil	114.63

Balochistan	64	112.00	480.50	154.0	810.50
NAs	349	Nil	390.00	Nil	739.00
Total	527	304.63	1101.30	166.7	2099.63 or 2100
EXPENDITURE (Rs in Million)					
Punjab	Nil	8613	1236.28	579	10428.28
Sindh	1728	2119	721.00	Nil	4568.00
NWFP	Nil	5126	2193.00	Nil	7319.00
Balochistan	961	2232	9414.18	2707	15314.18
NAs	3318	Nil	350.00	Nil	3668.00
Total	6007	18090	13914.46	3286	41297.46 or 41300

USSQ No 4 - Nisar Ahmed Memon (Roads constructed during 2002-06)

19. ***Mrs. Rukhsana Zuberi:** (Notice received on 22-08-2006 at 13:45 p.m.)

Will the Minister for Ports and Shipping be pleased to state:

- (a) *the amount allocated in PSDP for the year 2005-06 for Gwadar Deep Water Project (Phase-I) including the deepening of Channel; and*
- (b) *the amount released and spent out of the said allocation upto 30th June, 2006?*

Reply not received.

20. ***Mrs. Rukhsana Zuberi:** (Notice received on 22-08-2006 at 13:45 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state the criteria adopted for recurring grant for the Federal Government universities during 2003-04, 2004-05, 2005-06 and 2006-07?

Reply not received.

21. ***Mrs. Rukhsana Zuberi:** (Notice received on 22-08-2006 at 13:45 p.m.)

Will the Minister for Labour, Manpower & Overseas Pakistanis be pleased to refer to starred question No. 48 replied on 3rd August, 2006 and state:

- (a) the year-wise details of expenditure on Hospitals in Sindh, it's location, status whether new or existing Hospital, amount spent on each location, name of the implementing agency, contractor; and
- (b) the year-wise details of expenditure on each Labour Colony in Sindh, it's location, status whether new or existing colony with number of plots and their size, the criterion for giving the allotment to the labourers, amount spent on each location, name of the implementing agency, contractor?

Mr. Ghulam Sarwar Khan: The information is being collected and will be placed before the house on next Rota Day.

22. ***Prof. Khurshid Ahmed:** (Notice received on 22-08-2006 at 15:20 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state:

- (a) whether the special allowance announced in budget 2006-07 for the teachers is not being paid to them, if so, its reasons; and
- (b) whether it is a fact that the PhD allowance of Rs.5000% per month is not being paid to the eligible teachers working in the departments of Social Sciences and Humanities, if so, its reasons and the time by which that allowance will be paid to them?

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: (a) All the teachers belonging to F.G. Schools and Colleges of ICT have been granted special teaching allowance w.e.f. 1st July 2006 as announced by the Federal Government in the Budget 2006-07 provided that they fulfill the prescribed criteria as given below:

S. No.	Qualification	Teaching Allowance
1.	Matric with PTC/equivalent	Rs.500/- p.m.
2.	FA/F.Sc. with CT/Equivalent	Rs.750/- p.m.
3.	BA/MA with B.Ed./M.Ed. and above/equivalent	Rs. 1000/- p.m.

(b) No this is not a fact. Ph.D. allowance @ of Rs.5000/- per month is being paid to the eligible teachers working in the departments of Social Sciences and Humanities in all Universities and other degree awarding institutions in 26 discipline of Social Sciences and Humanities.

23. ***Dr. Kauser Firdaus:** (Notice received on 22-08-2006 at 15:45 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state:

- (a) *whether it is a fact that forty-four students were sent to USA under Youth Exchange Study (YES) programmes and International Education and Resource Network (IERN), if so, their names, addresses and names of their institutions; and*
- (b) *the number of students who came back from USA in 2006 after attending the said programme?*

Reply not received.

23-A. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 23-08-2006 at 10:45 p.m.)

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

- (a) *the number of sanctioned and vacant posts in BPS 17 and above in the Ministry of Labour, Manpower and Overseas Pakistanis and its attached departments; and*
- (b) *whether it is a fact that some of the said posts meant for direct recruitment have been filled in through transfer, deputation and on additional charge basis, if so, its reasons?*

Mr. Ghulam Sarwar Khan: (a) The requisite information in respect Labour and Manpower Division and its attached departments is enclosed at Annex-A.

(b) At present no officer of BS-17 and above is working on transfer and additional charge basis against the vacant posts meant for direct recruitment in the Division and its Attached departments. However, two posts (BS-17/18) have been

filled in through deputation in the Directorate of Workers Education to meet the essential requirement in public interest, particularly, at unattractive area and one post of BS-17 has been filled through deputation in the Pakistan Manpower Institute till joining of the nominee of the FPSC.

ANNEX-A

STATEMENT SHOWING NUMBER OF SANCTIONED AND VACANT POST IN BS-17 AND ABOVE IN THE LABOUR AND MANPOWER DIVISION & ITS ATTACHED DEPARTMENTS

S.No.	Name of Organization	No of sanctioned posts in BPS 17 and above	No of vacant posts
1.	Labour and Manpower Division	44	13
2.	Bureau of Emigration and Overseas Employment.	43	11
3.	National Training Bureau.	21	-
4.	Pakistan Manpower Institute.	12	4
5.	Directorate of Workers Education.	27	2
6.	National Industrial Relations Commission.	15	-
7.	Implementation Tribunal for News- paper Employees.	4	-
8.	Directorate of Dock Workers Safety.	4	3

23-B. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 23-08-2006 at 10:45 p.m.)

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state the names, designation, date of appointment, educational qualifications and place of domicile of the officers in BPS-17 and above working in the Ministry and its attached departments who visited abroad during 2003-2004 and 2005 in connection with trainings, workshops, conferences and seminars indicating also the names of countries visited, period of visits and expenditures incurred in each case?

Mr. Ghulam Sarwar Khan: The requisite information in respect Labour and Manpower Division and its attached departments is enclosed at Annex-A.

Annex-A

DETAIL OF FOREIGN VISITS OF THE OFFICERS OF BS-17 AND ABOVE OF LABOUR AND MANPOWER DIVISION/ ITS ATTACHED DEPARTMENTS IN CONNECTION WITH TRAININGS, WORKSHOPS, CONFERENCES AND SEMINARS DURING THE YEARS 2003, 2004 AND 2005.

S.#	Name	Designation	Date of Appointment in this Div	Qualification	Domicile	Name of Country visited	Period of visit	Expenditure Pak Rs.
				2003				
Labour and Manpower Division								
1.	Kawaja Ijaz Sarwar	Secretary	27-01-2003	M.A	Balochistan	Geneva, Switzerland	24-28 March, 2003	253,937/-
2.	Kawaja Ijaz Sarwar	Secretary	27-01-2003	M.A	Balochistan	Geneva, Switzerland	3-19 June, 2003	396,088/-
3.	Kawaja Ijaz Sarwar	Secretary	27-01-2003	M.A	Balochistan	Kuwait	27-31 July, 2003	101,065/-
4.	Kawaja Ijaz Sarwar	Secretary	27-01-2003	M.A	Balochistan	Geneva, Switzerland	6-21 Nov,2003	375,342/-
5.	Dr. Zakir Hussain	Joint Secretary	July, 2003	Ph.D	Punjab	Geneva, Switzerland	15-21 Nov, 2003	96,648/-
6.	Dr. Zakir Hussain	Joint Secretary	July, 2003	Ph.D	Punjab	The Hague, Netherland	24-25 Nov,2003	Sponsored by ILO/Netherlands Govt.
7.	Mr. M.Irfan Qureshi.	Section Officer	9-2-1999	M.A	Punjab	Bangkok, Thailand	15-17 Sep, 2003	Sponsored by ILO
8.	Mr. M.Irfan Qureshi.	Section Officer	9-2-1999	M.A	Punjab	Katmandu, Nepal	17-21 Dec, 2003	Sponsored by ILO
Pakistan Manpower Institute								
9.	Mr. Qamar Ali Shah	Deputy Director	23-11-1976	M.A.	Punjab	New Delhi , India	1-2 Dec,2003	All expenditure borne by ILO

Labour and Manpower Division

10.	M. Humayun Farshori	Secretary	26-3-2004	M.A	Sindh	Geneva, Switzerland	1-17 June, 2004	516,700/-
11.	Malik Asif Hayat	Secretary	3-11-2004	BSc.(Engg)	Punjab	Geneva, Switzerland	15-19, Nov, 2004	152,070/-
12.	Dr. Zakir Hussain	Joint Secretary	July, 2003	Ph.D	Punjab	Geneva, Switzerland	11-26 March, 2004	364,006/-
13.	Mr. M. Ahsan Akhtar Malik	Joint Secretary	12-5-2004	M.A. English	Punjab	Singapore	28 June to 2 nd July, 2004	Sponsored by Asian Development Bank Institute
14.	Mr. M. Ahsan Akhtar Malik	Joint Secretary	12-5-2004	M.A. English	Punjab	Turin, Italy	8-19 Dec, 2004	Sponsored by ILO
15.	Raja Faiz ul Hassan Faiz	Central Labour Advisor	7-10-2002	M.A, LL.B	Punjab	Geneva, Switzerland	1-17 June, 2004	317,142
16.	Raja Faiz ul Hassan Faiz	Central Labour Advisor	7-10-2002	M.A, LL.B	Punjab	New Delhi, India	6-8 Dec, 2004	Exp borne by the Organizations.
17.	Ms. Samreen Zahara	Section Officer	4-5-2000	M. Sc	Punjab	Geneva, Switzerland	4-5 Oct, 2004	Sponsored by IOM

Pakistan Manpower Institute

18.	Mr. Qamar Ali Shah	Deputy Director	23-11-1976	M.A.	Punjab	Bangkok, Thailand	2-3 Dec, 2004	Sponsored by ILO
-----	--------------------	-----------------	------------	------	--------	-------------------	---------------	------------------

Bureau of Emigration and Overseas Pakistanis.

19	Mr. Muhammad Ibrahim Khan.	Director General	31-7-1976	M.A	Punjab	Rome, Italy.	1-5 March, 2004	Sponsored by IOM
20.	Mr. Muhammad Ibrahim Khan.	Director General	31-7-1976	M.A	Punjab	Malaysia	21-22 June, 2004	95,000/-
21.	Mr. Muhammad Ibrahim Khan.	Director General	31-7-1976	M.A	Punjab	Barcelona, Spain	1-5 Sep, 2004	Sponsored by IOM
22.	Mr. Muhammad Ibrahim Khan.	Director General	31-7-1976	M.A	Punjab	Manila, Philippines	22-24 Sep, 2004	Sponsored by IOM

23.	Mr. Muhammad Ibrahim Khan.	Director General	31-7-1976	M.A	Punjab	Kuwait.	18-20 Dec, 2004	Sponsored by IOM
24.	Mr. Rashid Ahmed Mughal.	Director	22-8-1973	M.A, LLB	Sindh	Manila, Philippines	22-24 Sep, 2004	Sponsored by IOM
25.	Mr. Muhammad Sadiq.	Director	31-1-1976	M.A	Punjab	Bishkek, Kyrgyz Republic	26-29 Sep, 2004	Sponsored by IOM
26.	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	Manila, Philippines	17-18 May, 2004	-do-

2005

Labour and Manpower Division								
27.	Malik Asif Hayat	Secretary	3-11-2004	BSc.(Engg)	Punjab	Geneva, Switzerland	21-24 March, 2005	234,408/-
28.	Malik Asif Hayat	Secretary	3-11-2004	BSc.(Engg)	Punjab	Geneva, Switzerland	6-10 June, 2005	255,615/-
29.	Mr. M. Ahsan Akhtar Malik.	Joint Secretary	12-5-2004	M.A. English	Punjab	Geneva, Switzerland	3-18 March, 2005	316,624/-
30.	Mr. M. Ahsan Akhtar Malik.	Joint Secretary	12-5-2004	M.A. English	Punjab	Geneva, Switzerland	30 May to 4 June, 2005	189,981/-
31.	Mr. M. Ahsan Akhtar Malik.	Joint Secretary	12-5-2004	M.A. English	Punjab	Geneva, Switzerland	3-18 Nov, 2005	361,748/-
32.	Ch. Muhammad Azam	Joint Secretary	2-2-2005	B.Sc., LLB	Punjab	Malaysia	28-31 Aug, 2005	81,977/-
33.	Ch. Muhammad Azam	Joint Secretary	2-2-2005	B.Sc., LLB	Punjab	Bangkok, Thailand	1-4 March, 2005	Sponsored by IOM
34.	Ch. Muhammad Azam	Joint Secretary	2-2-2005	B.Sc., LLB	Punjab	Moscow	22-24 Aug, 2005	Sponsored by IOM
35.	Ch. Muhammad Azam	Joint Secretary	2-2-2005	B.Sc., LLB	Punjab	Bali, Indonesia	20-21 Sept, 2005	Sponsored by IOM
36.	Raja Faiz ul Hassan Faiz.	Central Labour Advisor	7-10-2002	M.A, LLB	Punjab	Turin, Italy	16-27 May, 2005	Sponsored by ILO
37.	Raja Faiz ul Hassan Faiz.	Central Labour Advisor	7-10-2002	M.A, LLB	Punjab	Geneva, Switzerland	30 May to 16 June, 2005	Sponsored by ILO/EOBI

38	Raja Faiz ul Hassan Faiz.	Central Labour Advisor	7-10-2002	M.A.LLB	Punjab	Chennai, India	8-9 Dec. 2005	Sponsored by ILO
39	Mr. M.Irfan Qureshi.	Section Officer	9-2-1999	M.A	Punjab	Chiba, Japan	22-24 Feb, 2005	Sponsored by ILO
40	Mr.Arsahd Farid Khan	Section Officer	13-4-2005	M.A, LLB	NWFP	Turin, Italy	3-7 Oct, 2005	Sponsored by ILO
41	Ms.Samreen Zahara	Section Officer	4-5-2000	M. St	Punjab	Geneva, Switzerland	3-18 Nov, 2005	338,564/-
42	Mr.Iftikhar Jawaid	Senior Research Officer	29-01-2003	M. Sc.	Punjab	Bankok, Thailand	13-15 Dec, 2005	Sponsored by ILO
Pakistan Manpower Institute.								
43	Mr.Qamar Ali Shah	Deputy Director	23-11-1976	M.A.	Punjab	Bangkok, Thailand	30 Nov to 2 nd Dec, 2005	Sponsored by ILO

Bureau of Emigration and Overseas Pakistanis.								
44	Mr. Muhammad Ibrahim Khan.	Director General	31-7-1976	M.A	Punjab	Bangkok Thailand Malaysia	1-4 March, 2005	Sponsored by IOM
45	Mr. Muhammad Ibrahim Khan.	Director General	31-7-1976	M.A	Punjab		25 August to 1 st Sept., 2005	49,802/-
46	Mr. Muhammad Ibrahim Khan.	Director General	31-7-1976	M.A	Punjab	Bali, Indonesia	20-21 st Sept, 2005	Sponsored by IOM
47	Mr. Muhammad Ibrahim Khan.	Director General	31-7-1976	M.A	Punjab	Malaysia	20-28 Dec. 2005	51,400/-
48	Mr.Shafiq-ur Rehman.	Director	26-3-1978	M.A	Punjab	Tehran, Iran	8-10 March, 2005	Sponsored by IOM

23-C. *Dr. Abdul Malik: (Notice received on 24-08-2006 at 10:36 a.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state the number of new and ongoing projects undertaken by the Ministry of Education during the last five years with province-wise break up?

Lt. Gen (Retd.) Javed Ashraf: The province-wise break-up of ongoing and new projects undertaken by the Ministry of Education during the last five years is as follows:

Detail of Projects			
S. No.	Province/Area	Ongoing	New
1.	Punjab	4	3
2.	Sindh	1	2
3.	NWFP	4	5
4.	Balochistan	5	5
5.	AJ & K	2	—
6.	FATA	—	1
7.	FANA	—	—
8.	ICT/FDE, Islamabad	33	23
Total:		49	39
			Grand Total: 88

23-D. *Dr. Abdul Malik: (Notice received on 24-08-2006 at 10:36 a.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state the number of persons sent for Higher Education to educational institutions in the country and abroad on Government expenses during the last five years with province-wise break up?

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: The number of persons sponsored by Higher Education Commission for MS/PhD studies in local and Foreign Institutions during the last five years is 2655. The Province-wise break-up is at Annex-I.

Annex-I**PROVINCE-WISE BREAK-UP OF HEC SCHOLARSHIPS AWARDED
DURING LAST 5-YEARS**

Sr. #	Years	Provinces					Total Scholars
		Federally Administred Areas & AJK	Punjab	Sindh	NWFP	Balochistan	
1	2001-02	4	64	9	14	0	91
2	2002-03	3	50	20	17	0	90
3	2003-04	230	513	80	90	4	917
4	2004-05	290	707	86	91	5	1179
5	2005-06	54	218	53	44	9	378
Total		581	1552	248	256	18	2655

1. **Dr. Kauser Firdaus:** (Notice received on 22-08-2006 at 15:45: p.m)

Will the Minister for Education be pleased to state:

- the objectives of STEM CAREER PROJECT and the targets achieved so far in this regard; and*
- the funds allocated for the said project since 2002-03 and amount spent out of the same with year-wise break up?*

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: (a) It is an HEC Project. The objectives are:—

- To motivate and encourage young students to opt for careers in the areas of the Science, Technology, Engineering & Mathematics (or STEM Careers) by supporting their participation in national and international competitions.
- To prepare a team of talented young students that can represent Pakistan in the annual International Olympiads in Physics, Chemistry, Biology and Mathematics. The selection is based on a rigorous training cum screening procedure based on country-wise written tests and performance in various training and preparatory camps.
- To give recognition at highest level to the students who excel in the national competitions and represent the country in the International Olympiads in their respective areas of Interest.
- To encourage the young engineering students to strive and gain excellence in the practical skills by organizing National Engineering talent contest. This will entail a theme concerning local problems and encourage engineering undergraduate students to come up with their innovative solutions.

The details of achievement of STEM Careers Project is at Annex-I.

(b) The funds allocated for the said project since 2002-03 is as under:

Financial Year	Allocation	Expenditure
2002-03	00.000	0.000
2003-04	25.500	4.109
2004-05	01.236	6.341
2005-06	00.000	8.059
2006-07	00.000	1.880
Total:	26.736	20.389

(These are non lapsable funds)

Annex-I

A. National Physics Talent Contest (NPTC)

1. In the 32nd International Physics Olympiad (IPhO) hosted by Turkey in 2001, the first such event in which Pakistan participated, Mr. Yaser Raza Khan won **Honorable Mention** for Pakistan and a **Best Performance Award** for the teams participating for the first time in the Olympiad.
2. In 2002, in the 33rd IPhO, which was held in Bali, Indonesia, Pakistan's performance was at its best ever position till date. That year two talented students of Pakistan, Abid Hassan and Wasil Intisar won **Bronze Medals** and remaining three students won **Honorable mentions**.
3. The following year Umair Sadiq won a **Bronze Medal** and Wajahat Faheem received an **Honorable Mention** in the 34th IPhO in Taipei Taiwan.

B. National Science Talent Contest (NSTC)

1. In 2004, three Pakistani students, Sabeen Faridi, Foaad Tahir, Amir Ali Abdullah won **Honorable Mentions** in the 35th IPhO in Pohang South Korea.

2. (a) In July 2005, Nabeel Rehman and Dawood Tariq won **Honorable Mentions** in the 36th IPhO in Salamanca, Spain.
- (b) Along-with the IPhO, we also sent a team in the International Mathematics Olympiad (IMO) for 2005 to Mexico.
3. This year in 2006 Pakistan was represented for the first time in the International Olympiad in all the four subjects; Physics, Chemistry, Biology and Mathematics:
- (a) Mr. Muhammad Sher Koh Qaisrani of Dera Ghazi Khan Won a **Bronze Medal** in the International Biology Olympiad (IBO) in Argentina.
- (b) Mr. Zaeem Hussain received an **Honorable Mention** in 47th IMO in Slovenia.
- (c) Mr. Fahad Mahmood won an **Honorable Mention** in 37th IPhO in Singapore.
4. Students selected and groomed for the former NPTC and current NSTC have also been able to secure fully sponsored admissions for their higher studies in world-class universities; Stanford, MIT, Harvard, Yale, Cornell, CALTECH, McGill, University of Toronto and Oxford and in leading local institutions such as GIK-I, NUST, The Agha Khan, King Edward Medical College, AMC, RMC, QAU, LUMS here in Pakistan.

C. National Engineering Competition (NEC)

1. NEC was launched on pilot scale in 2004 under the umbrella of STEM Careers Project. Its theme was to Design, development and fabrication of a cost effective, intelligent, and efficient traffic light. Four universities presented their projects.
2. Encouraged by the success of pilot NEC, National Engineering Robotic Contest (NERC) was launched in 2005 by STEM Careers Project in collaboration with EME, NUST. Sixty-two teams from Eighteen Universities and Engineering Institutes from all over Pakistan participated in the NERC 2005. All participating teams had to design robots based on a predefined theme. The theme of the contest was to extinguish candles placed in a particular arrangement in a specified arena. Each candle carried specific points. Winning teams were decided on the basis of maximum points scored in minimum time.

3. (a) In NERC 2006, Fifty-two teams from fifteen top Universities and Engineering Institutes from all over Pakistan participated in the contest. This year's task for the robots was "To pot tennis balls into goal-posts placed at designated points in a specified arena". Each potted ball carried specific points. Winning teams were decided on the basis of maximum points scored in minimum time.

(b) In 2006, STEM Careers Project launched Design Build and Fly Contest (DBFC) in collaboration with Ghulam Ishaq Khan Institute (GIK-I), Topi. The contest theme was to design Engine Powered or Electric Powered aircrafts. Thirty-one teams sent their nominations while seven teams from seven universities from all over Pakistan participated in this contest.

1-A. Dr. Abdul Malik: (Notice received on 24-08-2006 at 10:35 a.m)

Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) *the number of universities and cadet colleges in the country with province-wise break up;*

(b) *the amount allocated to each of the said institution during the F.Y. 2005-2006; and*

(c) *the number of persons in BPS-17 to BPS-20 working in the said institutions with province-wise break up?*

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: (a) At present there are 117 Chartered Universities/Degree Awarding Institutes in the country Public/Private Sector. Province-wise break up is at Annex-I.

There are 18 cadet colleges in the country. Out of these, 07 cadet colleges have been established and 11 cadet colleges are being established. The province-wise break-up these cadet colleges established and being established is as under:—

Cadet Colleges Established

S. No.	Province	No. of Colleges
1.	Punjab	01
2.	Sindh	03
3.	NWFP	02
4.	Balochistan	01

Cadet Colleges being Established

S. No.	Province	No. of Colleges
1.	Punjab	04
2.	Sindh	01
3.	NWFP	01
4.	Balochistan	03
5.	AJ&K	02

(b) Total amount allocated to universities during F.Y. 2005-2006 is as under:—

Recurring Grant	Rs. 7855.000 million
Development Grant	Rs. 7903.635 million

The detail of above amount is at Annex-II and III.

No amount was allocated during FY 2005-2006 to established cadet college because at completion of construction work these cadet colleges were handed over to concerned Provincial/AJK Governments. As per policy after handling over and completion construction work the administrative as well as financial responsibility lies with Provincial AJK Governments. However, the amount allocated during FY 2005-2006 to each of cadet colleges being established is as under:—

S. No.	Name of College	Province-wise/ Area-wise	PSDP 2005-06 (Rs. in million)
1.	Cadet College, Okara		75.00
2.	Cadet College, Choa Saiden Shah		10.00
3.	Cadet College, Isa Khel District Mianwali.	Punjab	45.00
4.	Cadet College, Pasrur, District Sialkot.		15.00
5.	Cadet College, Ghoiki	Sindh	20.00
6.	Capt. Kamal Sher Khan, Cadet College, Swabi.	NWFP	32.223

S. No.	Name of College	Province-wise/ Area-wise	PSDP 2005-06 (Rs. in million)
7.	Cadet College, Killa Saifullah	Balochistan	0.00
8.	Cadet College, Panjgoor		0.00
9.	Cadet College, Jaffarabad		45.00
10.	Cadet College, Palandri	AJ&K	24.071
11.	Scouts Cadet College		9.834

(c) Province-wise number of persons in BPS-17 to BPS-20 working in the Public Sector Universities and Cadet Colleges is appended below:—

Universities

S.No.	Province	No. of Persons
1	Punjab	6616
2	Sindh	5435
3	NWFP	2418
4	Balochistan	1009
5	Federal Area & AJ&K	2396

Province-wise break-up is at Annex-IV

CADET COLLEGES ESTABLISHED

Name of Cadet College	Province-wise	BPS-20	BPS-19	BPS-18	BPS-17
Hasan Abdal	Punjab	03	01	12	20
Petaro	Sindh	01	07	19	27
Sanghar		01	01	02	25
Larkana		01	01	07	23
Razmak	NWFP	01	01	04	36
Kohat	Balochistan	01	15	13	22
Mastung		02	04	15	29

CADET COLLEGES BEING ESTABLISHED

Name of Cadet College	Province-wise	BPS-20	BPS-19	BPS-18	BPS-17
Okara	Punjab	01	-	-	-
Pasrur, District Sialkot		01	-	-	-
Isa Khel, Mianwali		01	-	-	-
Choa Saiden Shah, District Chakwal		01	-	-	-
Cadet College, Ghotki	Sindh	01	-	-	-
Capt. Kamal Sher Khan, Cadet College, Swabi	NWFP	01	-	-	-
Killa Saifullah	Balochistan	01	-	-	-
Punjgur		01	-	-	-
Jaffarabad		01	-	-	-
Palandri (Revised)	A.JK	01	01	12	14
Muzaffarabad		01	-	-	-

Annexure-I

Table: Province wise Break up of Chartered Universities/Degree Awarding

Institutes of Pakistan in Public/Private Sector during 2005-06

Area	Public	Private	Total
AJK	1	2	3
Balochistan	5	1	6
Federal	12	3	15
Punjab	18	18	36
Northern Area	1	-	1
NWFP	11	8	19
Sindh	12	25	37
Total	60	57	117

Annex-II

SUMMARY OF RECURRING GRANT ALLOCATED TO THE UNIVERSITIES FOR THE YEAR 2005-06

i) Sindh Province:	Rs. 2485.000 million
ii) Punjab Province:	Rs. 2731.000 million
iii) NWFP Province:	Rs. 1230.000 million
iv) Balochistan Province:	Rs. 375.000 million
v) Federal Area & AJK	<u>Rs. 1034.000 million</u>
Total Grant:	Rs. 7855.000 million

HIGHER EDUCATION COMMISSION

Allocation of Recurring Grant in respect of Universities for the Year 2005-06

		Rs. in million
S.No	Name of University	Allocation
SINDH PROVINCE		
1	University of Karachi, Karachi	575.000
2	NED Univ. of Engg & Tech., Karachi	290.000
3	Sindh Agriculture Univ., Tandojam	315.000
4	University of Sindh, Jamshoro	450.000
5	Shah Abdul Latif University, Khairpur	130.000
6	Mehran Univ. of Engg. & Tech., Jamshoro	275.000
7	Quaid-i-Azam Univ. of Engg. & Tech., Nawabshah	118.000
8	Federal Urdu Univ. of Arts, Science & Tech., Karachi	142.000
9	Liaquat Univ. of Medical & Health Sciences, Jamshoro	140.000
10	Dow University of Health Sciences, Karachi	50.000
Total (a)		2485.000
PUNJAB PROVINCE		
1	University of the Punjab, Lahore	638.000
2	Univ. of Engg. & Tech., Lahore	490.000
3	Univ. of Engg. & Tech., Taxila	125.000
4	Univ. of Agriculture, Faisalabad	465.000
5	Bahauddin Zakariya University, Multan	218.000
6	Islamia University, Bahawalpur	235.000
7	University of Arid Agri., Rawalpindi	110.000
8	Fatima Jinnah Women University, Rawalpindi	75.000
9	Government College University, Lahore	65.000
10	Lahore College for Women University, Lahore	50.000
11	University of Education, Lahore	50.000
12	University of Veterinary & Animal Sciences, Lahore	50.000
13	University of Health Sciences, Lahore	35.000
14	Govt. College University, Faisalabad	60.000
15	University of Sargodha, Sargodha	65.000
Total (b)		2731.000
NWFP PROVINCE		
1	University of Peshawar, Peshawar	430.000
2	NWFP University of Engg. & Tech., Peshawar	235.000
3	NWFP University of Agriculture, Peshawar	210.000
4	Gomal University, D.I. Khan	225.000
5	Kohat University of Science & Technology, Kohat	40.000
6	University of Malakand, Chakdara	40.000
7	Hazara University, Mansehra	50.000
Total (c)		1230.000
BALUCHISTAN PROVINCE		
1	University of Balochistan, Quetta	245.000
2	Balochistan Univ. of Engg. & Tech., Khuzdar	65.000
3	Balochistan Univ. of IT & Management Sciences, Quetta	50.000
4	Sardar Bahadur Khan Women University, Quetta	15.000
Total (d)		375.000
FEDERAL AREA & AJK		
1	Quaid-i-Azam Univ., Islamabad	276.000
2	Allama Iqbal Open Univ., Islamabad	150.000
3	International Islamic Univ., Islamabad	238.000
4	National Univ. of Modern Languages, Islamabad	90.000
5	AJK Univ., Muzaffarabad	220.000
6	Karakoram International Univ., Gilgit	60.000
Total (e)		1034.000
Grand Total:		7855.000

Annex-III

SUMMARY OF DEVELOPMENT GRANT ALLOCATED TO THE UNIVERSITIES FOR THE YEAR 2005-06

i) AJK	Rs. 119.337 million
ii) Balochistan Province:	Rs. 330.735 million
iii) NWFP Province:	Rs. 881.729 million
iv) Punjab Province:	Rs. 2302.848 million
v) Sindh Province:	Rs. 1785.723 million
vi) Federal Area	Rs. 2366.436 million
vii) FANA	Rs. 116.827 million
Total Grant:	Rs. 7903.635 million

Development Grant Allocated to Universities in 2005-6

		(Rs. in million)
#	University	2005-6
	Azad Jammun & Kashmir	
1	AJK University, Muzaffarabad	119.337
	AJK Total:	119.337
	Balochistan	
2	University of Balochistan, Quetta	143.113
3	Balochistan Univ. of Information Tech; Quetta	123.979
4	Balochistan Univ. of Engg. & Tech; Khuzdar	28.766
5	SBK Women University, Quetta	14.877
6	Lasbela University of Agriculture, Water and Marine Sciences, Uthal	20.000
	Balochistan Total:	330.735

	NWFP	
7	NWFP Agriculture University, Peshawar.	40.238
8	Gomal Univ. D. I.Khan.	37.609
9	Hazara University, Dodaial	42.688
10	Kohat University of Science & Technology, Kohat.	106.837
11	University of Peshawar.	179.907
12	Area Study Centre for Central Asia, University of Peshawar.	7.600
13	Centre of Excellence in Geology, University of Peshawar	9.637
14	NWFP University of Engg. & Tech., Peshawar	333.389
15	University of Malakand.	73.824
16	Institute of Management Sciences, Peshawar.	20.000
17	Frontier Women University, Peshawar.	30.000
	NWFP Total:	881.729
	PUNJAB	
18	University of Arid Agriculture, Rawalpindi	76.627
19	Bahauddin Zakariya University, Multan	149.524
20	Univ. of Agriculture, Faisalabad,	140.403
21	Fatima Jinnah Women University, Rawalpindi.	80.905
22	Govt. College University, Lahore.	56.060
23	Islamia Univ. Bahawalpur.	67.238
24	Lahore College of Women Univ. Lahore.	91.016
25	University of the Punjab, Lahore.	310.558
26	Centre of Excellence in Molecular Biology, University of the Punjab, Lahore	236.891
27	Univ. of Engg. & Tech; Lahore.	540.584
28	University of Engg.& Tech; Taxila	125.012
29	Univ. of Veterinary and Animal Science, Lahore.	88.324
30	University of Education, Lahore	1.000
31	University of Sargodha.	176.347
32	Govt. College University, Faisalabad	57.749
33	University of Health Sciences, Lahore.	56.250
34	National College of Arts, (NCA), Lahore.	18.950
35	NIBGE, Faisalabad.	9.410
36	Women University, Multan	20.000
	Punjab Total:	2302.848
	SINDH	
37	HEJ, Research Institute of Chemistry, Univ. of Karachi.	260.998
38	University of Karachi.	264.171
39	Liaquat University of Medical and Health Sciences, Jamshoro Sindh.	160.837

#	University	2005-6
40	Mehran Univ. of Engg. & Tech, Jamshoro.	201.202
41	NED University of Engg. & Tech., Karachi	236.324
42	Quaid-e-Awam University of Engineering, Science & Technology, Nawabshah .	98.223
43	Shah Abdul Latif Univ. Khairpur.	44.905
44	University of Sindh, Jamshoro	206.867
45	Centre of Excellence In Analytical Chemistry, Jamshoro	12.665
46	Sindh Agriculture University, Tandojam.	72.404
47	Dawood College of Engineering & Technology, Karachi.	80.000
48	Dow University of Health Sciences, Karachi.	147.127
	Sindh Total:	1785.723
	FEDERAL	
49	Air University, Islamabad	126.138
50	Bahria University, Islamabad.	20.000
51	International Islamic University(IIUI), Islamabad.	40.750
52	Allama Iqbal Open University Islamabad..	354.773
53	COMSATS Institute of Information Technology, Islamabad	363.792
54	National Univ. of Modern Languages, Islamabad.	15.000
55	NUST Rawalpindi.	404.794
56	PIEAS, Islamabad.	87.000
57	Quaid-i-Azam University, Islamabad .	608.982
58	Urdu University of Arts, Science and Technology, Karachi	109.512
59	Virtual IT University, Lahore. .	179.780
60	COMSTECH, Islamabad	48.615
61	NARC Library etc, Islamabad.	7.300
	Federal Total :	2366.436
	FANA	
62	Karakoram University, Gilgit,	116.827
	FANA Total:	116.827

Annex-IV

HIGHER EDUCATION COMMISSION

Teaching & Non-Teaching Strength in Universities in BPS-17 to BPS-20 for the Year 2005-06

S.No	Name of University	TEACHING					NON-TEACHING					
		BPS-20	BPS-19	BPS-18	BPS-17	Total	BPS-20	BPS-19	BPS-18	BPS-17	Total	Grand Total
	SINDH PROVINCE											
1	University of Karachi, Karachi	210	88	182	157	617	10	5	22	74	111	728
2	NED Univ. of Engg & Tech., Karachi	38	74	108	143	363	6	15	34	106	161	522
3	Sindh Agriculture Univ., Tandojam	69	94	130	149	442	5	9	18	40	72	514
4	University of Sindh, Jamshoro	138	159	280	352	907	9	9	14	42	74	981
5	Shah Abdul Latif University, Khairpur	55	34	118	151	358	7	11	18	35	65	423
6	Mehran Univ. of Engg. & Tech., Jamshoro	41	51	88	185	345	10	8	26	58	102	447
7	Quaid-i-Azam Univ. of Engg. & Tech., Nawabshah	18	22	41	52	133	4	4	12	22	42	175
8	Federal Urdu Univ. of Arts, Science & Tech., Karachi	20	80	115	155	369	4	6	11	32	53	423
9	Ujaqui Univ. of Medical & Health Sciences, Jamshoro	55	80	132	105	369	4	9	13	37	63	432
10	Dow University of Health Sciences, Karachi	104	100	184	129	517	11	13	89	215	308	825
	Total (a)	748	742	1338	1866	4392	69	69	238	690	1063	5455

PUNJAB PROVINCE

1	University of the Punjab, Lahore	145	183	287	422	1037	11	21	71	191	294	1331
2	Univ. of Engg. & Tech., Lahore	84	78	108	80	348	1	7	14	26	48	396
3	Univ. of Engg. & Tech., Taxila	32	29	42	37	140	1	10	9	23	43	183
4	Univ. of Agriculture, Faisalabad	88	147	126	190	831	0	5	18	51	74	805
5	Bahauddin Zakariya University, Multan	68	65	122	190	448	2	8	30	55	92	837
6	Islamic University, Bahawalpur	44	39	124	184	391	4	7	21	57	89	480
7	University of Arid Agri., Rawalpindi	18	29	41	47	136	1	5	8	19	33	168
8	Fatima Jinnah Women University, Rawalpindi	13	27	33	88	139	0	6	6	14	28	168
9	Government College University, Lahore	13	53	80	112	298	32	65	101	167	368	823
10	Lahore College for Women University, Lahore	19	81	83	109	302	0	6	11	21	38	340
11	University of Education, Lahore	30	98	141	187	434	8	9	24	40	79	613
12	University of Veterinary & Animal Sciences, Lahore	19	35	56	51	181	0	6	10	25	41	202
13	University of Health Sciences, Lahore	8	1	0	0	7	7	9	13	10	39	48
14	Govt. College University, Faisalabad	28	97	124	185	434	2	4	14	31	81	488
15	University of Sargodha, Sargodha	35	93	139	226	493	3	5	11	30	49	642
	Total (b)	822	1083	1804	2068	8268	70	179	381	780	1361	6618

S.No	Name of University	TEACHING					NON-TEACHING					
		BPS-20	BPS-19	BPS-18	BPS-17	Total	BPS-20	BPS-19	BPS-18	BPS-17	Total	Grand Total
NWFP PROVINCE												
1	University of Peshawar, Peshawar	98	146	206	315	763	4	9	19	41	73	836
2	NWFP University of Engg. & Tech., Peshawar	32	41	87	131	271	6	2	10	22	40	311
3	NWFP University of Agriculture, Peshawar	59	37	56	101	253	6	5	11	17	39	292
4	Gomal University, D.I. Khan	31	53	128	152	364	3	3	14	31	51	418
5	Kohat University of Science & Technology, Kohat	12	28	25	70	135	5	0	10	24	39	174
6	University of Malakand, Chakdara	7	14	21	60	102	4	2	9	17	32	134
7	Hazara University, Mansehra	25	40	59	79	203	2	6	11	34	53	256
	Total (c)	262	369	562	908	2041	30	27	64	186	327	2418
BALUCHISTAN PROVINCE												
1	University of Balochistan, Quetta	60	64	137	234	495	6	7	14	33	60	565
2	Balochistan Univ. of Engg. & Tech., Khuzdar	5	10	20	58	93	3	2	8	5	18	111
3	Balochistan Univ of IT & Management Sciences, Quetta	18	6	17	40	81	3	4	11	12	30	111
4	Sardar Bahadur Khan Women University, Quetta	15	30	60	90	195	3	2	11	21	37	232
	Total (d)	98	112	234	422	864	15	15	44	71	145	1009

FEDERAL AREA & AJK

1	Quaid-i-Azam Univ., Islamabad	65	71	100	65	301	2	9	13	58	82	383
2	Allama Iqbal Open Univ., Islamabad	33	48	64	87	232	11	33	46	90	186	418
3	International Islamic Univ., Islamabad	34	59	101	187	381	8	10	29	69	116	497
4	National Univ. of Modern Languages, Islamabad	90	80	120	380	610	11	2	20	45	78	688
5	AJK Univ., Muzaffarabad	56	63	131	72	322	3	10	10	7	30	362
6	Karakoram International Univ., Gilgit	3	6	8	9	24	4	2	10	18	34	68
	Total (a)	241	327	522	790	1870	39	66	128	293	526	2396
	Grand Total:	1987	2603	4168	6734	14482	223	367	862	1970	3412	17874

LEAVE OF ABSENCE

جناب قائم مقام چیئرمین، میں ذرا Leave applications پڑھ لوں۔ یہ Leave applications کی لازمی کارروائی ہے یہ مجھے کرنے دیں۔

جناب مشاہد حسین سید نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ بارہ سے 14 ستمبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین، جناب محمد سرور خان کاکڑ نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین، ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے ناسازی طبع کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین، جناب محمد اسحاق ڈار نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر گزشتہ تیسویں اجلاس کے دوران مورخہ 7 تا 22 اگست اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین، محترمہ گلشن سعید صاحبہ ذاتی مصروفیت کی بنا پر مورخہ بارہ ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین، جناب اسفند یار ولی نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 13 ستمبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین، میں شمیم حیدر صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہیں۔ اس لیے مورخہ 12 سے 23 ستمبر تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

چوہدری نویرز شکور نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہیں اس لیے مورخہ 12 سے 16 ستمبر تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

جناب بارغوری نے اطلاع دی ہے کہ وہ ملک سے باہر ہیں اس لیے مورخہ 12 سے 15 ستمبر تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھیم نے اطلاع دی ہے کہ وہ عمرہ کی ادائیگی کے سلسلے میں سودی عرب میں ہیں اس لیے حالیہ مکمل اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

جناب لیاقت علی جتوئی نے اطلاع دی ہے کہ وہ پہلے سے طے شدہ مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

We have got two motions. You want to move it for debate, with your consent.

نیازی صاحب debate پر آجاتے ہیں۔ میرا خیال ہے۔ جی move کریں۔

MOTION UNDER RULE 194: DISCUSSION ON LAW AND ORDER

SITUATION IN BALOCHISTAN

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to move under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, the requirements of Rules 22, 23, 26, 27 and 120 of the said Rules be dispensed with in order to move the following motion under Rules 194.

"The House may discuss the prevailing situation in Balochistan with particular reference to the murder of Nawab Akbar Khan Bugti."

Mr. Acting Chairman: It has been moved that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, the requirement of Rules 22, 23, 26, 27 and 120 of the said rules be dispensed with in order to move the motion.

(The motion was carried)

جناب قائم مقام چیئرمین، جی بسم اللہ کریں۔
 سینئر میاں رضا ربانی (قائم حزب اختلاف)، میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ

نے --- Sir, can you ask Maulana to come in order?

Mr. Acting Chairman: Maulana Sami-ul-Haq is leaving, I think.

Senator Mian Raza Rabbani: But then he should either leave or come in order.

جناب چیئرمین صاحب! میں نے مکمل debate جب open کی تو اس وقت record اس بات کا گواہ ہے کہ میں نے ابتدا میں یہ کہا کہ میں وہ بد قسمت Leader of the Opposition ہوں جسے بہت سے ایسے تلخ حقائق اور motions پر جن کا تعلق وفاق پاکستان سے، جن کا تعلق پاکستان کی سالمیت سے رہا ہے ان پر بحث کا آغاز کرنا پڑا ہے۔ لیکن آج میں سمجھتا ہوں کہ شاید وہ تمام motions کی کوئی حقیقت یا حیثیت نہیں تھی۔ میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس پارلیمنٹ کے اندر آج ہم اس بات کو زیر بحث لائیں گے کہ کس طرح ریاستی تشدد 'state terrorism' کے ذریعے سے پارلیمنٹ کے اس ایوان کے ممبر کا، ایک وفاق کی اکائی کے سابق چیف منسٹر کا، اسی وفاق کی اکائی کے سابق گورنر کا، ہیمنہ قتل، ریاستی اداروں کے ہاتھ سے کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین! یہ بات سننا بہت آسان ہے کہ جناب! ایک شخص کا قتل، ریاست کے

سامنے کوئی معنی نہیں رکھتا۔ لیکن ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا جناب چیئرمین! کہ جب ایک سولین کا ایک سیاستدان کا قتل کیا جاتا ہے ریاست کے ہاتھوں، تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ ریاستی ڈھانچے کے اندر کچھ بنیادی غلطیاں موجود ہیں اور وہ بنیادی غلطیاں ایک ایسے راستے پر ریاست کو لے کر جا رہی ہیں، 'وفاق پاکستان کو لے کر جا رہی ہے'، جہاں پر وفاق پاکستان کے اوپر شاید شہید ذوالفقار علی بھٹو کے بعد آج ایک بار پھر ایک کاری ضرب لگی ہے۔

جناب چیئرمین! یہ ایوان اس بات کا گواہ ہے کہ متحدہ اپوزیشن کی طرف سے ہر debate میں یہ بات کسی گئی کہ بلوچستان کا مسئلہ ایک سیاسی مسئلہ ہے۔ بلوچستان کا مسئلہ چھوٹے صوبوں کے احساس محرومی کا مسئلہ ہے۔ بلوچستان کا مسئلہ وہاں کے عوام کے اپنے resources کے اوپر control کا مسئلہ ہے۔ بلوچستان کا مسئلہ equal distribution of natural resources and funds of the federation کا مسئلہ ہے اور یہ تمام تر مسائل وفاق کے اندر رستے ہونے، آئین اور constitution کے parameters کے اندر رستے ہونے، وہاں کی قیادت ان کو لے کر چل رہی تھی۔ لیکن یہ بات کہنا اور پھر ان charges کے ساتھ ایک مجموعہ حقائق نامہ اس حکومت نے جاری کیا، اکبر خان بگٹی کی شہادت کے بعد، جس کو substantiate کرنے کے لئے an iota of evidence موجود نہیں تھا۔ یہ کہنا کہ جناب! باہر سے fundings ہو رہی تھیں، باہر کا ہاتھ تھا تو کئی بار on the floor of this House ہم نے یہ بات کہی کہ اگر آپ کے پاس ایسے ثبوت موجود ہیں تو آپ ان ثبوتوں کو پارلیمنٹ کے فلور کے اوپر لے کر آئیں۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ sensitive material ہے تو پھر in camera اجلاس کریں اور پارلیمنٹ کے members کو اس کے بارے میں confidence میں لیں۔ لیکن چونکہ یہ تمام تر کہانی گھڑی گئی تھی، یہ تمام تر کہانی جھوٹ پر مبنی تھی۔ لہذا پارلیمنٹ کو اس مسئلے پر confidence میں نہیں لیا گیا کیونکہ ایسی کوئی حقیقت موجود نہیں تھی۔

جناب چیئرمین صاحب! افسوس کی بات یہ ہے کہ آج جو پاکستان کے recognized pillars of the state ہیں ان سے تبدیل ہو گئے ہیں۔ اس حکومت کے تحت آج پاکستان کا ایک pillar of the state یہ بن گیا ہے کہ اپنے عوام کو مارو اور باہر کے حکمرانوں کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤ۔ یہ پاکستان کی state policy بن چکی ہے۔ دوسرا جو پاکستان کا

to lie has become a state policy and that lie is بنا ہے pillar of the state evident in the murder of Nawab Akbar Khan Bugti and in the events that followed subsequently.

The case being built up against him, was a fabrication of fiction of the imagination of this regime. The events that followed

جناب چیئرمین! یہ مجھوت کا پلندہ تھا اور حکومت نے کس طرح اپنی statements ان کی شہادت کے بعد بدلیں۔ میں آپ کو ایک مجھوتا سا reflection دیتا ہوں۔

T.V news on the evening of August 26, " Successful operation against miscreants ." News telecast on August 27, "All bodies identified except three charged ones which could possibly be those of two grandsons and a prominent Murry Chief ." The statement of the Information Minister on the 28th that the accusation of the tragetted killing is baseless . Since no satellite phone was found in the cave ." August 29th , General Shaukat Sultan announces the discovery of two satellite phones alongwith a tranche of hot cash in Pakistani and U.S currency but still no trace of the body.

جناب چیئرمین! جو حکومت ہر news bulletin میں اپنی story کو change کرے تو اس حکومت کا کیا اعتبار۔ آیا پھر اس حکومت کی کوئی moral or political legitimacy or right باقی رہتا ہے کہ وہ حکومت میں رہے۔ Steel Mills scam تو اپنی جگہ! اگر یہ - honourable people کی حکومت ہوتی

and had the honourable Prime Minister been an honourable man then he would have resigned, the moment he came to know that a politician and a civilian had been killed in an Army operation in the caves of Balochistan. But the point is, that he is as much an accomplice as any one else in this.

جناب چیئرمین! آپ نے اس کو شہید کر دیا، آپ نے یہ message پاکستان کی political leadership کو دے دیا کہ اگر ایک شخص کے خلاف آپ بات کریں گے اور آپ اپنے حقوق کی بات کریں گے تو پھر آپ کا بھی حشر اکبر بگنی جیسا ہو گا۔ لیکن جب وہ یہ message دے رہے تھے، وہ شاید تاریخ سے ناواقف تھے، تاریخ کے اندر اس سے پہلے بھی ایک آمر نے یہ message پاکستان کے عوام کو دینے کی کوشش کی تھی جب اس نے شہید ذوالفقار علی بھٹو کو شہید کیا تھا لیکن آج پانچ دہائیاں گزرنے کے بعد بھی اگر کسی شخص کا ghost پاکستان کی سیاست کو haunt کر رہا ہے تو وہ شہید ذوالفقار علی بھٹو کا ہے۔ یہ پاکستان کے عوام کی defiance ہے کہ ہم اپنا سر دے سکتے ہیں لیکن ہم اپنے اصولوں پر سودے بازی کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں، نہیں ہیں، نہیں ہیں۔

جناب! آپ نے اکبر بگنی کو مار دیا۔ یہ ایک اسلامی مملکت ہے، جب آپ نے اس کو مار دیا تو اسلامی روایات کے مطابق، قبائلی روایات کے مطابق، moderate enlightenment کی روایات کے مطابق a man is entitled to a decent burial. آپ نے اس کی body لواحقین کو نہیں دی، اس کے بیٹے، اس کی بیٹیاں اپنے باپ کی لاش کا آج دن تک انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے ان کو کیا دیا؟ TV پر تصویر دی جس میں لکھن کے اوپر تالا لگا ہوا ہے اور آپ نے تالے کے ساتھ تابوت کو قبر کے اندر اتار دیا۔ جناب چیئرمین! یہ کہاں کا انصاف ہے، یہ کون سی روایات ہیں، ہم یہ کون سی نئی تاریخ لکھ رہے ہیں، جنگوں کے اندر بھی جب دشمن کا سالار مارا جاتا ہے تو اس کو بھی military honours کے ساتھ دفنایا جاتا ہے لیکن یہاں پر آپ اس کی لاش اس کے ورثہ کو دینے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔ جناب چیئرمین! آپ اس سے یہ سمجھ رہے ہیں کہ اس کا کوئی reaction نہیں ہو گا، اس کا reaction پورے ملک میں ہوا۔ صوبہ بلوچستان کے اندر ہڑتالوں کی صورت میں ہوا۔ پہلی ستمبر کو پورے ملک میں اس کا reaction ہوا۔ جناب چیئرمین! وہ اپنی جگہ لیکن جب آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اب ہڑتالیں ختم ہو گئی ہیں and all is on the will of the Western front, all is not on the will of the

Western front sir. آپ نے بلوچ youth کو جو message دیا ہے اور بلوچ youth کے اندر ایک بات جو جنم لے رہی ہے، وہ وفاق کے لئے خطرے کی گھنٹی ہے۔ میں آج اس

House کو گواہ بنانا چاہتا ہوں کیونکہ یہ وفاق کا House ہے، یہ وفاق کے interests کو protect کرتا ہے، میں اس House کو گواہ بنا کر بتانا چاہتا ہوں کہ آپ نے بڑے خطرناک seeds بوئے ہیں۔ آج بھی آپ کی سوچ میں تبدیلی نہ آئی اور آج بھی آپ نے صحیح راستہ اختیار نہیں کیا اور آپ نے military operation کو وہاں پر further intensify کر دیا جیسے آپ نے ابھی کیا ہے تو اس کی بڑے سنگین نتائج سامنے آئیں گے۔

جناب! آپ پتا نہیں، ہوں گے یا نہیں ہوں گے، ہم ہوں گے یا نہیں ہوں گے لیکن پاکستان کی آنے والی نسلیں تاریخ میں ہمیں مجرم قرار دیں گی۔ اگر حد انخواستہ وفاق پاکستان نہ رہا تو جناب چیئرمین! نہ میری نہ آپ کی کوئی حیثیت ہو گی اور جناب چیئرمین! کیا یہ ایک coincidence تھا کہ جس دن نواب صاحب کی شہادت ہوتی ہے، اسی دن امریکہ کا ایک think tank پاکستان کا ایک نیا نقشہ شائع کرتا ہے جس میں پاکستان کی جغرافیائی حدود کو تبدیل کیا ہوا دکھایا جاتا ہے۔ اس میں ایک independent Balochistan کی بات کی جاتی ہے اور اسی

دن you sow the seeds in the new and young generation of Balochistan for that. کیا پھر یہ افسوس کا امر نہیں ہے کہ اس کے باوجود Ministry of Foreign Affairs اس کو condemn بھی نہیں کرتی؟ کیا ہم یہ سمجھیں کہ یہ آپ کی tacit approval ہے اس نقشے کی؟ جناب چیئرمین! انہوں نے کیا justification دی؟ انہوں نے بلوچستان میں جانے کی دو justifications دیں۔ ایک تو انہوں نے کہا کہ ہم tribalism ختم کرنا چاہ رہے ہیں لیکن بلوچستان میں جو واقعات ہوئے، جس طرح اکبر بگٹی کا قتل کیا گیا، اس میں the State itself became a party to tribalism. Tribalism کو انہوں نے ختم کیا؟ The State itself became a party to tribalism. انہوں نے دوسری بات کی اور روز کرتے ہیں کہ جناب! ہم نے writ of the government کو enforce کرنا ہے۔ جناب چیئرمین!

writ of the government cannot be enforced through the terror of the state. Mr. Chairman, writ of the government is enforced when there is moral, political and constitutional legitimacy for a government and this government is denied of the moral, political and constitutional legitimacy.

Therefore, it can use all the gunship helicopters. It can use all the force at its command but it will never be able to establish the writ of the State because it is an illegitimate government. So, this is an exercise in futility and the people of Pakistan are not ready to accept that. We will not be subjugated by our own guns. We are not a slave people, we are a frayed people and we do not require any person in uniform or out of uniform to give any civilian a certificate of being a patriot. I am as bigger patriot as any person in uniform today and I say this on the floor of this House.

جناب چیئرمین! اگر وفاق کو بچانا ہے تو ابھی بھی طریقہ کار dialogue کا ہے، ابھی بھی سیاسی ہے، ابھی بھی آپ بلوچستان کی جو genuine Baloch leadership اس سے dialogue initiate کریں اور جناب چیئرمین مجھے ایک بات سمجھ میں نہیں آتی، وزیرستان میں جب آپ نے یہ غل غباڑہ شروع کیا، ہم نے آپ کو اس وقت بھی کہا تھا کہ وزیرستان کے اندر military operation راستہ نہیں ہے۔ قبائلی طریقہ کار اور جرگہ کے through بات کرو۔ لیکن آپ نے نہیں کیا۔ وہاں پر جن جانوں کا نقصان ہوا، جو civilian بچے، عورتیں اور مرد وہاں پر مرے، جو security forces کے لوگ وہاں پر مرے اور اس کے بعد آپ نے وہاں پر جا کر جرگہ کیا اور ایک agreement وہاں پر آپ نے کیا جناب چیئرمین! ان لاشوں کا جوابہ کون ہے؟ یہ حکومت جواب دے کہ وزیرستان میں بسنے والا خون پاکستان کے عوام، کن ہاتھوں پر تلاش کریں اور پھر آپ نے وہاں پر جا کر agreement کیا۔ ہماری یہ demand ہے کہ اس agreement کو پارلیمنٹ کے اندر لایا جائے تاکہ پارلیمنٹ کو پتا ہو کہ وہ کیا agreement ہے اور اسی طرح۔ یہاں پر بڑی بات ہوئی، اسی floor پر، اسی کرسی سے اس وقت کے وزیر اعظم نے کہا میں جاؤں گا بلوچستان اور وہ گئے۔ آج ہم پھر یہ demand کرتے ہیں کہ چوہدری شجاعت صاحب اور جناب مشاہد حسین کا جو agreement کہا جاتا ہے کہ ہوا اور نواب صاحب نے اس کی خلاف ورزی کی، اس agreement کو public کیا جائے، اس agreement کو پارلیمنٹ میں لایا جائے تاکہ یہ دیکھا جائے کہ خلاف ورزی کس نے کی۔ کمیٹی

آپ نے بنائی۔ سہارنات آپ نے مرتب کیں اور پھر ان سہارنات پر عملدرآمد نہیں کیا گیا۔ ہم نے اسی وقت کہا تھا۔ اسفند یار یہاں پر آج نہیں ہیں، کل آنے کا، آپ اس سے پوچھیں۔ وہاں پر لابی میں، میں نے اسفند یار کو کہا تھا کہ یہ eye-wash ہے۔ کچھ نہیں ہو گا۔ لیکن اسفند نے کہا، نہیں۔ let us go along with them, we went along. اور اس وقت بھی ہم نے کہا، یہاں پر کمیشن بنا رہے ہو، اوپر والی محنت سے پوچھا ہے۔ وہاں کی اجازت ہے لیکن آپ نے time gain کرنا تھا۔ آپ نے time ضائع کرنا تھا۔ آپ نے time gain کیا۔ آپ نے time ضائع کیا۔ لیکن اس کے نتیجے میں آپ نے اپنی credibility بالکل کھو دی۔ آج آپ کے ساتھ کھڑے ہونے یا آپ سے بات کرنے کے لیے کوئی تیار نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتا ہوں کہ فوری طور پر گیارہ ایسے اقدامات ہیں جو کرنے چاہئیں۔ لیکن یہ ممکن صرف اس وقت ہے جب ایک ایسی credible حکومت ہو، جس پر بلوچ عوام اور بلوچستان صوبے کی عوام اعتماد کرتے ہوں۔ جس پر بلوچ leadership اعتماد کرتی ہو۔

میرے نکتے میں جو گیارہ اقدام ہیں وہ Number one جناب چیئرمین the immediate halting of the Army operation in Balochistan, short of that nothing is

acceptable. No. 2, demand کی ورماء کو مد نظر رکھتے ہوئے DNA test foreign forensic supervisors کے تحت کروایا جانے اور body ورماء کے سپرد کی جانے۔

(اس مرحلے پر ایوان میں اذان ظہر کی آواز سنائی دی)

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, No. 3. Release of all political prisoners. Mr. Chairman, No. 4. For those persons who are disappeared, for those persons who have been picked up by the State and whose whereabouts are not known, what I know is ghost prisons, they be released immediately or in the alternative. 4 (i) Their place of detention be made known. 4 (ii) The name of the competent court which granted them remands be disclosed. 4 (iii) The nature of charges against them be

brought in public. 4 (iv) They be allowed defence council of their own choice. 4 (v) They be allowed a meeting with their relatives on a regular basis.

جناب چیئرمین! نمبر ۵، بلوچستان کی اسمبلی کی قرار دادوں کو مد نظر رکھتے ہوئے، بلوچستان کے عوام کی خواہشات کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام چھاؤنیوں کی فوری طور پر construction بند کی جائے۔ اگر آپ بلوچستان کے عوام کا confidence win کرنا چاہتے ہیں۔ نمبر ۶، بلوچستان کے اندر جو لیویز کا نظام چل رہا ہے اس کو پولیس کے نظام سے replace نہ کیا جائے اور لیویز کا نظام وہاں پر چلنے دیا جائے۔ جناب چیئرمین! نمبر ۷، جس کا بڑا ڈھنڈورا ہوتا ہے، mega projects کا۔ جناب چیئرمین! نمبر ۷ میں پہلا point یہ ہے۔

All mega projects to be initiated and implemented in consultation and permission of the provincial government. No. 7 (2) the first right of employment in all categories and cadres in these mega projects be given to the people of the province of Balochistan. No. 7 (3) to negotiate with the provincial government the quantum of profit, would go to the provincial exchequer.

7(4) To ensure that the demography of the area does not change and that the people of Balochistan do not become in minority in their own province because they have a full sequence of these mega projects.

جناب چیئرمین! نمبر ۸۔ بلوچ یوتھ کو فوری طور پر نوکریاں on a priority basis مہیا کی جائیں۔ دوسرا وفاقی حکومت کے اندر اور دوسرے اداروں کے اندر جہاں پر بلوچ کوٹے کے مطابق بلوچستان کے افسروں کی تعیناتی نہیں ہوئی وہاں پر genuine domicile رکھنے والے، کھاتہ پورا کرنے والوں کی میں بات نہیں کر رہا بلوچستان کا genuine domicile رکھنے والے افسروں کی فوری طور پر تقرری اور ترقی وہاں پر کی جائے تاکہ اس کوٹے کو پورا کیا جاسکے۔ لیکن میں بھر emphasize کرتا ہوں کھاتہ پورا نہ کریں genuine domiciled people from the

province | اگر آپ مسئلے کا حل ڈھونڈ رہے ہیں۔

No.9. Gas royalty be re-negotiated, and be paid immediately.

جناب چیئرمین! نمبر ۱۰۔ اور یہ بنیادی طور پر نمبر دس ویسے بھی دس نمبری ہوتا ہے لیکن یہ بنیاد ہے اور یہ صوبائی خود مختاری ہے۔ اگر آپ وفاق کو اکٹھا رکھنا چاہتے ہیں، اگر آپ وفاق کو مضبوط دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر مضبوط مرکز نہیں، مضبوط صوبے وفاق کی علامت بنیں گے۔ اور اس کے لئے ہم یہ سمجھتے ہیں اور یہ ہماری recommendations Wasim Sajjad Committee کو بھی تھیں on the record ہے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کی شروعات وہاں سے ہو سکتی ہیں کہ آپ Concurrent List کو فوری طور پر ختم کریں اور Concurrent List کے جو تمام subjects ہیں وہ صوبوں کو چلے جائیں ہمیں وہ Concurrent List کے subjects نہیں چاہئیں جو PML (Q) کی طرف سے proposal آئی تھی وسیم سجاد کمیٹی کے اندر کہ dry ports آپ لے لیں boilers کو آپ لے لیں۔ ہم خیرات مانگتے نہیں آئے ہیں۔ ہم اپنے حقوق کی بات کر رہے ہیں، ہم وفاق کی بات کر رہے ہیں۔ Concurrent List کا مکمل خاتمہ آپ کو کرنا پڑے گا اور وہ آپ کو کرنا چاہیے۔

جناب چیئرمین! نمبر ۱۱۔ صوبے کے اندر حقیقی نمائندوں پر مبنی free and fair election کے ذریعے سے اگر عوام ایرے، غیرے نتھو خیرے کو ووٹ دیتے ہیں تو اس ووٹ کا احترام کرتے ہوئے وہاں کے نمائندوں کی حکومت قائم کی جانے and not a puppet حکومت۔ جس کا وزیر اعلیٰ وہ اس بات کا اہل ہی نہ ہو کہ وہ اپنے decisions خود لے سکے۔ اور آج آپ کے توسط سے میں وزیر اعلیٰ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ was he aware of the operation against Nawab Bugti? He is the Chief Executive of the Province,

if he was, he should have the moral courage to say so, that yes I was

aware of it, I gave the orders but he lacks that moral courage. جناب چیئرمین |

آخر میں، میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک ناکام کوشش کی گئی حکومتی ذرائع سے کہ اس مسئلے کو defuse کیا جائے لیکن جب وہ اپنی کرسی بچانے کے لئے کام کر رہے تھے تو ان کو اس بات کا احساس نہیں ہوا کہ they are playing with fire اور کوشش یہ کی گئی کہ اس کو ایک

ethnic um دیا جائے۔ تاکہ پنجاب کے اندر اس کا reaction نہ ہو اور وہ neutral ہو جائے لیکن ہم یہ بات سمجھتے ہیں اور میں بلوچ لیڈر شپ کو سلام پیش کرتا ہوں اور بلوچستان کے عوام کو جو اس کھیل کو سمجھ گئے ہم یہ جانتے ہیں کہ یہ ruling elite کا فیصلہ تھا اور وہ ruling elite چاہے پنجاب کی ہو، چاہے کہیں کی ہو، یہ ruling elite کا فیصلہ تھا آج پاکستان کا محنت کش چاہے وہ بلوچ ہے، چاہے وہ سندھی ہے، چاہے وہ سرائیکی ہے، چاہے وہ پنجابی ہے، چاہے وہ پشتون ہے وہ اتنا ہی exploited ہے۔ جتنا کوئی اور ہے اور یہ divide & rule کی پالیسی انگریز سامراج کی دی ہوئی پالیسی کو اپنا کر یہ ملک کو آگے لے جانا چاہتے ہیں لیکن like the same Mr. Chairman پاکستان کے عوام، پاکستان کے محنت کش اس کھیل کو سمجھ چکے ہیں اور جب عوام اکٹھے ہوتے ہیں۔ جب عوام یکجا ہوتے ہیں جب عوامی قوت تاریخ کے دھارے میں بہتی ہوئی political process کو لے کر آگے چلتی ہے۔ تو پھر vested interests کے ساتھ اور ruling elite کے محلات جو ہیں جناب چیئرمین ! they come down like the house of card اور اس کے ایک بھونکے کے ساتھ وہ گر جاتے ہیں۔ یہ موزوں وقت نہیں تھا کہ میں یہ بات کہوں جو اب میں کہنے جا رہا ہوں لیکن کیونکہ اس کا تعلق بھی بڑا دور رس ہے اور وفاق کے ساتھ ہے اور وفاق کی سالمیت کے ساتھ ہے۔ آج کے اخبارات میں یہ خبریں شائع ہوئی ہیں کہ صوبوں کو مزید توڑنے کی بات، divisional Head Quarter کو صوبوں کا درجہ دینے کی بات حکومت کے زیر غور ہے۔ یہ حکومت کے زیر غور ہونے کا معاملہ نہیں ہے۔ یہ بنیادی وفاق کا فیصلہ ہے اور بنیادی وفاق کا فیصلہ زیر غور آنے کا تو وہ پارلیمنٹ کے اندر آنے کا۔ جناب چیئرمین ! یہ کسی ایک حکومت کا مسئلہ نہیں ہے اور یہ تو بڑا پرانا establishment کا پلان تھا کہ لوگوں کو divide کرنے کے لیے ڈویژن کو صوبوں کا درجہ دے دیا جائے۔

Mr. Chairman, provinces are not made purely on administrative lines. Provinces Mr. Chairman, are made on ethnic lines. Provinces are made on cultural lines. Provinces are made on historical background. You cannot just create provinces like that and making the divisions into provinces that did not in fact, means that we are going back to the era of

the One-Unit and we have rejected, that the people of Pakistan have rejected the era of One-Unit and you cannot take the clock of history, back.

میں آخر میں جناب چیئرمین آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے یہ موقع دیا کہ اس دردناک، غوفناک مسئلے کے اوپر debate کا آغاز کروں۔ شکریہ۔

(ڈیک بجانے گئے)

جناب قائم مقام چیئرمین، پروفیسر غور شید صاحب please take the Floor

سینیٹر پروفیسر غور شید احمد، بسم اللہ الرحمن الرحیم، غمہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ قائد حزب اختلاف کے خطاب کے بعد آپ نے مجھے اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا۔ آج سینیٹ ایک تاریخی موقع پر، شاید اپنی تاریخ کے اہم ترین موضوع پر غور کر رہا ہے اور میرے بھائی میں رخصا ربانی نے بڑے مدلل انداز میں اپنی بات کو پیش کیا ہے۔ میں پوری کوشش کروں گا کہ ان نکات کا اعادہ نہ کروں اور مجموعی طور پر ان کے گیارہ نکات جو انہوں نے مستقبل کے حالات کو سنوارنے کے لیے ایک ایجنڈے کے طور پر پیش کیے ہیں، ان کی تائید کرتے ہوئے اپنی معروضات پیش کروں۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں واضح الفاظ میں پوری قوت کے ساتھ نواب اکبر بگٹی شہید کی target killing اور ان کے ساتھ شہید ہونے والے تمام ساتھیوں کی target killing جو mass killing کی شکل اختیار کر گئی کی پر زور مذمت کرتا ہوں اور یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ یہ محض ایک فرد اور اس کے چند ساتھیوں کو ہلاک نہیں کیا گیا، یہ قلم ہم سب کے ساتھ کیا گیا ہے۔ یہ غم صرف ان کے غاندان کا، ان کے قبیلے کا، بلوچ بھائی بہنوں کا غم نہیں، ہم سب کا غم ہے۔ جہاں حکومت نے اس state terrorism کے ذریعے سے، حقیقت یہ ہے کہ اپنی legitimacy کھو دی ہے، جو پہلے بھی نہیں تھی، وہیں میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے عوام اس کی مذمت کرتے ہیں، اسے اپنا دکھ، اپنا درد، اپنا غم سمجھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ محض اس غاندان کو یا اس قبیلے کو یا ہمارے بلوچ بھائیوں کو target نہیں کیا گیا۔ ہم سب کو

target کیا گیا ہے، اس لیے ہمیں اس پر انسانی، پاکستانی اور اسلامی نقطہ نظر سے غور کرنا ہے۔

دوسری بات جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس پورے معاملے میں اور میں رضا ربانی نے وہ تمام چیزیں پیش کر دی ہیں جو مختلف بیانات، تصادات، کہہ مکرئیں، change of positions حقیقت یہ ہے کہ ان باتوں نے بہت ہی confusion پیدا کیا ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ دال میں بہت کچھ کالا ہے۔ اس لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ تمام حقائق کسی cover up کے بغیر پوری قوم کے سامنے لائے جائیں۔ اس لیے میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ سپریم کورٹ کے جج کی سربراہی میں ایک independent commission فوری طور پر قائم کیا جائے جو پوری evidence خود دیکھے، open hearing کرے، لوگوں کو موقع دے کہ تمام حقائق سامنے آئیں اور اس طرح نہ صرف یہ کہ پوری حقیقت ہمارے سامنے آنے بلکہ جو کھیل کھیلا جا رہا ہے، جو قومی مجرم ہیں، ان کا چہرہ قوم کے سامنے لایا جاسکے۔ اس موقع پر میں بگنی family کے اس مطالبے کی بھی تائید کرتا ہوں کہ جس بھونڈے انداز میں، جس غیر انسانی، غیر اسلامی انداز میں ایک عظیم انسان کی تذلیل کی گئی۔ ہمارے دل خون کے آنسو رو رہے ہیں اور سرشرم سے جھکے ہوئے ہیں۔ کیا ایک مسلمان معاشرے میں ایک حکومت یہ کچھ بھی کر سکتی ہے؟ انہوں نے جو مطالبہ کیا ہے DNA test کا، identification کا، وہ حق بجانب ہیں، ہم اس کی تائید کرتے ہیں اور میں یہ جانا چاہتا ہوں کہ آپ نے اپنی کم ظرفی کا مظاہرہ کیا، تالے لگا کر اور جبری سترہ آدمیوں کی نماز پڑھائی لیکن پورے ملک کے مسلمانوں نے نماز جنازہ غائبانہ پڑھ کر اپنی عقیدت کا اظہار کیا اور مظلوم کے ساتھ اپنی یکجہتی کا اظہار کیا۔ یہ آپ کے منہ پر ایک طمانچہ ہے لیکن یہ investigation اور تمام حقائق کا سامنے آنا از حد ضروری ہے۔

جناب! میں ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں اور میری نگاہ میں یہ بڑا بنیادی مسئلہ ہے، میں اس کے سیاسی، معاشی، دستوری، ان تمام پہلوؤں کے بارے میں مختصر گزارشات پیش کروں گا اور میں صاحب کی اس بات کی تائید بھی کرتا ہوں لیکن میری نگاہ میں ایک اور بڑا اہم پہلو ہے اور وہ ہے انسان کی عزت کا۔ چاند، ابدر، بہت important ہے لیکن عزت اس سے بھی زیادہ important ہے اور انسان اس عزت کی خاطر اپنی جان دے دیتا ہے۔ جس طرح treat کیا اس پورے معاملے کو اور جس ہتک آمیز انداز میں کیا، یہ سارا کام کیا گیا ہے، وہ ایک بڑا بنیادی

انسانی مسئلہ ہے، بڑا بنیادی اسلامی مسئلہ ہمارے سامنے آیا ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ قیادت جو محض بددوق اور میزائل کے ذریعے سے نظام چلانا چاہتی ہے۔ جہاں انسانوں کے جسموں کو پارہ پارہ کر رہی ہے اس سے بڑھ کر ان کی عزت سے کھیل رہی ہے، ان کے ناموس سے کھیل رہی ہے، ان کی روایات سے کھیل رہی ہے۔ یہ راستہ اختیار کرنے کے بعد آپ دلوں کو بھاڑیں گے، بھائیوں کو لڑائیں گے، جوڑ نہیں سکتے۔ اس لئے عزت کا مسئلہ بہت ضروری ہے اور جہاں میں سیاسی dialogue، دستوری اور قانونی حل، معاشی اور مالی معاملات کو ضروری سمجھتا ہوں، میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ اس attitude کی تبدیلی کی ضرورت ہے کہ ہم عزت اور وقار جو انسانیت کا شرف اور بنیاد ہے اور اس کو جس طرح پامال کیا گیا ہے اسے مرکزی اہمیت دیں۔

جناب والا! اس کے بعد میں اس طرف آنا چاہتا ہوں کہ بنیادی مسئلہ ہے کیا؟ میری نگاہ میں بنیادی مسائل ہیں تین۔ سب سے پہلا مسئلہ ہے نظام حکمرانی کا۔ جس طرح فوج کا ایک مخصوص نوہ ہے، میں پوری فوج کو نہیں کہتا، کافی عرصے سے تمام معاملات پر پاکستان کی تاریخ کے چاہے آپ 1947 سے لیں اور چاہے 1971 کے بعد کے دور کو لیں۔ زیادہ لمبا period فوج غالب رہی ہے اور فوج کے حکمرانوں نے، ذمہ داروں نے فوج کو use کیا، exploit کیا اور discredit کیا۔ یہ وہ بنیادی چیز ہے جس کی بنا پر سیاسی عمل، معمولی عمل، دستوری نظام، قانون کی حکمرانی، legitimacy, credibility، کچھ باقی نہیں رہا اور اس کا بدترین اہمکار اس واقع کے اندر ہوا۔ مجھے شرم آتی ہے یہ بات کہتے ہوئے بھی کہ ایک عظیم انسان، ایک سیاسی لیڈر، ایک محب وطن جس نے اس صوبے کو پاکستان کا حصہ بنانے کے لیے اس وقت کردار ادا کیا جب بہت سے لوگ، میں نام نہیں لینا چاہتا ہوں، انگریز کے احکام کے تحت سیاسی اور عسکری رول ادا کر رہے تھے۔ اس اقدام کے بعد جنرل صاحب کامیاب آپریشن پر مبارکباد دیتے ہیں۔ ایک صوبے کا وزیر اعلیٰ خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ اس سے زیادہ شرمناک بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ One man rule فوج کی بالادستی، فوج کو تباہ کر رہی ہے، ہمارے ڈیفنس کو تباہ کر رہی ہے۔ آج کے اخبارات میں آپ نے ایک بڑا فوٹو دیکھا ہوگا کہ کتنے ارب روپے کا چیک ایک serving general ایک وزیر کو زمین کے لین دین پر دے رہا ہے۔ فوج کا یہ کام ہے؟ فوج دفاع کے لئے ہے یا کاروبار کے لئے؟

جناب والا! میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ سب سے بنیادی مسئلہ governance کا ہے۔ فوج کے کردار کا ہے۔ جب تک آپ فوج کو depoliticise نہیں کرتے، جب تک جو ان کا اصل مقام بیرکس ہے اس میں نہیں بھیجتے، جب تک چیف آف سٹاف full time civil نظام کے تابع نہیں ہوتا، مسائل حل نہیں ہونگے۔ اس لئے سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ governance کا نظام درست کیجیے۔ اس کے لئے جو قربانی دینی پڑے، جو جدوجہد کرنی پڑے، جو کردار یہ ایوان ادا کرے وہ ضروری ہے۔

جناب والا! دوسرا پہلو، تقسیم اختیارات کا ہے۔ صوبائی خود مختاری کا ہے۔ یہ صوبائی خود مختاری کا frame work ہمارے دستور نے ہمیں دیا ہے لیکن ہم نے اسے violate کیا ہے۔ جان بوجھ کر تہ و بالا کر دیا ہے۔ اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ دستور میں نئی تبدیلیاں کی جائیں جس کے نتیجے کے طور پر، صوبائی خود مختاری ایک حقیقت بن سکے۔ مجھے اس بات سے تو اتفاق ہے کہ اس لئے کہ Concurrent List کو فوری طور پر صوبوں کے سپرد کیا جانا چاہیے۔ میں دیانتداری سے کہتا ہوں کہ میں اسے کافی نہیں سمجھتا۔ جس مقام پر آج ہم ہیں وہیں ہمیں اس بات پر مزید غور کرنا ہوگا کہ خود جس چیز کو ہم نے Federal List قرار دیا ہے اس کو review کیا جائے۔ خصوصیت سے جو اس کا part II ہے۔ میں آپ کے توسط سے اس ایوان کے غور کے لئے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ میری نگاہ میں کم از کم اگلے پانچ سال کے لئے جو Part II ہے اسے Concurrent List بن جانا چاہیے تاکہ ایک حقیقی transition ہو سکے۔ اس لیے کہ basic economic resources کو، وہ deal کرتا ہے۔ ملک کے قدرتی وسائل کو، وہ deal کرتا ہے۔ انڈسٹری کو اور یہ وہ بنیاد ہے جس کے اوپر معیشت، مالیات اور سیاست یہ تینوں کام کرتے ہیں۔ اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ نہ صرف Concurrent List کو صوبوں کو دیا جائے بلکہ Federal List کو بھی review کیا جائے اور کم از کم ایک transitional period کے لئے جو پانچ سے دس سال کے لئے ہو سکتا ہے ایک نئی Concurrent List بنائی جائے جس کی بنیاد part II of Federal List ہو، اس کے بعد باقی معاملات کو دیکھا جائے۔ لیکن تیسری چیز بھی اس کے لئے بہت ضروری ہے۔

تیسری چیز یہ ہے کہ مالی وسائل کی تقسیم۔ جب تک آپ fiscal and monetary

decentralisation نہیں کرتے، محض قانون اور دستور میں آپ ترمیم بھی کر دیں اس سے فرق نہیں پڑتا۔ اس لئے جو ہمارا fiscal structure ہے، صوبے کے اختیارات، ٹیکس لگانے، ٹیکس وصول کرنے کے، بحیثیت معاشیات کے ایک طالب علم کے میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جب کوئی صوبہ ٹیکس لگاتا ہے تو وہ عوام کے سامنے accountable بھی ہوتا ہے۔ یہ محض پیسے جمع کرنے کا اختیار نہیں ہے بلکہ accountability بھی ہے۔ اس لئے fiscal structure کو بھی revise کرنا پڑے گا۔ اس کے بغیر provincial autonomy ایک حقیقت نہیں بن سکتی۔ جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ governance کے بعد دوسرا مسئلہ provincial autonomy ہے جس کے لئے آئینی اور مالیاتی decentralisation ضروری ہے۔

تیسرا پہلو جس کی طرف میں صاحب نے بھی توجہ دلائی ہے۔ میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ جو پارلیمانی کمیٹی اس ایوان کے resolution کے تحت بنی تھی۔ جس نے بڑی محنت، مشاورت اور اس کے ساتھ ساتھ میں کہوں گا مفاہمت۔۔۔۔۔ اس میں سب پارٹیوں کے نمائندے شریک تھے اور سب نے سر جوڑ کر اہام تقسیم کے ذریعے ایک package دیا تھا لیکن جناب چیئرمین! مجھے اجازت دیجئے کہ میں یہ کہوں اور اس کے ایک ممبر کی حیثیت سے یہ بات کہوں کہ جو recommendations متفقہ طور پر منظور ہو گئیں تھیں ان کو deliberately sabotage کیا گیا۔ میں ان ارکان کے بارے میں کچھ نہیں کہتا جو اس کمیٹی میں ہمارے ساتھ شریک تھے۔ مجھے یقین ہے کہ انہوں نے دل سے اس کی تائید کی تھی لیکن جیسا کہ میں صاحب نے کہا کہ جو Upper House میں بیٹھے ہوئے ہیں اور جو سمجھتے ہیں کہ وہ اس ملک کے سیاہ و سفید کے مالک ہیں، عقل کل ہیں، انہوں نے اس کو sabotage کیا ہے اور مجھے اجازت دیجئے کہ میں یہ بات کہوں کہ جس دن اس ایوان نے کم از کم مشاہد کمیٹی کی report approve کی ہے اس کے ایک ہفتے کے اندر اندر بگٹی علاقے میں operation شروع کیا گیا۔ یہ اتفاق نہیں۔ یہ اس کو sabotage کرنے کی کوشش تھی۔ اس کے بعد۔۔۔۔۔ معلوم ہونا چاہیے کہ کون ہے جو اس process کو sabotage کر رہا ہے۔ یہ parliamentarians نہیں یہ کوئی اور ہے۔

جناب والا! روزگار فراہم کرنا، royalty کی تقسیم حتیٰ کہ اگر آپ دیکھیں تو گیس کی جو

قیمت بلوچستان کو دی جا رہی ہے ایک mine کو چھوڑ کر سندھ، پنجاب اور صوبہ سرحد، ان کے rates میں زمین آسمان کا فرق ہے، ایک اور آٹھ کا فرق ہے۔ یہ کیسے ہوا ہے؟ ہم نے پھر یہ بات بھی کسی تھی کہ صرف صوبہ ہی نہیں بلکہ اس royalty کا ایک حصہ اس علاقے کے لوگوں پر خرچ کیا جائے اور باقی صوبے پر بھی اور جس بات سے میں باادب اختلاف کروں گا وہ یہ ہے کہ ان mega-projects اور دوسرے اہم projects کے بارے میں محض صوبے کا consultation کافی نہیں اور ہماری کمیٹی نے یہ بات دو اور دو چار کی طرح کسی کہ صوبے کی participation، decision making میں حصہ supervision اور جہاں جہاں authorities قائم کی جا رہی ہیں ان authorities میں وہاں کے لوگوں کی نمائندگی ضروری ہے، محض consultation سے کام نہیں چلے گا۔ اس لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ in letter and spirit ان تجاویز کو منظور کیا جائے، implement کیا جائے لیکن جناب والا یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک mindset change نہ ہو، جب تک اہداف نہ بدلیں اور میں کہتا ہوں جب تک ہاتھ نہ بدلیں۔ اس لیے کہ جن ہاتھوں میں اس وقت قوت ہے وہ یہ کام نہیں کرنا چاہتے۔ ان کے عزائم بالکل دوسرے ہیں۔ تو اس لیے جناب والا میں اس کے ساتھ یہ بات بھی کہوں گا کہ جب تک یہ تبدیلی نہیں آتی ہے اس وقت تک مجھے خیر۔۔۔ امن ہوتا نظر نہیں آ رہا ہے۔

جناب چیئرمین! مجھے یہ بات بھی کہنے کی اجازت دیجیے کہ مجھے میاں صاحب کی اس بات سے بھی پورا اتفاق ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جب میں نے Defence Journal کا یہ مضمون پڑھا اور وہ نقشہ دیکھا ہے تو مجھے یہ بات یاد آئی کہ آج سے پانچ سال پہلے رین کارپوریشن نے ایک رپورٹ باقاعدہ دی جس میں یہ بات کسی گئی ہے کہ ڈل ایٹ کے نقشے کو re-draw ہونا چاہیے اور اس کو re-draw کرتے وقت ethnic sectarian یہ الفاظ ہیں، کی بنیاد پر معمولی معمولی ریاستیں قائم کی جائیں جہیں ہم آسانی سے کنٹرول کر سکیں۔ یہ وہ نقشہ ہے اور آپ اس میں ذریعہ بن رہے ہیں۔ تو جو کچھ آپ نے کیا ہے اس کے بڑے strategic consequences ہیں اور قوم کے لیے اس کے علاوہ کوئی chance نہیں، کوئی choice نہیں ہے کہ وہ ان implications کو ان خطرات کو بھانپیں اور ان ہاتھوں کو روکیں، ان کو بدل دیں جو یہ مکمل مکمل رہے ہیں۔

جناب والا! میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اصل مسئلہ محض mega project development نہیں ہے، development ضروری ہے لیکن development صحیح طریقے سے ہونی چاہیے، لوگوں کے ہاتھوں جس کے فوائد اور جس کی برکات سے عوام مستفید ہو سکیں ورنہ development کی باتیں تو imperial powers بھی کیا کرتی تھیں۔ انگریز کا بہت بڑا کارنامہ برصغیر میں تھا کہ ہم نے development کا کام کیا ہے، ہم نے یہاں strategic developments کی ہیں۔ ہم یہاں پر industry لانے ہیں، Railways ہم یہاں لانے ہیں، Communication لانے ہیں۔ محض یہ چیزیں کافی نہیں ہیں۔ یہ سب ضروری ہیں بشرطیکہ ہمیں اپنے معاملات میں اختیار حاصل ہو۔

جناب والا! میں بحث کو conclude کرتے ہوئے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ مسئلے کا کوئی حل طاقت سے، قوت سے نہیں، وزیرستان کی بات میں صاحب نے کی اور میں بھی ایک بار پھر یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان نے ایک بار نہیں، ایک درجن بار یہ بات کہی کہ خدا کے لیے اپنی فوج کو اپنے عوام کے خلاف استعمال نہ کرو۔ آپ نے کیا کیا؟ اڑھائی سال آپ ہم لوگوں کو مارتے رہے، اڑھائی سو سے زائد آپ لوگوں نے فوجی مارے گئے، ایک ہزار سے زیادہ زخمی ہوئے۔ سولین آپ نے ایک ہزار مار دیئے اور آج جو معاہدہ کیا ہے اور اخبارات میں اس کی خبر آئی ہے اگر وہ صحیح ہے تو آپ نے اس میں یہ اعتراف کیا ہے کہ آپ نے ظلم کیا ہے، آپ نے جھگ ماری ہے۔ آج اس وقت جو مارے گئے ہیں ان کا آپ معاوضہ دے رہے ہیں۔ جو نقصانات ہو رہے ہیں ان کی تلافی کرنے کی commitment کر رہے ہیں۔ اسلحہ، گاڑیاں جو پکڑی گئی ہیں وہ آپ واپس کر رہے ہیں۔ یہ ساری چیزیں confession ہے اس بات کا کہ جو کچھ آپ نے کیا وہ سب غلط تھا۔ وہ ظلم تھا، وہ غلط پالیسی تھی۔ اب اگر جرگے اور تعاون کے ذریعے سے negotiations کے ذریعے سے، کوئی راستہ نکل آنے کا کرے اور وہ کامیاب ہو۔ مجھے ڈر ہے کہ اس کو بھی sabotage کرنے کی کوشش کی جائیگی اور اس میں sabotage کرنے والے ہمارے بھی ہوں گے اور امریکہ بھی ہوگا۔ لیکن بلوچستان میں اب بھی حل اس کے سوا اور کوئی نہیں ہے کہ فوجی آپریشن بند کیجیے۔ فوجی چھاؤنیوں کے بارے میں بھی کمیٹی نے صاف کہا ہے کہ فوجی چھاؤنیوں کے قیام کے معاملے کو فوری طور پر روکا جائے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ فوجی

عمل ختم کیا جانے، سیاسی ڈائیلاگ میں تمام لوگوں کو شامل کیا جانے۔ نئے جذبے اور نئی نیت کے ساتھ یہ کام کیا جانے اور جو حقیقی مسائل ہیں جن میں معاشی مسائل، تعلیم، روزگار، وسائل پر اختیار، جس میں قانونی طور پر اختیارات کی تقسیم، جس میں دستوری تبدیلیاں ہیں تاکہ وہ frame work political بن سکے، جس پر کام کیا جاسکے یہ تمام چیزیں اس وقت ضروری ہیں۔ اور اس میں سب سے اہم چیز یہ ہے کہ عزت اور احترام کے ساتھ، سب کی participation کے ساتھ کسی کو exclude کیے بغیر اور حق و انصاف کے مطابق اگر ہم ان تین چیزوں کا ہم احترام کرتے ہیں عزت و احترام، سب کی participation، اور حق و انصاف کے مطابق معاملات کو طے کرنا تو آج بھی حل کے امکانات ہیں اور اس کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ اگر ہم خودکشی کے اوپر تلے ہوئے ہیں اور ۱۹۷۱ء کے قومی سانحے سے ہم نے کوئی سبق نہیں سیکھا۔ ہمارے دشمنوں نے ہمیں ذبح کرنے کے لئے، بانٹنے اور کاٹنے کے لئے جو منصوبے بنائے ہیں ان میں ہم آہ کار اور participant بننا چاہتے ہیں تب تو پھر آپ کو یہ راستہ اختیار کرنا ہوگا ورنہ میری نگاہ میں اس کے سوا کوئی اور راستہ نہیں ہے کہ فوجی آپریشن ختم کیجیے، constitutional governance کے نظام کو بحال کیجیے۔ جو افراد ذمہ دار ہیں ان کو قرار واقعی سزا دیجئیے۔ سیاسی ڈائیلاگ کے ذریعے سے، انصاف کے مطابق، عزت کے ساتھ، سب کو ساتھ لے کر معاملات کا حل نکالیے یہی وہ راستہ ہے اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ والخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ پروفیسر صاحب۔ ڈاکٹر مالک صاحب please

take the floor. جی رہا صاحب۔

(مداخلت)

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب! ادھر دکھیں، ادھر دکھیں کوئی نہیں سن رہا ہے تو کوئی

کیا بولے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں، سارے سن رہے ہیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب! ان کا رویہ بڑا افسوسناک ہے۔ صوبے کے بلوچ

ممبرن جو ہیں ان کا رویہ جناب۔

جناب قائم مقام چیئرمین، سب ہم پاکستان کے ممبرز ہیں۔ مجلس جی ڈاکٹر مالک صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک، جناب چیئرمین! انتہائی احترام، پیار اور محبت سے نواب اکبر بگٹی شہید کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے اپنی بھلا، اپنے شخص، اپنے وسائل اور اپنی soil کے لئے آسمانوں سے مردانہ وار لڑا اور جام شہادت نوش کی۔ میں سلام پیش کرتا ہوں، ان جاں نثاروں کو جو نواب بگٹی کے ساتھ رہے اور امر ہو گئے۔ نواب بگٹی کی شہادت کے بعد بلوچستان میں جو تحریک اٹھی اور اس میں تربت اور کوئٹہ میں جو کارکن شہید ہوئے ہیں، میں ان کو سلام پیش کرتا ہوں۔ اس floor پر بغیر خوف و ڈر کے یہی کہوں گا کہ جتنے بگٹی، جتنے بلوچستان کے شہداء۔ میں حکمرانوں کو ایک بار پھر گزشتہ چھ مہینوں کی وہ debates یاد دلاؤں گا جو کہ انہوں نے مختلف اوقات میں قومی اسمبلی، صوبائی اسمبلیوں اور سینیٹ میں کہیں کہ آپ جو بلوچ بارش قابل احترام شخص کو مارنا چاہتے ہو، وہ آپ کے لئے زیادہ خطرناک ہو گا، اور آج یہ بات ثابت ہو گئی کہ آج جو نواب اکبر بگٹی کو شہید کیا گیا اور اس کی لاش کو فوج نے عبرت کا نشانہ بنایا اور بلوچستان اور پاکستان کے عوام کو یہ پیغام پیش کرنے کی کوشش کی کہ جو ہم سے لڑے گا ہمیں اسے اسی طرح مار دیں گے۔ میں کہتا ہوں کہ وہ لاش تاریخ میں ایک بھاری لاش ہے۔ آج وہ لاش چیخ چیخ کر یہ کہہ رہی ہے کہ میں اپنے حقوق کے لئے لڑوں گی۔ میں بغیر any hesitation کے یہ کہوں گا کہ فیض صاحب نے یہ کہا تھا کہ،

میرے چارہ گر کو نوید ہو، صف دشمنان کو خبر کرو

وہ جو قرض رکھتے تھے جان پر، وہ حساب آج چکا دیا

وہ خوش قسمت لوگ ہیں جو کہ اپنی مٹی کا قرض چکا دیتے ہیں، وہ خوش قسمت لوگ

ہیں جو کہ آسمانوں سے لڑتے ہیں، وہ بد قسمت ہیں جو کہ اپنی مٹی کا سودا کرتے ہیں، وہ بد قسمت ہیں جو کہ آسمانوں کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ نواب بگٹی کے بارے میں سرکار کی رائے یہ تھی کہ یہ صرف ذریعہ بگٹی کا نواب ہے۔ آج تاریخ نے یہ بات غلط ثابت کی، اس سرزمین پر جہاں کہیں بھی ایک بلوچ تھا اس نے اس کے درد کو محسوس کیا۔ ملک بھر میں جو معلوم لوگ تھے

انہوں نے ان کے درد کو محسوس کیا۔ میں فکر انوں سے یہ کہوں گا کہ آپ کو اپنی زور آوری کا گھمنڈ ہے، آپ کو اپنے ہتھیاروں پر گھمنڈ ہے، آپ کو اپنی فوج پر گھمنڈ ہے کہ یہ بلوچ کیا ہیں، یہ کچھ بھی نہیں ہیں، ہم نے اکبر خان کو مارا، ہم خیر بخش کو بھی مار دیں گے، ہم بالاج کو بھی تہ تیغ کر لیں گے لیکن تاریخ کا اپنا فیصلہ ہے۔ میں ان دوستوں سے گزارش کرتا ہوں جو کہ اس وقت سرکار کے بیچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں کہ خدا کے لئے آپ مسئلے کی سنجیدگی کو دیکھیں۔ آپ اس چیز کو بحول جالتے ہیں کہ تاریخ میں فتح غریبوں کی ہوتی ہے، آمروں کی نہیں ہوتی، مظلوموں کی فتح ہوتی ہے اور بقول شاعر کہ:

یوں بھی تو ہو کہ سر کے سبب ہو شکست سنگ

یوں بھی تو ہو کہ کبھی شہر سے صبر کے

جناب چیئرمین صاحب! دنیا کی تاریخ میں یہی ہوتا ہے۔ زندہ بگنی بلوچ ہمیں اس طرح inspire نہیں کر رہا تھا جس طرح کہ ایک شہید بلوچ نوجوان کو inspire کر رہا ہے۔ مجھے پتا ہے کہ ہم پر کیا گزر رہی ہے۔ ہمیں بلوچ نوجوان کہہ رہا ہے نکل جاؤ اس پارلیمنٹ سے، لعنت بھیجو اس پارلیمنٹ پر جو کہ تمہاری عزت نہیں رکھ سکتی۔ جس دن نماز جنازہ ہوئی، اس دن تمام سریا روڈ جو بلوچوں کا علاقہ ہے، ان نوجوانوں نے کلاشکوف لے کر roads کو بند کیا کہ کوئی بلوچ غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھے گا، ہم اپنا بد لے لیں گے۔ آپ ان جذبات کو کہاں لے کر جا رہے ہیں؟ آج بلوچ نوجوان چاہے وہ ماسکو بیٹھا ہوا ہے، چاہے وہ Washington میں بیٹھا ہوا ہے، چاہے وہ Scandinavian countries میں بیٹھا ہوا ہے، چاہے سندھ میں بیٹھا ہوا ہے، وہ یہ کہہ رہا ہے کہ آپ ہم سے یہ سلوک کیوں کر رہے ہیں۔ اس لئے کہ تمہارے پاس طاقت ہے، اس لئے کہ تمہارے پاس bombs ہیں، آپ ہمیں طیا میٹ کرنا چاہتے ہیں، آپ ہمارے تشخص اور وجود کو مٹا دینا چاہتے ہیں۔ جناب چیئرمین! میں اس floor پر لانا چاہتا ہوں کہ جس mega project کی آپ بات کر رہے ہیں۔ آپ نے گوادر میں deep sea port بنا دیا، آپ کہتے ہیں کہ ہم نے گوادر پر 20 ارب روپے خرچ کئے، آج اکبر بگنی کی شہادت کے بعد سب زیادہ reaction گوادر میں آیا ہے۔ دس نوجوان اپنی میں زخمی ہونے جن کو اٹھا کر کراچی میں لے کر گئے۔ اس وقت بلوچستان کی تمام جیلیں بھری ہوئی ہیں، ایک ہزار کے قریب نوجوان جیلوں میں ہیں، کراچی اور

بلوچستان کے دو ہزار لوگوں کے warrants گرفتاری نکل چکے ہیں۔ گواد کو آپ کی police control نہیں کر سکی، آپ نے فوج کے حوالے کیا، آپ نے Coastal Guards کے حوالے کیا، آپ نے Regular Army کے حوالے کیا۔ آپ کیوں بھول جاتے ہیں کہ لوگ اپنی شناخت اور بھاء کے لیے compromise نہیں کرتے، اگر compromise کر لیتے تو آپ نے گواد میں 20 ارب روپے خرچ کیے وہاں پر تو کچھ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ بلوچستان میں سب سے زیادہ reaction coast میں ہوا، اس لیے ہوا کہ وہ یہ محسوس کر رہے تھے کہ ہمارے قبرستانوں کو منایا جا رہا ہے، ہمارے وجود کا سوال ہے۔ جناب چیئرمین! اس ملک کے حکمرانوں کو ہمیں اعتماد میں لینا ہو گا۔ جب آپ بلوچ اور بلوچستان کے عوام کو اعتماد میں نہیں لیں گے تو آپ کا کوئی mega project نہیں چلے گا۔

میں نے یہاں پر شیر پاؤ صاحب اور وسیم سجاد صاحب سے گزارش کی کہ خدارا! ہم پر رم کرو، فوجی operation بند کرو، آپ یہاں پر نفرتوں کے ہالیہ کھڑے کر رہے ہیں اور وہ ہالیہ آج کھڑے ہو گئے ہیں۔ آج بلوچ نوجوان کا، بلوچستان کے youth کا وہ تصور جو کبھی تھا، وہ change ہو گیا ہے، آج وہاں پر ایک اور theory آ رہی ہے، کسی زمانے میں Latin America میں یہ مشہور تھا۔۔۔ Chegovara اور Debray نے اس کو preach کیا کہ جہاں ظلم ہو گا، اس ظلم کے خلاف لوگ اکٹھے ہوں گے، اس ظلم کے خلاف لڑیں گے۔ ان حکمرانوں سے مجھے کوئی خاص توقع نہیں ہے، مجھے یہ ہرگز توقع نہیں ہے کہ وہ ہم پر رم کریں گے۔ وہ کہتے ہیں، دیکھو کہ نواب بگٹی کو ہم نے مارا جو بھی باغیرت آواز اٹھائے گا، اس کو اسی طرح ماریں گے اور اسی بیٹی کے اندر بند کر لیں گے۔ مجھے عوام کی جدوجہد پر یقین ہے، مجھے عوام کی بلا دستی پر یقین ہے، ہم بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس Federation کے اندر رستے ہوئے اپنے حقوق کی بات کر رہے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ قومی سوال کو پاکستان کے اندر اب حل ہونا چاہیے۔ یہاں پشتون کا سوال ہے، یہاں سرائیکی کا سوال ہے، یہاں پنجابی کا سوال ہے، یہاں بلوچ کا سوال ہے، یہاں سندھی کا سوال ہے۔ میں زبان کو رکھنا چاہتا ہوں پھر چاہے سونے میں تولو، میں بلوچی کو نہیں چھوڑوں گا، تم مجھے پھانسی پر لٹاؤ، میں اپنی traditions نہیں چھوڑوں گا، اگر میرے ساتھ رہنا ہے تو میری تارخ کے ساتھ رہو، میری زبان کو ساتھ رہو، میرے وجود کے ساتھ رہو۔

تمہیں کیا صرف سوئی گیس کو لینا ہے۔ آپ نے وہاں پر کیوں operation کیا، بگنی کو مار کر بھمبور میں جو deposit پڑا ہوا ہے تم اس کو multi nationals کو دینا چاہتے ہو کیونکہ بگنی کی زندگی میں آپ اس مال غنیمت کو نہیں لوٹ سکتے تھے، بھمبور کو اور نہیں جانتے، میں اور آپ جانتے ہیں، بھمبور اور پھانگ میں اس وقت سب سے بڑا deposit پڑا ہوا ہے اور تم ہر اس باغیرت کو جو اپنے وسائل کی بات کرتا ہے اس کو مار دینا چاہتے ہو۔ دوستو! میں اس کو پھر repeat کرونگا کہ اگر آپ یہاں پر بھمبوری، قومی سوال کو حل نہیں کریں گے تو آپ کو روزانہ اکبر بگنی جیسے لوگ ملیں گے جس کو آپ کو مارنے کی ضرورت ہو گی۔ کوئی بھی شخص اپنے قبرستان کو پھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہوتا، تم جتنے طاقتور ہو جاؤ، تمہیں اپنی فوج، اپنی طاقت پر ناز ہے لیکن تاریخ کو عوام پر ناز ہے۔

جناب چیئرمین! آج آپ کہہ رہے ہیں کہ جی یہ ایک اتفاقیہ واقعہ تھا، وہاں آپ نے مری اور بگنی میں لاکھوں، ہزاروں کی تعداد میں فوج لگائی ہوئی ہے کہ ہر اس بچے کو پکڑ لو اور اس کے حوالے کر دو جو اپنی سر زمین کی بات کرے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اب وہ وقت بھول جائیں، آپ نے بگنی کو مارا، ہمیں پتا تھا، میں اس کا گواہ ہوں۔ میں نے نواب کو کہا کہ آپ کو مار دیں گے، ہمیں کیا اسی بلوچی چٹائی پر جس پر آپ بیٹھے ہوئے ہیں جنرل نیپئر نے پانچ سو بلوچوں کو مارا تھا، کیا فرق پڑا؟ اس کی گواہی ہم دیتے ہیں۔ جناب چیئرمین! میں ان ہرے، گونگے، ہماری عزتوں سے کھینے والے، ہمیں ملیا میٹ کرنے والوں سے یہ کہوں گا کہ اگر آپ نے اپنا رویہ نہ بدلا تو کل کی قیادت کی tone اس کا طریقہ کار وہ نہیں ہوگا جو میرا ہے۔ پھر وہ آپ کی قطعاً پرواہ نہیں کریں گے، جتنوں کو مارنا ہے، مارو اور اس تحریک سے آپ کو اندازہ ہو گیا کہ آپ کو کیا ملا؟ سارے بلوچستان کو آگ لگ گئی، forces paralyze ہو گئیں اور اگر آپ کو مزید گھمنڈ ہے تو ہمارے جتنے بوڑھے ہیں، سب کو مار دو تا کہ ہم ہر ایک کی لاش سے inspire ہوں نہیں تو آپ کو بلوچستان کے عوام سے مل کر اصلی چیزوں کو address کرنا ہو گا جیسا کہ رضا صاحب اور پروفیسر صاحب نے کہا۔

میں یہی کہوں گا کہ ان تمام دوستوں، دانشوروں، سیاسی کارکنوں، اور مفکروں کو جن کا تعلق چاہے پنجاب، سندھ یا پشتونخواہ صوبے سے ہو، ان لوگوں نے ہماری مدد کی، ہمیں support

کیا۔ انشاء اللہ جب بھی ان کو ہماری ضرورت ہو گی بحیثیت بلوچ، بحیثیت بلوچستانی ہم ان کی وہی مدد کریں گے۔ ہم ان کے مشکور ہیں خاص طور پر میڈیا کے ان لوگوں کے جو پہلے دو دن گورنمنٹ کے pressure میں نہیں آنے اور انہوں نے بلوچستان سے انصاف کیا۔ Thank you very much.

(ڈیک بجانے لگے)

Mr. Acting Chairman: Senator S. M. Zafar Sahib, please take the floor.

سینیٹر ایس۔ ایم ظفر، جناب چیئرمین صاحب! شکریہ۔ مجھے نواب اکبر بگٹی کی موت کا ذاتی افسوس ہے، ذاتی دکھ ہے۔ میرے اور نواب مرحوم کے تعلقات بڑے دیرینہ تھے۔ ہم کچھ عرصہ کوٹ لکھپت جیل میں ایک ہی جگہ حکومت کے مہمان رہے اور ایک دوسرے سے ملتے تھے جس سے ہماری جان پہچان بھی ہو گئی تھی اور ہم نے ایک دوسرے کو سمجھ لیا تھا۔ جب 1988 میں بلوچستان کی صوبائی اسمبلی تحلیل ہوئی، dissolve کی گئی تو میں لندن گیا ہوا تھا، نواب اکبر بگٹی نے مجھ سے رابطہ کیا اور پاکستان کی تاریخ میں یہ سب سے پہلی بار ہوا کہ ایک صوبائی اسمبلی جسے تحلیل کر دیا گیا، وہ عدلیہ کے حکم سے بحال ہوئی۔ نواز شریف کی حکومت اور اسمبلی جو بعد میں dissolve ہوئی اور جس میں سپریم کورٹ کا فیصلہ آیا، وہ بعد کی بات ہے۔

نواب اکبر بگٹی نے جس زمانے میں اردو سے boycott کیا تھا، میں نے انہیں ایک دن فون کیا اور اپنی گفتگو اردو میں شروع کی، کہنے لگے 'Mr. Zafar, I would not speak to you in Urdu' میں نے بتکرار کہا کہ آپ نے کیا کہا ہے، مجھے سمجھ نہیں آئی ہے، آپ دوبارہ بتائیے۔ کہنے لگے 'I will not speak to you in Urdu' میں نے کہا نواب صاحب میں اس کو منظور کرتا ہوں، میں آپ سے اردو میں بات کروں گا، آپ مجھ سے انگریزی میں بات کریں اور اس طریقے سے ہمارے درمیان مکالمہ اور conversation ہو سکے گی۔ میں دیکھ تو نہیں سکتا تھا، لیکن مجھے پورا یقین ہے کہ نواب صاحب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی، انہوں نے کہا yes, we can continue with our conversation اور اس طریقے سے ہمارے درمیان گفتگو چلتی رہی۔

میں اردو میں بویا رہا، وہ انگریزی میں جواب دیتے رہے۔ مجھے افسوس ہے کہ نواب صاحب کے ساتھ یہ conversation آخر وقت تک نہ چل سکی اور یہ الیہ ہوا جس میں ان کی موت واقع ہو گئی۔

نواب اکبر بگٹی کی موت دراصل اس قول کی تصدیق ہے اور میثور قول ہے کہ جب کبھی اسلئے کا تصادم ہوتا ہے اور قوتیں آپس میں ٹکراتی ہیں تو صرف موت کی فتح ہوتی ہے، صرف موت جیتی ہے۔ موت ہی جیت جاتی ہے۔ کسی اور کی کوئی فتح، جیت ہار نہیں ہوا کرتی۔ چنانچہ ہم نے دیکھا کہ اسی طے کے نیچے، جہاں اکبر بگٹی کی موت ہوئی وہاں دیگر فوجی افسران کی بھی موت واقع ہوئی اور یوں موت جیت گئی۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس میں کئی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں۔ نواب اکبر بگٹی کے صاحبزادگان اور ان کے عزیزوں سے نجی طور پر ہم سب نے اپنے دکھ کا اظہار کر لیا ہو گا اور کیا بھی ہے، لیکن جس طریقے سے سینیٹ نے مشترکہ طور پر دعائے خیر کا اہتمام کیا اور اپنی کارروائی کو ملتوی کیا، اس سے یقینی طور پر ایک پیغام بڑے مؤثر انداز میں گیا ہو گا کہ ہم تمام وفاق میں ایک ہی طرح سوچتے ہیں، سب ایک دوسرے کے دکھ آپس میں بانٹتے ہیں، کسی کا دکھ علیحدہ نہیں ہے اور یوں ان وسوسوں میں یقینی طور پر کمی آئی ہو گی جن میں یہ کہا جاتا ہے کہ وفاق میں کوئی fault line آچکی ہے۔

جناب چیئرمین! بلوچستان میں قائد اعظم محمد علی جناح! بابائے قوم نے جو دلچسپی لی تھی، اس سے تاریخ واقف ہے۔ ۱۹۳۰ء میں یا اس سے پہلے انہوں نے بلوچستان کے لیے صوبائی status کا مطالبہ کیا تھا اور اس مطالبے کا بار بار ذکر کرتے تھے اور بلوچستان کی پسماندگی کی غاص طور پر مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے آواز اٹھاتے تھے اور ان کی آخری عمر بھی آپ جانتے ہیں کہ زیارت میں، بلوچستان ہی میں صرف ہوئی۔ ہمارے لیے بلوچستان عزیز ہے اور قائد اعظم کے ناتے سے ہمارے لیے بلوچستان محترم ہے۔ ہمیں اس کا احترام ہے، اس کا احساس ہے۔ جناب والا! اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان ایک وفاق ہے۔ پاکستان ایک فیڈریشن ہے اور ایک فیڈریشن میں تمام اکائیاں اہم ہوتی ہیں۔ میں اس بات کا قائل ہوں، اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ وہی وفاق مضبوط ہوتا ہے جہاں صوبے مضبوط ہوتے ہیں۔ صوبوں کی مضبوطی ہی وفاق کی مضبوطی کی ضمانت ہے۔ وہ وقت چلا گیا اور وہ دور ماضی کا دور تھا اور ثابت ہو گیا کہ وہ بات غلط تھی، جب کہا جاتا تھا کہ مرکز کو مضبوط کیا جائے تو وفاق مضبوط ہو گا، آج بالکل درست بات یہی

ہے کہ مضبوط وہی وفاق ہو گا جہاں صوبے مضبوط ہوں گے اس لیے ہمیں اس میں کوئی شک نہیں اور کسی کو کوئی گمان نہیں ہونا چاہیے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ صوبوں کی مضبوطی اور صوبوں کے اختیارات کی بات کریں۔ جناب والا یہ وقت وہ ہے کہ ہمیں مکالمے کو دوبارہ شروع کرنا چاہیے جس کے شروع نہ ہونے کی وجہ سے اکبر بگٹی کی موت واقع ہوئی۔

A nation who knows how to disagree but continues to carry on their conversation and ultimately they are able to reach an understanding, has nothing to fear, has no one to fear and therefore, we have only one alternative and that alternative is to carry on with our conversation.

جناب چیئرمین! اس مکالمے کی بنیاد کیا ہونی چاہیے؟ اس مکالمے کی بنیاد سب سے پہلے یہ اعتراف ہونا چاہیے کہ عرصہ دراز سے بلوچستان کی پسماندگی کا کوئی علاج نہیں کیا گیا۔ اس کی جانب کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ سب سے پہلے یہ اعتراف ہم کو کرنا چاہیے۔ دوسرا اعتراف ایسا ہے کہ جس کو ہم مان لیں اور دل سے جان لیں تو میرا خیال ہے کہ ہمارے درمیان جو بھی تفرقہ ہے اور ہمارے درمیان ایک دوسرے کے متعلق جو شک و شبہات ہیں وہ یقیناً دور ہو جائیں اور وہ اعتراف یوں ہے کہ جب بھی اس ملک میں غیر جمہوری یا نیم جمہوری حکومت ہوتی ہے تو عوام کے تمام حقوق، چاہے وہ منجانبی ہوں، سندھی، بلوچی یا سرحد کے پٹھان اور دیگر ساتھی ہوں، سب کے حقوق سلب ہو جاتے ہیں۔ صوبے اپنے حقوق سے محروم ہو جاتے ہیں۔ سب سے زیادہ نقصان وفاق کو اس وقت پہنچتا ہے کہ جب ملک میں غیر جمہوری حکومتیں ہوتی ہیں یا نیم جمہوری حکومتیں ہوتی ہیں۔ اس حقیقت کو سامنے رکھتے ہیں تو ہم مکالمے کو آگے بڑھا سکیں گے۔ تیسری بنیاد مکالمے کے لیے یہ ہے کہ سیاسی معاملات کبھی بھی قوت سے حل نہیں ہو سکتے ہیں۔

Political problems have to be solved through political process. There is no solution which can be achieved by any other method except through political solution. Political issues can only be solved through political solutions.

ایک آخری بات یہ ہے کہ تمام قومیت کے کچھ، ثقافت اور زبان کو وہی اہمیت حاصل ہے جو قومی

کچھ، قومی ثقافت اور قومی زبان کو ہے۔ کسی ایک زبان کو دوسری زبان پر کوئی فوقیت نہیں ہے۔ قومی زبان کی ضرورت یہ ہوتی ہے کہ جس کی بنا پر ساری قوم ایک دوسرے سے رابطہ کر سکتی ہے لیکن ہر صوبے کی، ہر نسل کی، ہر خطے کی زبان اور کچھ کی اہمیت اپنے طور پر موجود ہے اور اس کا اعتراف اور احساس ہم سب کو ہونا چاہیے۔

قائد حزب اختلاف رضا ربانی صاحب نے ۱۰ نکات بلکہ ان کے آگے مزید کئی نکات پیش کیے ہیں۔ ان تمام نکات کے معاملے میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ ۱۲ بھی ہو سکتے تھے اور یہ ۶ بھی ہو سکتے ہیں لیکن یقینی طور پر یہ ایسے معاملات ہیں جن کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ انہی میں سے راہیں نکالی جاتی ہیں۔ ان میں سے کچھ ایسے معاملات ہیں جن پر گفتگو کی جاسکتی ہے۔ کہیں سے بھی مسئلہ شروع کیا جاسکتا ہے اور اس کے ذریعے ہم اپنے مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے جس مسئلہ کو حل کرنے کی ضرورت ہے وہ provincial autonomy ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ترجیحی طور پر اس مسئلے کو سب سے پہلے اٹھایا جاسکتا ہے۔ چیئرمین صاحب! آپ جانتے ہیں کہ ۱۹۷۳ء کا آئین اسی لیے متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا تھا اور اس میں تمام صوبوں کے قائدین شامل تھے کیونکہ اس وقت کے تناظر میں صوبائی حقوق کا معاملہ مسلمہ اور صحیح طور پر طے کر لیا گیا تھا۔ اس وقت یہ بات بھی طے ہو گئی تھی کہ ۱۰ سال یا کچھ عرصہ کے بعد مزید صوبائی اختیارات کے مسئلے میں نظر ثانی کی جانے گی۔ بوجہ وہ نظر ثانی نہیں کی جاسکی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اکبر بگٹی صاحب کی اس وفات کے بعد یہ مسئلہ جسے یہاں اٹھایا گیا ہے، اب یہ ضروری ہو گیا ہے کہ ہم نظر ثانی کو فوراً اپنے ہاتھ میں لیں اور پارلیمنٹ کی موجودگی میں اس نظر ثانی کے مسئلے کو آگے بڑھائیں۔ میں پنجاب کی جانب سے یہ بات عرض کرنا چاہوں گا کہ صوبائی خود مختاری کے معاملے میں پنجاب باقی اپنے تمام صوبوں کے ساتھ ہمنوا ہوگا اور ان کے ساتھ چلے گا۔ اس معاملے میں کسی قسم کی کوئی دقت نہیں ہے کیونکہ اگر باقی صوبوں کو حقوق ملیں گے تو ہمیں بھی اپنے حقوق ملیں گے۔ اس میں کوئی شک و شبہ کی بات نہیں ہے۔ اس لیے خود مختاری کے معاملے پر آئیے مل جل کر، اکٹھے ہو کر، معاملے کو آگے لے کر چلیں لیکن اس میں یقینی طور پر وفاق کی اہمیت اور ضرورت کو ہمیں مد نظر رکھنا ہوگا۔ ایسے نہیں کہ ہم یونہی اٹھ کر ایک جذباتی فیصلہ کر بیٹھیں۔ فیصلہ سوچ بچار سے ہی کرنا ہوگا۔ آئین کا مسئلہ یقینی طور پر بڑا نازک اور حساس ہے اور اس میں جو بھی فیصلے

کیے جاتے ہیں ان کا مستقبل پر بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔ اس لیے بجائے اس کے کہ صرف یہ اس لیے کہ چونکہ ہم نے حقوق دینے ہیں تو ہم جو چاہیں فیصلہ کر لیں، اب نہیں ہوگا۔ بلا شک و شبہ ہمیں آپس میں سوچ سمجھ کر غور و فکر کر کے فیصلے کرنے چاہئیں۔

جناب والا! یہاں کچھ نقضوں کا بھی ذکر ہوا ہے کہ بیرونی ممالک کے دانشور کچھ نقضے پیش کرتے ہیں کہ پاکستان کے نقضے کو پھوٹا کر دیا جانے کا، خدا نخواستہ اس قسم کے نقضے بہت عرصے سے دیے تھے۔ 1947ء میں جب پاکستان بنا اس وقت سے لے کر آج تک ہم بہت سارے ممالک کی جانب سے اسی قسم کی گفتگو سنتے چلے آ رہے ہیں۔ کسی کو یہ بات اچھی نہ لگے یا کسی کو یہ بات اچھی لگتی ہو لیکن بہر حال بھارت کی جانب سے ہمارے خلاف گفتگو ہوتی رہی۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ کہا جاتا تھا کہ پاکستان ایک دن کے لیے بھی قائم نہیں رہ سکے گا۔ الحمد للہ وہ وقت بھی آیا کہ جب بھارت ہی کے وزیر اعظم کو مینار پاکستان میں آ کر کہنا پڑا کہ پاکستان اس مقام تک پہنچ چکا ہے کہ اس کو کسی اور ملک سے سرٹیفکیٹ لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ پاکستان قائم رہنے کے لئے بنا یا گیا، پاکستان قائم رہے گا۔ ان دانشوروں کی تحریروں اور زبانوں کا علاج یہ نہیں ہے کہ ہم ان دانشوروں کی باتوں کو اہمیت دیں، اس کا علاج یہ ہے کہ ان کی گفتگو اور ان کی باتوں کی وجہ سے ہم اپنے درمیان اتفاق اور اتحاد کی کوشش کریں۔ ہم ایک دوسرے کے نزدیک آنے کی کوشش کریں۔ اس اتفاق کا ثبوت تو ویسے مجھے اکثر crisis میں مل ہی جاتا ہے۔ 1965 کی جنگ آئی اور جب یہ کہا گیا کہ بھارت نہیں جانتا کہ اس نے کس قوم کو لٹکا رہا ہے، ہم سب نے دیکھا کہ قوم ان حالات میں کس طرح کھڑی ہوئی۔ ایک اتفاق تھا، اتحاد تھا اکٹھے تھے۔ زلزلہ آیا۔ زلزلے میں کون تھا جو کس کی مدد کے لیے نہیں آیا۔ ہر جانب سے تمام عوام اٹھ کھڑی ہوئی اور ایک دوسرے کی مدد کی۔ آپ دیکھیں ابھی ڈاکٹر قدیر خان صاحب کی بیماری کے معاملے میں کیا کسی صوبے میں کوئی کمی رہی ہے۔ ہر جانب سے ان کی صحت کے لیے دعائیں ہوئیں۔ اس اسمبلی میں، اس پارلیمنٹ میں، اس سینٹ میں بھی ان کے لیے دعائے خیر کی گئی۔ یہ ثابت ہو رہا ہے کہ پاکستان میں اتفاق موجود ہے، صحت درست ہے، اس اتفاق کو آگے بڑھانے کا موقع ہے۔ یہ اتفاق اب کیسے ہم حاصل کر سکتے ہیں۔ آج تو چونکہ دکھ کی بات ہے اکبر بگٹی صاحب کی وفات کی وجہ سے دکھ کا سماں ہے بہت سی تلخ باتیں جو یہاں سے کی جاسکتی ہیں

اور کی گئی ہیں وہ قابل برداشت ہیں لیکن ایک بات میں ضرور کہنا چاہوں گا کہ اس سے پہلے بھی اور شاید آئندہ بھی چل کر ایسا وقت آنے کا کہ ہمیں اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ جب کبھی ہم ایک دوسرے سے ناراض ہوتے ہیں، جب کبھی ہم سے کسی کو تکلیف پہنچتی ہے ہماری وجہ سے وہاں تکلیف پہنچتی ہے یا وہاں کی وجہ سے ہمیں تکلیف پہنچتی ہے تو کیا یہ مناسب نہیں کہ ہماری یہ تلخ زبان اور ہمارا دکھ اور درد اور ہمارا غصہ ایک دوسرے کے متعلق نکلے اور ہم وفاق کو اپنی mother land کو اپنی father land کو اسی احترام سے دیکھیں جیسا کہ اس کا حق ہے۔

جناب والا! ذرا غور کریں آج وہ جو آزادی کی کوشش کر رہے ہیں ان کی حالت دیکھیں۔ آپ نے دیکھا فلسطین کے باشندے کتنے عرصے سے کوشش کر رہے ہیں کہ انہیں آزادی ملے۔ کتنی جانبیں ضائع ہو چکی ہیں، کس قدر تباہی و بربادی آچکی ہے اور اب تک انہیں ایک معمولی سی جس کو آپ انہی برابر کہہ سکتے ہیں کہ دنیا کے نقشے میں جگہ ملی ہے اور وہاں بھی ابھی پوری آزادی حاصل نہیں ہو سکی۔ ابھی بھی نہ معلوم ان کا مستقبل کتنا مشکل اور خطرناک ہے۔ لبنان کی صورتحال آپ نے دیکھی۔ آپ نے کشمیر کی آزادی کی جو کوششیں ہو رہی ہیں وہ بھی دیکھی ہیں۔ چیچنیا میں جو صورتحال ہے۔ قائد اعظم محمد علی جناح صاحب کا احسان مانے کتنا بڑا ملک، کتنا خوبصورت ملک، کتنا وسیع ملک، کتنی آسائش، کتنی اچھائیاں اس ملک میں موجود ہیں۔ جب کبھی بھی ہم آپس میں ناراض ہوں، ناراضگی کے ساتھ ایک دوسرے پر ضرور غصہ نکالیں لیکن کم از کم اس ملک سے محبت کا اظہار بھی کرتے جائیں۔ اس کا احترام بھی کریں۔ اسی کی وجہ سے ہم یہاں عافیت سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسی کی وجہ سے ہم یہ تمام گفتگو کر رہے ہیں۔ یہی ہماری شناخت ہے۔ مجھے تعجب ہوتا ہے کہ تاریخ میں وہ کیا معجزہ تھا کہ قائد اعظم محمد علی جناح نے جس نے ہمیں یہ ملک بنا کر دے دیا اور اتنی بڑی آزاد مملکت اپنی آئینی جدوجہد کے ذریعے تو اب آئیے ہم حل کی جانب چلیں، اس امر کا ذکر کیا گیا ہے کہ صوبائی خود مختاری کی پارلیمانی کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ وسیم سجاد صاحب یہاں تشریف لائے ہیں ان کے لیے کہا گیا ہے کہ وہ اس معاملے میں مزید آگے بڑھیں مجھے امید ہے کہ اس کمیٹی کو فعال کیا جاسکتا ہے۔ دوسری بات جس کا میں ذکر کروں گا وہ ہمارا مستقبل ہے، ہمارے اتحاد اور اتفاق کے لیے ایک

بہت سہرا موقع آرہا ہے ایک سیاسی موقع آرہا ہے جس سے تمام قومیں صرف فائدہ اٹھایا کرتی ہیں اور وہ ہے انتخابات کا ' 2007ء کے انتخابات بہت نزدیک ہیں ان انتخابات کو صاف و شفاف اور غیر جانبدارانہ بنانا ہمارا بھی فرض ہے اور آپ کا بھی فرض ہے۔ آئیے ہم دونوں ساتھ مل کر ان انتخابات کو ان مراحل سے اس طرح گزاریں کہ ہمیں ان انتخابات پر اعتماد ہو اور بیرونی ملک والوں کو بھی اعتماد ہو، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان انتخابات کے صاف و شفاف اور قابل اعتماد ہو جانے کے نتیجے میں صوبائی مسائل بھی حل ہو سکیں گے۔ اتفاق و اتحاد میں بھی اضافہ ہو گا اور ہم ایک دوسرے کی جانب زیادہ آسانی سے ہاتھ بڑھا سکیں گے۔ آخر میں جناب میں کہنا چاہوں گا میں اپنی رائے دینا چاہتا ہوں۔ چونکہ یہ معاملہ شک و شبہ میں ہے کہ اکبر بگٹی صاحب کی موت کس طرح سے واقعہ ہوئی تو مجھے اس بارے میں کہنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ اگر اس بات کے لیے جوڈیشل انکوائری مقرر کر دی جائے تو کم از کم میں اس کی حمایت کروں گا۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(ڈیک بجانے گئے)

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ جناب ظفر صاحب، رحمت کا کڑ صاحب Please

- take the floor.

سینیئر رحمت اللہ کا کڑ ایڈوکیٹ، جناب چیئرمین صاحب! آپ کی اجازت سے

ایک مختصر لسٹ ---

(اس مرحلے پر جناب پریذائیڈنگ آفیسر (ڈاکٹر خالد رانجھا) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جناب کا کڑ صاحب۔

سینیئر رحمت اللہ کا کڑ ایڈوکیٹ، جناب چیئرمین! آزادی کے بعد بلوچستان کی زمین کو لو کی سرزمین بنایا گیا ہے۔ میں آپ کی اجازت سے کچھ ناموں کی فہرست پیش کروں گا۔ مولانا شمس الدین شہید، ذہنی سپیکر بلوچستان اسمبلی، جس کی شہادت آج تک مہم ہے۔ خان عبدالصمد خان کی شہادت، میر جعفر خان جمالی کی شہادت، نواب غوث بخش ریشانی کی شہادت، صادق شہید کانسی کی شہادت اب نواب اکبر خان بگٹی کا المیہ civilian کی شہادت، ریلوے انجن

irrespective of their mother tongue کے ڈرائیوروں کی شہادت، علم و ادب کے پروانوں کی شہادت، پروفیسر صاحبان کے رہے، فوج کے جوانوں اور آفیسرز کی شہادت یہ سب کیا ہے۔

جناب چیئرمین! آج نواب اکبر خان بگٹی کی المناک موت سے سینیٹ میں خصوصی بحث اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ نواب صاحب کی شخصیت ملکی اور بین الاقوامی دونوں سطح پر بہت اہم تھی جو سانحہ شاید جلد بازی میں ہوا، اس کا پس منظر کیا ہے۔ جناب عالی! اس سے ظاہر ہے کہ نواب اکبر خان بگٹی ایک نواب تھے۔ اب نوابی اور سرداری نظام کیا ہے۔ ماضی میں اس کی سرپرستی کون کرتا رہا ہے۔ انگریز اور اس کے بعد تمام حکومتیں اس سسٹم کو پروان چڑھاتے رہے ہیں۔ قومی خزانے کا بے دریغ استعمال کیا گیا۔ سیکرٹ فنڈ اور informative agencies کے ذریعے۔

نمبر 5۔ متحدہ پاکستان کو اصل اسلامی روح سے ہٹ کر اس کو مختلف اقوام اور زبانوں کی بنیاد پر غیر اعلانیہ طور پر چلایا گیا جو ہماری دانت کے مطابق ایک پاکستانی قوم کی بجائے پنجابی، پنجاب، بلوچ، سندھی وغیرہ وغیرہ کی بنیاد پر چلایا گیا۔ جس سے قومی وحدت پارہ پارہ ہوئی۔ اس سے نہ تو مول بیورو کریسی بری الذمہ ہے اور نہ سرکار اعلیٰ کی بیورو کریسی۔

نمبر 6۔ من پسند افراد کے ذریعے جمہور کی آواز کو مسلسل دبایا گیا۔

نمبر 7۔ اسلامی روایات سے کھلم کھلا روگردانی اور ریاستی سرپرستی۔

نمبر 8۔ اسلامی ریاست کے اندر آج تک غیر اسلامی قوانین، لارڈ میکالے کا قانون نافذ العمل ہے۔ میں آپ کی وساطت سے موجودہ حاکمان وقت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ قرارداد مقاصد سے متصادم نہیں، اگر ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟

نمبر 9۔ ایک فارن مشن کو غیروں کی لالچی سے ہانکا جا رہا ہے۔ میں یہ چیز ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ ہم پوری دنیا کے آزاد ممالک سے بہتر تعلقات کے خواہاں تھے، ہیں اور رہیں گے but not at our own cost۔ جناب والا! ایک اہم چیز جس سے ہم نے آنکھیں بند کی ہوئی ہیں، اسی ایوان کے فلور پر آج سے تین سال پہلے ہم نے گزارش کی تھی کہ نیٹ پر جناح پور کا فٹہ float کر دیا گیا۔ حکومت وقت اور informative agencies کے تمام لوگ بھی ایوان

سے باہر اس کا اعتراف کرتے ہیں کہ ہاں کیا گیا، ہمیں چنا بھی ہے، اب کیا کیا جائے، مجبوری ہے۔ ایسی کیا مجبوری ہے کہ ملک کو توڑنے کا نقشہ تو float ہو رہا ہے، اب اگر صرف اپنے اقتدار کو دوام دینے کے لیے مصلحت سے کام لیا جا رہا ہے اور عدالت خواستہ یہ مصلحت اگر عملی شکل اختیار کر گئی جیسا کہ مشرقی پاکستان میں ہوا تو کیا ہوگا۔ 2002 میں American think tank کے اور اب 2006 میں جو نیا نقشہ انہوں نے float کیا ہے، میں ایس ایم ظفر صاحب کی انتہائی قدر اور عزت کرتا ہوں لیکن ان کی اس بات سے قطعی اتفاق نہیں کرتا کہ ایسے نقشوں سے کیا ہوتا ہے۔ انہی نقشوں نے تو دنیا کا بیڑا غرق کیا ہے۔ کیا لوگوں کو اس بارے میں، اس پارلیمنٹ کو اعتماد میں لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین! آپ کی وساطت سے اس حکومت کے ناخداؤں سے، میں یہ گزارش کروں گا کہ کیا تمام صوبے اپنی اپنی جگہ مطمئن ہیں؟ نہیں۔ عام بول چال میں جو پھوٹے صوبوں کی بات کی جاتی ہے میں بھی اسی کو دہراتے ہوئے یہ کہوں گا کہ خود پنجاب میں بھی لوگ در بدر ہیں۔ علمائے کرام، سیاسی اکابرین، نوجوان اور عام آدمی سب اپنی اپنی جگہ متفکر ہیں۔ جناب والا! اس ایوان بالا کی وساطت سے اقتدار کے اصل مالکان کو جو رپورٹ دی جاتی ہے کہ سب اچھا ہے، ہم سب بہتر جانتے ہیں کہ سب اچھا نہیں ہے، گزبڑ ہے، ہر چیز میں گزبڑ ہے۔ لوگ پولیس اور عدالتی نظام کی اصلاح چاہتے ہیں۔ لاقانونیت اپنے عروج پر ہے۔ منگانی نے عام آدمی کی کمر توڑ دی ہے۔ صوبائی اسمبلیوں کی متفقہ قراردادوں کو جو Treasury benches and Opposition کے احباب متفقہ طور پر فیڈرل گورنمنٹ کو بھیجتے ہیں ان کو نظر انداز کرنے کی جو روایت ڈالی جا چکی ہے یا جو ان کو advise کیا جا رہا ہے کہ اس کو bypass کیا جائے، اس کے اچھے نتائج نظر نہیں آ رہے۔

قومی امانت صوبائی حکومتوں کے غیر متفق ہونے کے باوجود جس بے رمی اور بے دردی سے نیلام کیے گئے اور سپریم کورٹ نے اس کو جس خوبصورت انداز میں واگزار کرایا، وہ ایک لمحہ ٹکریا ہے۔ میں رضا ربانی صاحب کے فرمودات کو دوبارہ نہیں دہرانا چاہتا۔ بلوچستان کے عوام میں خصوصاً احساس محرومی کا ایک تاثر ہے۔ کیا ان کے زخموں پر ننگ پاشی بہتر ہوگی یا اس کا کوئی آئینی اور قانونی حل نکالنا چاہیے۔ میری تجویز ہے کہ وانا وزیرستان کی طرز پر، افہام و تفہیم

سے تمام مسائل کا حل نکالا جائے۔ قرآن و سنت کے خلاف تمام قوانین منسوخ ہونے چاہئیں۔ Concurrent List کو ختم ہونا چاہیے، صوبائی خود مختاری کا احترام ہونا چاہیے، 1973ء کا Constitution اپنی اصل روح کے ساتھ بحال ہونا چاہیے، یہ اس کی requirement ہے۔ پتا نہیں وہ دس سال کب پورے ہوں گے۔

فرائض منصبی کے دوران مختلف افراد کی شہادت قابل توجہ مسئلہ ہے۔ ایک چیز محسوس کی جا رہی ہے بلکہ ایک چیز کی بنیاد ڈال دی گئی ہے کہ فلال بولی والا اگر فلال border کو cross کرے تو ہم دیکھیں گے۔ یہ کون لوگ ہیں، ان کی سرپرستی کون کر رہا ہے؟ اس کے تدارک کے لیے کیا اقدامات کیے گئے ہیں۔ کیا بدوق اٹھانے سے مسائل حل ہوتے ہیں؟ خواہ ریاست کی طرف سے ہو یا عوام الناس کی طرف سے ہو reaction کے طور پر۔ اگر بدوق ہی نیشنل، international یا tribal level پر مسائل کا حل ہوتا تو امریکی سرکار ویتنام سے بوریہ بستر گول نہ کرتی۔ سوویت یونین افغانستان سے بستر گول نہ کرتا۔ ہٹلر جو پوری دنیا کے مقابلے پر اتر آیا تو آج اس کے نام لیا ہوتا۔ امریکہ ہیرو شیا پر اپنی بہادری دکھا چکا ہے، عراق کویت میں، امریکہ عراق پر اور اسرائیل عرب دنیا پر۔ یہ بدوق مسائل کا نہیں ہے۔ آئینی صوبائی خود مختاری پر من و عن عمل ہونا چاہیے۔

میں ایم ایم اے کے پلیٹ فارم سے یہ گزارش کرتا ہوں آپ کے توسط سے کہ بلوچستان میں جتنے آباد کار وہاں settled ہیں، وہ بے گناہ ہیں، ان کے جان و مال کے تحفظ کے بارے میں ہم نکر مند بھی ہیں اور حکومتوں سے بھی ہماری یہ گزارش ہے کہ ان کی ہر طرح سے تحفظ کی ضمانت دی جائے۔ ملک میں خطرے کی کھنٹی بجا دی گئی ہے۔ جس بے رمی سے یا جس فراوانی سے باہر سے پیدہ مختلف قوتوں کے ہاتھوں لگا ہے اور اس کے استعمال کے جو نتائج ہوں گے اس سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ ایس ایم ظفر صاحب نے جناح صاحب کو quote کیا تو جناح صاحب کے پاکستان کا ہم نے کیا حشر کیا۔ اس کی وجوہات اور اسباب کیا تھے۔ آج تک منظر عام پر نہیں آ سکے۔ البتہ بیرونی دنیا میں جو net پر کچھ reports ملیں اس سے ان محرومیوں کا جو ہمارے بنگالی بھائیوں کے ساتھ شاید کی گئی تھیں، اس سے کچھ خبر ملی ہے۔ جناب چیئرمین! آپ بہتر سمجھتے ہیں، یہ ملک ہم سب کا ہے۔ اس کا ہر کونہ ہم سب کا ہے۔ ہم سب کے

مفادات مشترکہ ہیں۔ ہمارا سود و زیاں ایک ہے لیکن منصوبہ بندی اور غلط ہاتھوں سے اس کو tackle کرنے کی جو رسم چل پڑی ہے اس کے نتائج اچھے نظر نہیں آتے۔

میرے پیش رو ڈاکٹر مالک صاحب نے جو دکھ بھری روداد سنائی ہے اس پر غور ہونا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، اب میں ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی صاحب کو کہوں گا

کہ he should take the floor.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، جناب چیئرمین! یہ انتہائی غم و غصے کا مقام ہے کہ آج پورا ملک ایک ایسے سیاست دان، قد آور شخصیت سے محروم ہو گیا۔ اس کا ازالہ کرنا بہت مشکل ہے۔ جناب چیئرمین! بگنی کی شہادت کو میں سلام پیش کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے بگنی کو شہید کر کے پوری دنیا کو یہ باور کروایا کہ جو بھی حق کی بات کرتا ہے، جو حقوق کی بات کرتا ہے اس کا حشر بھی اسی طرح ہو گا۔ جناب چیئرمین! جب سے پاکستان بنا ہے، ستاون سال سے بلوچستان کے ساتھ جو زیادتی اور ناروا سلوک کیا جا رہا ہے۔ میں اقدار کے مالکوں سے سوال کرتا ہوں کہ کیا بلوچستان کوئی spare tyre کے طور پر آپ کو ملا ہے۔ کیا آج تک مرکز نے بلوچستان کو بحیثیت ایک صوبہ، بحیثیت ایک part of Pakistan تسلیم کیا ہے۔ Practically اس کی مثال ٹی ہے کہ آج تک مرکز کا اقدار جب بھی کسی کو ملا، آپ تاریخ کا مطالعہ کریں کہ بلوچستان کے ساتھ کس طرح زیادتی کی۔ آپریشن اور وہاں کے لوگوں کو مارنا۔ جناب چیئرمین! اگر آج حکومت نے، فوج نے جنرل مشرف نے ایک بگنی کو مارا ہے۔ جناب چیئرمین! میں اس ہاؤس کے توسط سے یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر بلوچستان کے حقوق کے لیے، اپنی سرزمین کی حفاظت کے لیے، اگر لاکھوں سروں کی قربانی ہو تو وہ سر تیار ہیں۔ ہم اس کی کبھی اجازت نہیں دیں گے کہ وہ اس طرح کی حرکت سے ہمیں باز رکھیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت نے ادھر ایک کمیٹی بنائی۔ کمیٹی کی سفارشات مرتب ہوئیں۔ یہاں سے مشاہد اور شجاعت حسین وہاں چلے گئے اور بگنی صاحب نے ایک کمیٹی اپنی طرف سے بنائی، اس کمیٹی میں مشاہد صاحب کو بھی شامل کیا گیا تھا۔ اس کے بعد باقاعدہ پریس میں آیا کہ بگنی صاحب نے کہا کہ میں

نے مصالحت کی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے خود اس کی خلاف ورزی کی۔ آج تک جو معاہدہ انہوں نے بگٹی صاحب سے کیا تھا وہ ہاؤس میں کیوں نہیں لایا گیا؟ کیا بحیثیت بلوچستانی ہمارا کوئی حق نہیں ہے۔ ہمارے ساتھ جو مختلف طریقے سے زیادتی کی جا رہی ہے کب تک ہم اس ظلم کو برداشت کریں گے۔ آپ دیکھ لیں کہ یہ جو موجودہ حکومت کے مشیر ہیں۔ جو جنرل کے دوست سمجھے جاتے ہیں اس ملک کے دشمن ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ ایک مظلوم کی آواز کو اس پر ظلم ہو رہا ہے اس کو آپ مارتے بھی ہو اور رونے بھی نہیں دیتے۔ یہ کب تک آپ کریں گے۔ جناب والا! جو بنگہ دیش کا واقعہ ہوا میں سمجھتا ہوں کہ اکبر بگٹی کی موت کے بعد دوسرا بنگہ دیش بننے والا ہے۔ یہ تمام حکومتی ارکان ہیں ملک توڑنے میں برابر کے شریک ہیں۔ امریکہ کے think tank نے جو نقشہ دیا ہے پاکستان کو توڑنے کا اس میں ہماری ایجنسیاں برابر کی شریک ہیں۔ کیا مذاق ہے ایک سردار، ایک سابق گورنر، سابق وزیر اعلیٰ، وفاق کی حامی شخصیت کا اس طرح قتل کرنا تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ کیا آپ کا یہی رویہ ہے۔ اس کو قتل کرنے کے بعد لاش کو لواحقین کو دیتے وقت جو طریقہ اپنایا گیا پوری دنیا میں ایک مذاق ہے۔ متضاد بیانات سے یہ کہا جا رہا ہے۔ ان کو ایک میٹھی میں بند کر کے، اتنا بڑا تالا میں نے کبھی اپنی زندگی میں نہیں دیکھا، اتنا وزنی تالا اس کو لگایا گیا۔ یعنی قابل احترام سردار کا جنازہ پڑھانے والے دس بندے تھے۔ یہ شرم کی بات ہے۔ وہاں پریس والوں کو بھی نہیں دکھایا گیا۔ آج تک یہ سوا یہ نشان ہے کہ وہ لاش جو کہتے ہیں بگٹی کی تھی، جو میٹھی کے اندر بند تھی آیا وہ بگٹی کی لاش تھی یا کسی اور کی تھی؟ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ جو یہاں ہم یہ بات کر رہے ہیں کہ یہاں کون ہے جس کے پاس اختیارات ہیں۔ یہ آپریشن تو خود فوجی جنرل نے کیا تھا، مشرف صاحب نے خود handle کیا تھا۔ وہ صوبہ بلوچستان کے گورنر کو بھی معلوم نہیں تھا، وزیر اعلیٰ کو بھی معلوم نہیں تھا، وہاں کے چیف سیکریٹری کو بھی معلوم نہیں تھا۔ Directly مشرف صاحب نے اس کو handle کیا اور یہ operation کامیاب کرایا۔ بعد میں ان سے کہلویا گیا، وزیر اعلیٰ کو بلوایا گیا کہ آپ بیان دے دیں کہ مجھے اعتماد میں لیا گیا تھا ورنہ آپ کا بھی حشر اسی طرح کریں گے۔ گورنر کو بھی کہا کہ آپ بھی بیان دے دیں۔

جناب چیئرمین! یہ ظلم کی حد ہے۔ اس طرح آپ وفاق کو کس طرح چلائیں گے جب

تک آپ کے صوبے مستحکم نہ ہوں، صوبے مضبوط نہ ہوں تو آپ کے لیے وفاقی چلانا مشکل ہو گا اور یہ آپ کی غلطی سے ہی بھگدیش بنا۔ آپ ہدارا! اگر اس ملک کو توڑنا چاہتے ہیں تو ہمیں ذبح نہ کریں۔ ایک گناہ کریں، دو گناہ نہ کریں۔ تو جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ بگنی کا جو قتل ہوا اس سے وہاں کے جو حالات ہیں پورے پاکستان سے ان کے غم اور درد میں لوگ شریک ہوئے۔ آپ نے دیکھا کہ بلوچستان میں ابھی ابھی آگ لگی ہوئی ہے اور وہاں کے حالات کی آپ کیا کارروائی دے سکتے ہیں۔ وہاں پر تو آپ نے بلوچستان کو مظلوم بنا دیا ہے۔

آپ mega-projects کی بات کر رہے ہیں کہ وہاں پر development ہو رہی ہے۔ جناب یہ شرم کی بات ہے۔ وہاں کیا development ہے؟ اگر گوادار پورٹ ہے تو وہ امریکہ کی demand ہے، چین اور پوری دنیا وہاں آنا چاہتی ہے۔ آپ نے ہم عوام کو کیا دیا ہے؟ آج بھی ہماری مائیں اور بہنیں دس کلو میٹر دور سے پانی لیتی ہیں، اپنے کندھوں پر پانی لیتی ہیں۔ یہ شرم کی بات ہے اور اگر آپ ملازمت کی بات کرتے ہیں، باہر کی دنیا کے سفارت خانوں میں جاؤ، آپ یہاں مرکز میں ڈکھیں، پچاس وفاقی سیکرٹری ہیں، ان میں ایک بھی بلوچستان کا نہیں ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ جی بلوچستان بھی پاکستان کا حصہ ہے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مظلوموں کو اس طرح مارنے سے مسائل حل نہیں ہوں گے اور آپ نے جو غلطی کی اس کا جو صلہ ملنا ہے آپ کو، یہ تاریخ بھی یاد کرے گی اور میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے عوام اب اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ بلوچستان کے حقوق کے لیے اگر کروڑوں اور لاکھوں سروں کی ضرورت ہو تو اس سے ہم دریغ نہیں کریں گے اور اگر اس ملک میں اپنا حق مانگنا عداوتی ہے اور اس کا صلہ بگنی کو جس طرح ملا اور حق مانگنے والوں کو اگر یہ صلہ دینا ہے تو یہ غداری ہم ہزار دفعہ کریں گے۔ ہم اپنے حقوق کبھی معاف نہیں کریں گے۔ اگر آپ شرافت سے نہیں دیں گے تو ہم زبردستی بھی اپنا حق مانگنا جانتے ہیں اور جرنیلوں نے، فوجی جرنیلوں نے جو ظلم کیا تھا اس کا صلہ ان کو ملا ہے، تاریخ گواہ ہے۔

یہ نہیں ہے کہ آپ کہیں کہ میں ظلم کرتا ہوں تو میں بچ سکتا ہوں۔ جناب چیئرمین! یہ بلوچستان کا بہت اہم issue ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی بھی حکومت اس پر کسی پیشانی کا اظہار نہیں کر رہی ہے۔ وہ سمجھتی ہے کہ میں نے بڑا تیر مارا ہے اور بڑا کامیاب آپریشن کیا ہے۔

وہاں ابھی پکڑ دھکڑ اور گرفتاریاں شروع ہیں اور ایک خوف و ہراس کا ماحول ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں جناب چیئرمین! یہ ایک بڑا المیہ ہے اور میں یہ کہتا ہوں کہ مرکز نے 'وفاق' نے بہت بڑی غلطی کی ہے اور جب تک آپ صوبوں کو خود مختاری نہیں دیں گے، صوبوں کے وسائل پر ان کا کنٹرول نہیں ہوگا، وہ اپنے وسائل اور resources کے مالک نہیں بنیں گے اس وقت تک آپ کا وفاق مضبوط نہیں ہوگا۔ کب تک آپ بہرے گونگوں کی طرح لوگوں کو اپنے ساتھ ملائیں گے اور آپ ستاون اٹھاون سال سے یہی کہہ رہے ہیں کہ جی ہم بلوچستان کو حقوق دے رہے ہیں لیکن آج تک بلوچستان کو آپ نے کیا حقوق دیے ہیں؟ وہاں صوبہ بلوچستان میں ہماری تنخواہیں بھی overdraft پر چل رہی ہیں اور ادھر آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے بڑا تیر مارا ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لیے چیف جسٹس سپریم کورٹ اس کا نوٹس لے لے اور اس کی خود انکوائری کرے اور جو لوگ involve ہیں ان کو کیفر کردار تک پہنچانا چاہیے۔ وہاں لوگوں کے جو وارنٹ جاری ہونے ہیں ان کو فوراً withdraw کرنا چاہیے۔ وہاں باقاعدہ سپریم کورٹ اس کا نوٹس لے اور میں سمجھتا ہوں کہ جب تک مرکز اس شخص کی غلطی کا اعتراف نہ کرے، کسی سے بات چیت نہیں ہو سکتی ہے۔ وہ اپنا اعتراف کرے جس نے بھی بگنی کو شہید کیا ہے وہ سرعام آکر یہ اعتراف کرے کہ میں نے اس کو مارا ہے تب ہم مذاکرات میں جائیں گے اور وہاں کے منتخب لوگ جس جس پارٹی سے ہیں سب کو مل کر مذاکرات کرنے چاہئیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ الگ بات کرنے سے مسئلہ حل نہیں ہوں گے۔

جناب والا! بگنی کے لواحقین کو جو صدمہ ہوا، ان کو لاش نہیں دی گئی۔ تمام دنیا اس کی مذمت کرتی ہے اور یہ سمجھتی ہے کہ اگر جناب چیئرمین! کسی کو پھانسی بھی ہو وہ لاش بھی اس کے لواحقین کے حوالے کی جاتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ بگنی کے فرزندوں نے بار بار مطالبہ کیا کہ لاش ان کے حوالے کی جائے۔ ان کی لاش آج تک ان کو نہیں دکھائی گئی اور یہ نہ روایت میں ہے، اخلاقی طور پر، اسلامی روایات اور نہ ہی انسانی ہمدردی میں اس کی کوئی مثال ملتی ہے۔ لہذا جناب! یہ جو بگنی کا واقعہ ہے اس میں مرکز نے خود اپنے پاؤں پر بھاری ماری ہے۔ اب یہ بات یہاں نہیں رکے گی۔ پورا ملک اس کی لپیٹ میں آنے کا۔ ہمارے حکمران اس کو مذاق سمجھ رہے ہیں اور اپنے بیانات کو توڑ مروڑ کر پیش کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے جو نتائج برآمد ہوں

گے، وہ خطرناک ہیں۔ جناب چیئرمین! میں کہتا ہوں کہ خدا را اس پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔
بیٹھ کر غور کریں کہ آنے والے دنوں میں اس کے کیا نتائج برآمد ہوں گے۔

جناب چیئرمین! اگر مرکز کا یہ طریقہ رہا تو پھر ہم سمجھتے ہیں کہ چاروں صوبوں یعنی پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان میں مظلوم عوام ہیں۔ لیکن جس انداز میں بلوچستان کے ساتھ سلوک رکھا جا رہا ہے اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ آج جو اس کا reaction ہوا تو میں سمجھتا ہوں مذاکرات کے ذریعے یہ مسئلہ حل ہونا چاہیے۔ بدوق کی نوک پر یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ اس سلسلے میں بلوچستان پورا سراپا احتجاج ہے۔ اس کا فوری نوٹس لیا جائے اور میں سمجھتا ہوں جس نے یہ کام کیا ہے دینا کا سب سے بڑا مجرم وہی شخص ہے۔ اس ملک کے لیے بڑا المیہ لایا اور آج پورا بلوچستان آگ کی لپیٹ میں ہے اور سب کا مطالبہ ہے کہ جس نے یہ ایکشن کیا ہے اس کو پھانسی دی جائے۔ اس کو عوام کے سامنے لایا جائے اور سب سے بڑی اہم بات یہ ہے کہ صوبائی خود مختاری، بلوچستان کے حقوق، رائٹی یہ ساری چیزیں آپ کو بحال کرنی پڑیں گی۔ اگر آپ نہیں کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس جدوجہد میں آگے بڑھیں گے پوری دنیا کو دکھائیں گے کہ حق لینا اس طرح ہے۔ ایک کی شہادت سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ بگٹی صاحب نے ہم تمام بلوچوں کو سرخرو کیا۔ پوری دنیا میں ہمارا سرا اونچا کیا۔ اس نے بڑی قربانی دے کر اس دنیا کو دکھا دیا کہ آپ ظلم، بدوق کی نوک کے ذریعے سر کو جھکا نہیں سکتے۔ سرکٹ سکتا ہے لیکن جھک نہیں سکتا ہے۔ شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Now I will request Mr. Ilyas Ahmed Bilour to take the floor.

Senator Ilyas Ahmed Bilour: Thank you very much Mr. Chairman that you have given me time

نواب اکبر خان بگٹی سے میری ذاتی ملاقات صرف ایک بار ہوئی جب وہ پشاور آئے۔ ان کے بھائی ہماری پارٹی کے ممبر رہے ہیں اور وہ بڑے نفیس آدمی تھے۔ جناب اکبر خان بگٹی صاحب نے جب ہماری وہاں حکومت ٹوٹی تھی تو وہاں گورنر کی حیثیت سے تین سال تک انہوں نے بٹ بٹیش کیا تھا۔ جناب اکبر

خان بگٹی صاحب کو میں سلام پیش کرتا ہوں جس طریقے سے انہوں نے شہادت حاصل کی۔ کل میرے ایک دوست نے کہا ایک حادثے میں موت پیش آئی تو مجھے بڑا افسوس ہوا۔ افسوس اس بات پر ہوا کہ ایک بزرگ شخص، ایک 80/85 years کا شخص، ایک نواب ابن نواب اور ایک adamant type کا آدمی اور ان پر نہ، جاہل بھی نہیں، پڑھا لکھا آدمی، اس کو اتنا مجبور کیا گیا کہ وہ اپنا بگٹی ایریا چھوڑ کر کوہلو کے ایک غار میں جا بیٹھا اور وہاں بھی اسے نہیں چھوڑا گیا، وہاں پر بھی اس کی recce ہو رہی تھی اور اس کے پیچھے gunship helicopter بھیجے جا رہے تھے۔ اب جب recce ہو گی، جب آپ مجھے دو تھپڑ ماریں گے اور میں بہت ہی کمزور ہوں اور میں آپ کو تھپڑ نہیں مار سکتا تو لات ماروں گا، خدا نخواستہ گالی دوں گا اور کچھ بڑا تو کہوں گا۔ جب ہیلی کاپٹر جا رہے تھے تو وہ search کے لیے جا رہے تھے، وہ کس چیز کے لیے جا رہے تھے؟ یہاں ہمارے Information Minister صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، الحمد للہ دوسرے دو Ministers بیٹھے ہوئے ہیں، وہ Law and Parliamentary Affairs محکمے کے نیازی صاحب اور کامل علی آغا صاحب بھی ہیں۔ ان کی تین دن تک statements totally contradictory تھیں۔ پہلے دن تو خود President صاحب نے مبارکباد دی ہے اور وہ میں نے خود سنی ہے۔ کس بات کی مبارکباد دی ہے؟ آپ نے کیا کیا ہے، آپ نے اُدھر کیا تلوار ماری ہے، ہندوستان کو فتح کیا ہے، لعل قلعہ پر محمڈ لگایا ہے؟ اپنے ہی ایک آدمی کو شہید کیا ہے، آپ اپنی فوج کو اس بات کی مبارکباد دے رہے ہیں۔

بگٹی صاحب نے اپنے حقوق کی بات کی ہے، صوبوں کے حقوق کی بات کی ہے۔ ہم آج بھی کہتے ہیں کہ اگر ہم اپنے صوبوں کے حقوق کی بات کرتے ہیں تو ہمیں غدار کہا جاتا ہے۔ ایک دفعہ نہیں سو دفعہ کہا جانے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم غدار سی، ہم ساری عمر سنتے رہے ہیں کہ یہ ہمیں غدار کہتے رہے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ چوہدری شجاعت صاحب کی سربراہی میں جبکہ وہ وزیر اعظم تھے، اسی ہاؤس میں ایک کمیٹی بنی، اس کمیٹی نے فیصلہ کیا اور وہ فیصلہ کہا گیا، وہ اس ہاؤس میں کیوں نہیں آیا؟ جیسے رضا ربانی صاحب نے کہا وہ فیصلہ یہاں lay down ہونا چاہیے۔

جناب چیئر مین! دکھ کی بات یہ ہے کہ جس طریقے سے ان کو follow کیا جا رہا تھا۔ جب تک وہ Establishment کے ساتھ تھے تب تک تو وہ بہت اچھے آدمی تھے، انہیں گورنر

بھی بنا دیا گیا، انہیں وزیر اعلیٰ بھی بنا دیا گیا، وہ مرکز میں بھی وزیر رہے، مرکز میں وزیر دفاع بھی رہے اور جب انہوں نے کہا کہ نہیں، Establishment والو! میرے ساتھ بیٹھو، میرے صوبے کی بات کرو، میرے صوبے کے حقوق کی بات کرو تو اس وقت وہ غدار ہو گیا اور اس کو follow کیا جا رہا تھا، اسے شہید کیا گیا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ نواب اکبر خان بگنی کسی حادثے کے تحت نہیں مرے، ان کو intentionally شہید کیا گیا ہے۔ کیوں نہیں سپریم کورٹ کے جج سے inquiry کرانی گئی۔ Chief Justice of Supreme Court بھی بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں، وہ خود اس کی suo motu inquiry کریں کہ ان کو کیسے شہید کیا گیا۔ وہ ایک معمولی آدمی نہیں تھے۔ کسی ایک آدمی کو شہید کرنے سے آپ اپنے مسائل حل نہیں کرا سکتے، ایک بگنی کو شہید کرنے سے ہزاروں بگنی پیدا ہوں گے۔ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ آپ لوگ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ ایس۔ ایم ظفر صاحب نے بڑی خوبصورت تقریر کی، میں ان کا بہت احترام کرتا ہوں، میں ان کو 70 سے جانتا ہوں اور جب وہ Law Minister ہوتے تھے تو میں لا لکرتی میں ایوب ہال میں ان کی تقریر سننے بھی جاتا رہا ہوں۔ I am a political worker تو مجھے یہ شوق تھا کہ میں ان کی تقریریں سنتا تھا۔ انہوں نے بڑی خوبصورت باتیں کیں، لیکن ان باتوں کا مقصد کیا ہے؟ انہوں نے ایک بات کی، free and fair election، انہوں نے کہا ہم بھی مل کر کوشش کریں اور آپ بھی مل کر کوشش کریں۔ ارے صاحب! اس ملک میں جب تک Establishment سیاست سے باہر نہیں نکلے گی اس وقت تک کبھی کوئی fair election ہو سکتا ہے اور نہ ہو گا۔ جس وقت تک establishment نہیں نکلے گی، کچھ بھی نہیں ہو گا۔ ہمیں کہہ جا رہا تھا کہ وہ جیتے ہیں، وہ جیت رہا ہے، یہ جیت رہا ہے، انجام کیا ہوا، ان کا MMA کے ساتھ سودا ہوا تھا، ہمارا بیڑا غرق کر دیا، national قوتوں کا اور ہماری وہ seat جو پشاور کی seat جہاں محترمہ بے نظیر کو حاجی بلور نے ہرایا ہے، ہم وہ seat ہارے ہیں، شیر احمد خان سے نیچے۔ ہم NA-1 زندگی میں نہیں ہارے، ساری establishment کی game ہے۔ آپ کیا بات کرتے ہیں، اب سیدھی سی بات ہے۔ جناب! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ 1973 Constitution کا الحمد للہ خان عبدالولی خان اس وقت Leader of the Opposition تھے اور ہم لوگوں نے consensus سے یہ Constitution بنوایا اور اس پر بلوچستان کے بزرگوں نے بھی دستخط کیے۔ اس Constitution

فان بگنی صاحب کو میں سلام پیش کرتا ہوں جس طریقے سے انہوں نے شہادت حاصل کی۔ کل میرے ایک دوست نے کہا ایک حادثے میں موت پیش آئی تو مجھے بڑا افسوس ہوا۔ افسوس اس بات پر ہوا کہ ایک بزرگ شخص، ایک 80/85 years کا شخص، ایک نواب ابن نواب اور ایک adamant type کا آدمی اور ان پر 'جابل بھی نہیں' پڑھا لکھا آدمی، اس کو استنا مجبور کیا گیا کہ وہ اپنا بگنی ایریا چھوڑ کر کوئٹہ کے ایک غار میں جا بیٹھا اور وہاں بھی اسے نہیں چھوڑا گیا، وہاں پر بھی اس کی recce ہو رہی تھی اور اس کے ہتھے gunship helicopter بھیجے جا رہے تھے۔ اب جب recce ہو گئی، جب آپ مجھے دو تھپڑ ماریں گے اور میں بہت ہی کمزور ہوں اور میں آپ کو تھپڑ نہیں مار سکتا تو لالت ماروں گا، خدا نخواستہ گالی دوں گا اور کچھ بڑا تو کہوں گا۔ جب ہیلی کاپٹر جا رہے تھے تو وہ search کے لیے جا رہے تھے، وہ کس چیز کے لیے جا رہے تھے؟ یہاں ہمارے Information Minister صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، الحمد للہ دوسرے دو Ministers بیٹھے ہوئے ہیں، وہ Law and Parliamentary Affairs محکمے کے نیازی صاحب اور کامل علی آغا صاحب بھی ہیں۔ ان کی تین دن تک statements totally contradictory تھیں۔ پہلے دن تو خود President صاحب نے مبارکباد دی ہے اور وہ میں نے خود سنی ہے۔ کس بات کی مبارکباد دی ہے؟ آپ نے کیا کیا ہے، آپ نے اُدھر کیا تلوار ماری ہے، ہندوستان کو فتح کیا ہے، لعل قلم پر جھنڈا لگایا ہے؟ اپنے ہی ایک آدمی کو شہید کیا ہے، آپ اپنی فوج کو اس بات کی مبارکباد دے رہے ہیں۔

بگنی صاحب نے اپنے حقوق کی بات کی ہے، صوبوں کے حقوق کی بات کی ہے۔ ہم آج بھی کہتے ہیں کہ اگر ہم اپنے صوبوں کے حقوق کی بات کرتے ہیں تو ہمیں غدار کہا جاتا ہے۔ ایک دفعہ نہیں سو دفعہ کہا جانے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم غدار سی، ہم ساری عمر سنتے رہے ہیں کہ یہ ہمیں غدار کہتے رہے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ چودہری شجاعت صاحب کی سربراہی میں جبکہ وہ وزیر اعظم تھے، اسی ہاؤس میں ایک کمیٹی بنی، اس کمیٹی نے فیصلہ کیا اور وہ فیصلہ کہا گیا، وہ اس ہاؤس میں کیوں نہیں آیا، جیسے رہا ربانی صاحب نے کہا وہ فیصلہ یہاں lay down ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین! دکھ کی بات یہ ہے کہ جس طریقے سے ان کو follow کیا جا رہا تھا۔ جب تک وہ Establishment کے ساتھ تھے تب تک تو وہ بہت اچھے آدمی تھے، انہیں گورنر

Concurrent List کے تحت Concurrent List دس سال کے بعد آئی تھی، وسیم سجاد صاحب اس Concurrent List میں تھے، items نکال رہے ہیں، یہ لے لو، یہ دے دو۔ اب Concurrent List کی وجہ سے ہماری provincial autonomy sufficient نہیں ہے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ full provincial autonomy ہونی چاہیے۔ جیسے S.M Zafar صاحب نے بھی کہا کہ مضبوط مرکز سے مضبوط ملک نہیں بنتا، صوبہ مضبوط ہو گا تو مضبوط مرکز بنے گا اور مضبوط ملک بنے گا۔ ہم جب provincial autonomy کی باتیں کرتے تھے، 56، 58 سے۔۔۔ اب وہ Minister صاحب جا رہے ہیں، میرا خیال ہے ان کا کہیں کام ہے۔ Anyhow 58، it was 55 میں ہم لوگ provincial autonomy کی باتیں کرتے تھے تو ہمیں غدار کہا جاتا تھا، الحمد للہ، شکر ہے، اب سارے لوگ provincial autonomy کی بات کرتے ہیں ہمارے لیڈروں کا ایک vision ہے، ایک سوچ ہے۔

جناب! USSR کی بات ہونی، ہم delegation میں گئے تھے، میں نے وہاں ایک question کیا، ایک عورت Oxford کی USSR پر بولی تو میں نے یہ question کیا، میں نے کہا کہ don't you feel yourself guilty میں نے کہا کہ

I feel myself guilty and today what is happening in Lebanon, the war was on, today what is happening in Iraq, today what is happening, I mean to say, in Afghanistan, what is happening in Washington, who is responsible for all these things. We all, we were the people

جس نے USSR کو disintegrate کرایا اور کیوں کرایا، dollars کی وجہ سے کرایا، ہمیں dollars آتے رہے، اس وقت بھی ہماری party یہی کہہ رہی تھی کہ یہ جہاد نہیں ہے، یہ فساد ہے تو ہمیں کہا جاتا تھا کہ تم غدار ہو، روس کے agent ہو۔ آج اگر وہ روس ہوتا تو America اس طریقے سے آج جو games کھیل رہا ہے، یہ کبھی نہ ہوتیں، اگر آج روس زندہ ہوتا USSR ہوتا۔ میں نے اس سے کہا محترمہ you better keep a lecture on that and I will come

over there, I will speak on that. I feel that I am also guilty and

Today, I also say your people are all guilty میں نے کہا۔ کہ یہ dollar کی وجہ سے، ہم نے dollars لیے، لوگ ارب ہتی بنے، لوگ کھرب ہتی بنے اور dollars لے کر USSR کو

تزوایا۔ اس نے مجھے جواب دیا کہ

economically they were not well off, I told, mind it, have you been there, their education is 100% and education not less than university level and their infrastructure is 100% much much better than any European country, their infrastructure, roads and rail everything. So, these countries who have got all these facilities and their economy can be alright after some time.

جناب! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میاں رضا ربانی صاحب نے باتیں کی ہیں، بہت پیاری باتیں کی ہیں اور میں ان کو support کرتا ہوں۔ جہاں تک S.M Zafar نے باتیں کی ہیں، وہ بھی بہت اچھا بولتے ہیں اور حقیقت کی بات بولتے ہیں، Government کی side سے ہوتے ہوئے بھی حقیقت کی بات بولنے والے، میرا خیال ہے، واحد ایک آدمی ہے۔

جناب! میں دوسری عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ کل مجھے کسی دوست نے کہا کہ ہم اسی طرح مارتے رہیں گے اور آپ لوگ اسی طرح جنازے اٹھاتے رہو، روتے رہو اور چیخیں مارتے رہو، ہم یہی کرتے رہیں گے تو میں نے کہا کہ اگر اس ملک کو بچانا ہے، اگر اس ملک کو رکھنا ہے تو آپ لوگوں کو مار کر زبردستی قوت کے زور پر حق نہیں مار سکتے، نہیں چلا سکتے۔ یہ بھی ان لوگوں کے ذہن میں ہے، یہ چھوٹی سی بات میں کرنا چاہتا تھا۔

جب provincial autonomy کی بات آتی ہے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ گیارہ تاریخ سے flour mills کو quota ملنا شروع ہوا، سرحد کی ملوں کو مچاس بوری روزانہ جبکہ یہاں پنجاب کی ملوں کو تیس روپے بوری سستی بھی اور مچاس بوری per roller body مطلب یہ کہ ان کو چھ سو بوریاں ملیں گی اور مچاس بوریاں سرحد کو ملیں گی، یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں، ان سے irritation پیدا ہوتی ہے۔ میری بجلی ہے، مجھے میری بجلی سستی دیں۔ کیوں نہیں دیتے؟ میرے پختونخواہ کی بجلی ہے، کیوں نہیں دیتے؟ یہ جو باتیں ہیں، ان باتوں سے آج کیا ہوا ہے؟ بلوچستان میں کیا تکلیف ہوئی؟ یہی ہوئی کہ گیس پشاور تک پہنچ گئی اور کوئٹہ میں گیس نہیں تھی۔ جناب! اکبر بگٹی صاحب کی عینک اور کھڑی دکھائی جا رہی تھی اور یہ بتایا جا رہا تھا کہ دس کروڑ روپے ملے ہیں، یہ بالکل غلط ہے۔ یہ وہی بات ہے، مجھے

مجبوراً کہنا پڑے گا کہ یہ سب کچھ ویسے جو مشرقی پاکستان میں ہوا۔ اتنا بڑا نواب جب اپنے گھر سے نکل کر کہیں پناہ کے لیے جاتا ہے تو اپنے ساتھ کوئی jewellery یا پچاس ساٹھ کروڑ روپے لے کر جاتا، دس کروڑ روپے تو آپ کے ہاں جو one star generals ہیں، ان کے نوکروں کے پاس بھی ہوتے ہیں۔ آپ کیا باتیں کرتے ہیں، دس کروڑ روپے کیا چیز ہے؟ یہ پیسے کون لے گیا ہے؟ اس کی بھی enquiry ہونی چاہیے۔ کیا کوئی منسٹر صاحب involve ہیں؟ جو اس بات پر ہنس رہے ہیں۔ میں بڑے دھم سے کہتا ہوں کہ دس کروڑ روپے کبھی بھی نہیں ہو سکتے اور نہ ہی 96000 ڈالر ہو سکتے ہیں۔ اتنا بڑا نواب ابن نواب، اس کے پاس میں یہ پوچھتا ہوں کہ one unit بنایا، کس نے بنایا؟ Establishment نے۔ کس لیے بنایا؟ 54=46 کرنے کے لیے بنایا، اس کا انجام دیکھ لیا۔ آج میں یہ پوچھتا ہوں کہ مشرقی پاکستان کا خون ناحق کس کے سر ہے؟ وزیرستان کا خون ناحق کس کے سر ہے؟ خون ناحق کارگل کا کس کے سر ہے؟ خدا کا خوف کریں، کچھ ہوش کریں، آخر کب تک لوگوں کو مرواتے رہیں گے؟ کب تک لوگوں کو مارتے رہیں گے؟ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ might is right, might is right کتنوں کو ماریں گے؟ ہم سب کو ماریں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، جتنے مارنے ہیں ماریں۔ آپ کیا سمجھتے تھے، یہاں سردار زہری صاحب بیٹھے ہیں، میں ان سے ایک سوال کرتا ہوں، مجھے اس بات کا جواب دیں کہ خدا نخواستہ کل یہ کسی مشکل میں پھنس جائیں، آج تو ضیہ Establishment کے ساتھ ہیں، اگر یہ کہیں پھنس جائیں اور ان پر حملہ ہو تو کیا یہ زندہ گرفتار ہوگا؟ نہیں ہوگا، کوئی غیرت والا بندہ زندہ اپنے آپ کو حوالے نہیں کرے گا وہ اپنے آپ کو گولی سے مارے گا مگر گرفتاری نہیں دے گا۔ جناب! خدا کا واسطہ ہر ایک تو جنرل نیازی نہیں ہو سکتا کہ جنرل اروڑہ کے سامنے ہتھیار رکھ دے۔

(ذیک بجانے گئے)

یہ اکبر خان بگٹی تھا، ایک بہادر نواب تھا۔ پشتون، بلوچوں کی غیرت ہوتی ہے، عزت ہوتی ہے، یہ کیا بات ہے کہ تم ایک غیر کی فوج کے سامنے پستول رکھ رہے ہو، تمہیں غیرت ہوتی تو یہ چاہیے تھا کہ اپنے سر میں پستول مارتے، شیر دل بنتے تھے۔ میں زہری اور دوسرے نوابوں سے پوچھتا ہوں مجھے یہ بتائیں کہ کوئی نواب، کوئی غیرت والا آدمی گرفتاری دے گا؟ کبھی بھی نہیں دے گا۔ اس کو مارا گیا ہے۔ جناب! خدا کا خوف کریں، اس ملک کو بچانا ہے، اس ملک کو رکھنا

ہے۔ جناب! ہم اپنے حقوق اس فیڈریشن میں مانگتے ہیں۔ جناب! ہم بار بار یہ کہتے ہیں 'اگر آپ لوگ federation میں ہمیں ہمارے حقوق نہیں دیتے' تو پھر میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ نہیں چاہتے کہ یہ federation قائم رہے۔ ہم اس federation سے باہر نہیں نکلتے۔ میرے ہاں صرف دو چیزیں پیدا ہوتی ہیں جناب بجلی اور تباکو۔ میرا تباکو central subject ہے، میری بجلی central ہے۔ منجانب میں تین چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ کاٹن ہوتی ہے، گندم ہوتی ہے اور چاول ہوتے ہیں۔ کون سی چیز اس میں central subject ہے۔ ان میں سے کس چیز پر central tax لیا جاتا ہے۔ خدا کا واسطہ ہے کہ آپ یہ disparity چھوڑیں۔ ایک ملک ہے۔ ایک ملک کی حیثیت سے ہر صوبے کو اس کا پورا حق دیا جائے جناب۔ اگر آپ صوبوں کو حق نہیں دیں گے تو جناب ایسا کبھی نہیں چلے گا۔ میرا ایک دوست کہتا ہے۔ ایک سردار ہے جو آج کل گورنمنٹ کے ساتھ ہے۔ بہت سے سردار ہیں جو گورنمنٹ کے ساتھ ہیں۔ تین چار بے چارے سردار باہر ہیں۔ باقی تو سردار بہت ہیں۔ ہمارے جمالی صاحب جو بیٹھے ہوئے تھے، یہ بھی سردار ہیں۔ ایک سردار نے ہمارے دوست کو جو گاڑی drive کر رہا تھا، وہ لے کر گیا ہے، ایک جگہ آگے، اس نے کہا یار واپس چلو۔ واپس گئے تو اس نے کہا یار اس جگہ سے مجھے خون کی بو آ رہی ہے۔ اس نے کہا کہ کیوں؟ اس نے کہا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے یہاں ۶۷ آدمی مارے ہیں۔ یہ اپنے غریب لوگوں کو آ کر مارنے والے سردار جب حکومت کے ساتھ ہوں تو ٹھیک ہے۔ آئیں میرے پشاور میں آ کر پانچ آدمی مار کر دکھائیں مجھے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ اپنے غریب لوگوں، ہاریوں یا جو بلا بھی ہیں، ان کو ماریں۔ تو میں نہیں کہہ سکتا مگر آج کہا جا رہا ہے کہ اکبر بگٹی صاحب نے فلاں year میں ایک آدمی کا قتل کیا تھا، فلاں year میں قتل کیا تھا۔ جب وزیر اعلیٰ بنا رہے تھے، جب گورنر بنا رہے تھے، جب مرکزی وزیر بنا رہے تھے، اس وقت کچھ یاد نہیں تھا ان لوگوں کو کہ بگٹی صاحب کون آدمی ہیں۔ آج بگٹی صاحب کی غامیاں نکال رہے ہیں۔ Bugti was a great person. I, once, only, met him, once only, when he came to Peshawar

کی بھتیجے میرے once, only, met him, once only, when he came to Peshawar

فاتحہ کے لیے آئے تھے، جب وہ یہاں ایم این اے تھے تو اس وقت میں انہیں ملا تھا۔ اس سے پہلے نہ میں ملا ہوں اور نہ بعد میں ملا ہوں۔ باقی میں سب سرداروں کو ملتا رہا ہوں۔ بزنجو صاحب، ان سے مجھے بڑی عقیدت ہے۔ عطاء اللہ میگل، خیر بخش مری صاحب ہمارے ساتھ تھے، ہم اس وقت

سے ان کے ساتھ ہیں۔ جناب کوئی غیرت مند آدمی کسی جھگڑے میں اپنے آپ کو زندہ نہیں دے گا۔ کسی کے حوالے نہیں کرے گا۔ یہ Army action وہاں سے فوراً ختم کیا جائے اور جو دس items انہوں نے کہے ہیں یہ سارے واپس دیے جائیں اور full provincial autonomy وسم سجاد صاحب کی ہم Concurrent List اور provincial autonomy نہیں مانتے۔ وہی جو Concurrent list آئی تھی پہلے، جو بنی ہوئی تھی ۷۳ء میں، وہ مکمل دی جائے اور اس کے بعد provincial autonomy دی جائے اور اس کے بعد میں ایک لفظ ضرور آپ کو کہوں گا۔

محبت گولیوں سے بور ہے ہو، وطن کا چہرہ غول سے دھو رہے ہو
کہاں تجھ کو کہ منزل کٹ رہی ہے، یقین مجھ کو کہ منزل کھو رہے ہو

Mr. Presiding Officer: Thank you. Now I request.....

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا، انہوں نے جتنے دوستوں کا تذکرہ کیا وہ انہوں نے کہا کہ میرے دوست تھے، لیکن انہوں نے ان سے جو بات منسوب کی، مجھے لگتا ہے کہ ان کے دوست ٹھیک نہیں ہیں، اپنے دوست بدل لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جناب ڈاکٹر شیر افگن نیازی صاحب - Now he is the

last speaker of the day.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین میں اس قضیے یا اس واقعے میں نہیں جانا چاہوں گا، لیکن میں اس بات میں ضرور جانا چاہوں گا کہ بلوچستان کا مسئلہ جو گھمبیر ہے عرصہ دراز سے، وہ کوئی آج کا پیدا کردہ نہیں، اس حکومت کا پیدا کردہ نہیں، یہ کافی عرصے سے چلا آ رہا ہے اور یہاں پر اگر سابقہ ادوار میں دیکھا جائے تو military operation کیے گئے اور ایک military operation مرحوم کے دور میں ہوا جب کہ وہ گورنر تھے۔ وہاں پر ایک بہت بڑے قبیلے پر بمباری کی گئی، جس سے کافی افراد شہید ہوئے، پھر انہیں افغانستان جانا پڑا۔ میں دوسری صورتحال میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ

جب بگٹی صاحب ملتان میں قید تھے تو ہمارے وارڈ میں تشریف لایا کرتے تھے۔ اس وقت میں سینئر ہاؤس سرجن تھا۔ پھر جب وہ گورنر بننے سے قبل ۱۹۷۰ میں میانوالی آئے تو میں بطور معالج ان کا علاج کرتا رہا۔ میری ان سے اچھی واقفیت تھی لیکن ایک چیز جو میں یہاں بیان کرنا چاہوں گا، میں شخصی حوالے سے بات نہیں کروں گا، میں مجموعی طور پر ملک کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ بلوچستان کے بارے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ یہ چار اکائیوں میں سے ایک اکائی ہے اور برابر کی اکائی ہے۔ چار اکائیوں سے پاکستان بنتا ہے۔ سب کی عزت برابر ہے، ان کے حقوق برابر ہیں لیکن ایک چیز میرے ذہن کے لیے تکلیف دہ ثابت ہوئی ہے۔ میں ان militants کی بات کرنا چاہتا ہوں کہ کافی عرصے سے وہاں پر law and order situation خراب تھی۔ پھر operations کیے جاتے ہیں۔ پھر کوئی ٹھیک ہو جاتا ہے۔ وہاں پر ترقیاتی سکیمیں دی جاتی ہیں۔ پھر اس حوالے سے آگے نہیں بڑھتیں۔ اب میں ایک چیز آپ کے اور اس معزز House کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ اب ہمیں ان حقائق کو ڈھونڈنا پڑے گا کہ اس صوبے کے اندر جو رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے اور آبادی کے لحاظ سے سب سے کم تر صوبہ ہے۔ آبادی تقریباً ۷۵ لاکھ ہے۔ ۷۵ لاکھ ہے۔ ۴۰ فیصد آبادی پٹھانوں پر مشتمل ہے، ۴۰ فیصد آبادی بلوچوں پر مشتمل ہے اور ۲۰ فیصد یہاں پر آباد کار ہیں۔ اب اس حوالے سے یہاں پر کچھ واقعات ہوتے رہے ہیں۔ یہاں پر آباد کاروں کے ساتھ بھی کچھ زیادتیاں ہوئیں۔ اس طریقہ کار سے مقامی لوگوں کے ساتھ بھی زیادتیاں کی جا رہی ہیں اور وہاں پر law enforcing agencies نے کئی چیزیں کی ہیں۔ ان پر بھی حملے ہوئے۔ شہریوں پر بھی حملے ہوئے۔ شہری شہید بھی ہوئے۔ بچے اور بوڑھے بھی شہید ہوئے۔ بارودی سرنگیں بھی پھجائی گئیں۔ پل بھی اڑانے گئے، ریل کی پٹریاں اکھاڑی گئیں اور ان کو تباہ کیا گیا۔ بجلی کے ناور ضائع ہوئے اور اس کے بعد گیس پائپ لائنیں اڑائی گئیں۔ اس طریقے سے بے تحاشا اسلحہ بھی افغانستان کے حوالے سے یہاں لایا گیا۔ یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ انڈیا کی مدد سے افغانستان میں اسلحہ آیا اور پھر وہاں پر یہ بھی claim ہوا کہ بلوچستان لبریشن آرمی BLA کا وجود ہے اور وہ اس کو آزاد مملکت میں تبدیل کرنا چاہتی ہے۔ یہ بڑی اہمیت کی باتیں ہیں جو ہمیں ذہن میں رکھنی پڑیں گی۔ جہاں پر ہزاروں یا سینکڑوں راکٹ گاڑ ہوں، جہاں میزائل گاڑ ہوں، جہاں اینٹی انٹرکرافٹ guns پانی جائیں، جہاں پر

جدید اسلحہ پایا جانے، جہاں پر عوام الناس شہید ہوں وہاں پر law enforcing agency کے افراد بھی شہید ہوں، وہاں کے رستے والے بھی شہید ہوں، پھر ترقیاتی منصوبے بھی چل رہے ہوں اور وہ ایسے کہ ۱۲۵ ارب روپے کے mega projects بھی ہیں اور سب کچھ ہو رہا ہے تو کیا وجوہات ہیں؟ وہ کونسی چیز ہے کہ ایک صوبے میں اس قسم کی سوچ پیدا ہو جاتی ہے کہ انہیں آزاد مملکت ہونا چاہیے بلکہ پاکستان کی ایک اکائی نہیں ہونا چاہیے۔ اس طریقے سے ہم اس کو پوری تسلی سے دیکھیں۔ وہاں پر سیاسی عمل کے بارے میں بھی کہا جاتا ہے۔ سیاسی پارٹیاں بھی ہیں اور سمجھدار لوگ بھی ہیں، پڑھے لکھے بھی ہیں لیکن ایک چیز آج سے لے کر سابقہ دور میں، جب سے یہ گڑبڑ شروع ہوئی ہے، جب سے یہ بجلی کے بڑے بڑے کھمبے اڑانے جا رہے ہیں، bridges توڑے جا رہے ہیں، ریل کی پٹریاں اکھیڑی جا رہی ہیں، گیس کی پائپ لائنیں تباہ و برباد کی جا رہی ہیں، بے گناہ شہریوں کو شہید کیا جا رہا ہے اور جو لوگ امن کے لیے وہاں پر کوشش کر رہے ہیں ان کو بھی شہید کیا جا رہا ہے۔ مجھے کوئی یہ بتا دے کہ جناب! جب یہ واقعات ہونے لگے ہیں settlers کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے اور اس کے بعد وہاں بندے شہید کیے گئے ہیں کیا وہ بلوچستان کے رستے والے نہیں ہیں۔ کیا ان معززین نے، ان نوابین نے، ان سرداروں نے، ان سیاسی پارٹیوں، ان وڈیروں نے، ان مؤثر افراد نے کسی ایک واقعے کو کبھی انہوں نے condemn کیا یا اس کو روکنے کے لیے کوشش کی۔ وہاں پر صوبائی حکومت ہے، صوبائی اسمبلی ہے کیا وہاں پر باہر سے جا کر ممبر بنے ہوئے ہیں یا وہ بلوچستان کے رہائشی لوگ ہیں جو صوبائی اسمبلی میں ہیں۔ وہ بلوچستان کے ہی لوگ ہیں جو یہاں سینیٹ میں ایک چوتھائی ہیں۔ پھر قومی اسمبلی میں بھی ان کی آبادی کے حوالے سے جائز نمائندگی موجود ہے لیکن مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ جو کچھ ہوتا رہا، غریب شہید ہوتے رہے یا قبائل جن کے ساتھ ظلم ہوا اور ہزاروں کی تعداد میں جن کو نقل مکانی کرنی پڑی اور پھر وہاں بلوچستان کو چھوڑ کر پنجاب میں وہ آنے تو کسی شریف آدمی نے، کسی سیاستدان نے، کسی بااثر فرد نے، بااثر پارٹی نے کبھی یہ بات نہیں اٹھائی ان کے حوالے سے ان کو condemn نہیں کیا، ساتھ یہ نہیں کیا کہ ان کی مدد کی ہو کہ جب ان کو بے گھر کیا جا رہا تھا، جب ان کے املائے لوٹے جا رہے تھے، ان کو بھگایا جا رہا تھا، ان کی جان لی جا رہی تھی تو اس وقت کسی سیاسی پارٹی نے، کسی نواب نے، کسی وڈیرے نے یا کسی سمجھدار سیاستدان نے اس

کا کوئی دفاع نہیں کیا اور ان کے لیے کچھ نہیں کیا۔ اس طریقے سے جو صورتحال آج ہے یہ بڑھتے بڑھتے اس حالت تک ہم پہنچ چکے ہیں۔ بات یہ ہے کہ یہاں تو ہم چیخ و پکار کرتے ہیں، یہاں چیخ و پکار کر لینا، میں اس کو کوئی بڑی بہادری کی بات نہیں سمجھتا۔ یہ تقریریں تو ہم باہر اگر سنیں تو ایسے لوگ ہیں جو کچھ چیزیں سمجھتے ہیں، وہ ہم سے بہتر باتیں کرتے ہیں۔ وہ بڑے بااثر ہوتے ہیں، کہتے ہیں یہ چہرہ مفت دیں گے اور آخر میں کہتے ہیں پانچ روپے نکالو اور پھر ہم پانچ روپے نکال کر دیتے بھی ہیں۔ کہتے مفت ہیں اور لیتے پیسے ہیں اور ہم بڑی غوشی سے ان کو دیتے ہیں۔ اگر صورتحال دکھی جانے تو پھر محسوس یہ ہوتا ہے کہ اگر ہم واقعی ایک ملک ہیں، ہم پاکستانی ہیں۔ میں قومیوں میں نہیں جانا چاہتا۔ میں ایک قوم کی حیثیت سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ اسی لیے جب ہم باہر کے ممالک میں جاتے ہیں تو ایک آدمی نے مجھ سے بھی پوچھا جب میں چین سے واپس آ رہا تھا تو airport پر ایک journalist نے مجھ سے پوچھا آپ چین سے کیا سیکھ کر آئے ہیں میں نے کہا کہ Chinese are a nation اس نے کہا پاکستانی میں نے کہا they are masses یعنی یہ ایک قسم کی بھیڑ ہیں۔ جب ہم اپنی شناخت باہر جا کر کراتے ہیں تو کیا کہتے ہیں پنجابی، بلوچی، مغلان۔ صورتحال یہ ہے کہ یہ نہیں کہتے کہ ہم پاکستانی ہیں۔ ہم پہلے پاکستانی ہیں، مسلمان بھی ہیں، غیر مسلم بھی پاکستانی ہیں لیکن کبھی یہ نہیں کہتے کہ ہم پاکستانی ہیں اس لیے پاکستانیت بنیادی طور پر ہم نے پیدا ہی نہیں کی اور یہ عصبیتیں ہم پیدا کر رہے ہیں یا علاقائی تعصب ہم پال رہے ہیں۔ زبان کا تعصب پال رہے ہیں، ملک کا تعصب پال رہے ہیں۔ یہ بھی صورتحال ہے کہ سب سے بڑا صوبہ اب اس کی definition بھی different ہو رہی ہے کہ سب سے بڑے صوبے سے مراد علاقہ ہے۔ یہ نہیں ہے، علاقے نہیں، اگر آبادی کے حوالے سے اگر دیکھا جائے تو سب سے بڑا صوبہ آبادی کے حوالے سے اس میں کوئی شک نہیں پنجاب ہے۔

ابھی ہمارے ایک معزز رکن فرما رہے تھے کہ یہ ایک کارنامہ ہے کہ جب ولی خان (مرحوم) وہ Leader of Opposition تھے تو consensus document بنا جسے 1973ء کا آئین کہتے ہیں last میں آ کر اسی آئین کے حوالے سے جس میں Concurrent List ان کی موجودگی میں، ان کی قیادت میں تمام پارٹیوں نے متفقہ طور پر ماسوائے ایک معزز رکن عبدالحمید

جوتنی (مرعوم) کے متفقہ طور پر وہ دستور دیا گیا۔ جس میں Concurrent List رکھی گئی اور اس کا بھی ایک time دیا گیا کہ دس سال کے بعد پھر اس کو wash out کیا جانے کا کہ یہ ختم کر کے یہ حقوق یا یہ حقائق جو ہیں ان پر قانون سازی ہو سکتی ہے۔ یہ صوبوں کو لوٹا دی جانے۔ ایک صورت حال یہ ہے۔ وہ ٹھیک ہو جانے۔ اب ہم بات یہ کر رہے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ہم نے جو زخم اس مملکت خداداد پاکستان کے جسم پر لگانے ہیں اس کے لیے ہم مرہم پیدا کریں۔ ایک دوسرے کے ساتھ گفت و شنید پیدا کریں ایک دوسرے پر الزام تراشی سے گریز کریں۔ شکر الحمد للہ کہ ہمارے بھائی تشریف لے آئے ہیں۔ اب جنرل نیازی صاحب کو مورد الزام ٹھہرانا نامناسب بات تھی۔ ان کا کوئی کام نہیں تھا اس وقت کے سربراہ مملکت ہمارے فرنٹیر کے ایک خان صاحب تھے۔ میں ان کا نہیں کہنا چاہتا کہ یہ ایک قدرت کا سسٹم تھا۔ اس وقت مشرقی پاکستان میں جو صورت حال تھی اس پر کسی وقت debate کریں گے کہ کیا تھا، کیا نہیں تھا یہاں کیا ہو رہا تھا۔ وہاں کیا ہو رہا تھا۔ میں اس میں نہیں جانا چاہتا لیکن میں یہ ایک بات ضرور کروں گا یہ بھی یاد رکھا کریں کہ ہیٹ خان نیازی نے سارا بنگال اور بہار فتح کیا تھا۔ تقسیم کے وقت آدھا بنگال وہ بھارت کا حصہ بنا، آدھا بنگال ایسٹ پاکستان بنا، اور یہ پھر ہم نے اپنے اعمال کی وجہ سے کھو دیا۔۔۔ یہ ٹھیک ہے۔ سارا فتح کیا تھا ایک آدھا بنگال ہم نے کھویا، بہار بھی ہم نے فتح کیا تھا آپ نے نہیں کیا تھا۔ لہذا بات یہ ہے کہ افسوسناک پہلو ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ کوئی اچھا ہوا ہے۔ ہمارے لیے قابل شرم ہے کہ مسلمانوں کے لیے ایک کلنک کا ٹیکہ ہے کہ انہوں نے اتنی تعداد میں ہتھیار ڈالے۔ وہاں صرف ایک نے نہیں بلکہ سب نے ڈالے۔ ہم انڈیا کی قید میں رہے اور بڑی مشکل سے بھٹو صاحب نے، فہم و فراست کے بل بوتے پر اپنے جنگی قیدی واپس لانے، علاقہ واپس کرایا۔ LOC قائم کرایا یہ بہت ساری باتیں ہیں۔ اب میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں ہم بڑی دھواں دھار تقریریں کر رہے ہیں، کیا ہم چاہتے ہیں کہ ساری صورت حال کی چاروں اکائیاں برابری کی سطح پر تمام حقوق کے ساتھ محبت اور پیار سے رہیں؟ اگر رہیں، تو ہمیں ایک بات سوچنا ہوگی، ہر وہ فعل جو اس مملکت خداداد پاکستان کا نقصان کرتا ہے نقصان دہ ہوتا ہے، اسے ہمیں condemn کرنا پڑے گا اور ہر اس چیز کو support کرنا پڑے گا جو حقائق پر مبنی ہوگی۔ اگر کوئی نقصان ہوتا ہے تو نقصان کرنے والے کے خلاف action لینا پڑے گا۔ اب

صورت یہ ہے کہ BLA والے کہتے ہیں کہ بس دیکھی ہیں۔ اب میں پوچھتا ہوں ہمارے جو بزرگ
 یہاں بیٹھے ہیں اور ان کی بڑی عمر ہے ان کو پتا نہیں ہے کہ BLA کے پیچھے کون ہے۔ یہ میزائل
 کون چلا رہا ہے یہ راکٹ کون چلا رہا ہے۔ یہ ضلعوں میں mine کوئی پھنسا رہا ہے، یہ ریل کی
 پٹریاں کون اکھاڑ رہا ہے۔ یہ bridge کون برباد کر رہا ہے، یہ گیس پائپ لائنیں کون اڑا رہا ہے
 اور یہ بجلی کے کھمبے جو پڑے ہیں، towers کون اڑا رہا ہے۔ کیا ان کو نہیں پتا؟ غریبوں کو کس
 نے قتل کیا، وہ کون ہے؟ جو کرتے ہیں وہ کون ہیں؟ یہ نہیں جانتے۔ قرآن کریم میں بڑی واضح
 بات ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ ایک شخص کا قتل انسانیت کا قتل ہے ہر شخص کو پہچانا
 انسانیت کو پہچانا ہے۔ یہ صورت حال ہے۔ وہ غریب غربا وہ مساکین میں کس کا وہ غریب لوگ
 جو مانوں میں سینکڑوں کی تعداد میں شہید ہونے ہیں ان کا کیا قصور تھا؟ وہ کس کے ذمے ہیں
 وہ کس نے کیا ہے۔ یہ قومی اثاثے کون تباہ و برباد کر رہا تھا اگر ریاست کے فرائض میں ہے کہ
 ریاست کی writ وہاں ہونی چاہیے۔ وہاں پر لوگوں کو امن و امان ہونا چاہیے، ان کے اثاثوں کی
 حفاظت ہونی چاہیے تو پھر ہمیں اس پر سر جوڑ کر سوچنا پڑے گا۔ ہمیں بیٹھ کر بات چیت کرنی
 پڑے گی۔ ابھی میں وزیرستان کے حوالے سے ایک مثال دینا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! کافی
 دنوں سے اسمبلی سے بھی یہ آوازیں اٹھیں اور اس معزز ایوان سے بھی اٹھیں کہ بجائے گولی
 کے آپ negotiations کریں اور اس طریقے سے اس مسئلے کو سلجھائیں۔ اب جب وہاں کی
 آبادی اور مؤثر افراد کے ساتھ political settlement ہونی، ہم ان لوگوں کے مشکور ہیں جنہوں
 نے مل بیٹھ کر یہ فیصلہ کیا ہے، شمالی وزیرستان کا ایک معاہدہ ہوا ہے اور وہاں پر امن آ چکا
 ہے، خدا کرے کہ یہ امن جاری رہے۔ مجھے یہ بھی فکر ہے کہ اس کو سبوتاژ کرنے کی ضرورت انڈیا
 اور انڈیا کے ہمنوا لوگ کوشش کریں گے کہ یہ معاہدہ دور تک نہ جانے پھر پاکستان کے لیے
 مسائل اور مشکلات پیدا ہوں۔ بین الاقوامی سطح پر پاکستان کو بدنام کیا جانے کہ یہ تو طالبان اور
 القاعدہ کا ساتھی ہے، اس لیے اس کی respect نہ کی جائے۔ پاکستانی بنیادی طور پر بنیاد پرست
 ہیں یا دہشت گرد ہیں؟ یہ خطرہ ہے۔ اب صورتحال یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم ایک دوسرے
 پر الزام تراشی کریں، ایک دوسرے کی leg pulling کریں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم سیاسی لوگ
 ہیں۔ اگر ہم واقعی سیاسی لوگ ہیں اور سوجھ بوجھ رکھتے ہیں، ہمیں سیاسی شعور ہے اور اس کے بعد

آئینی شعور اور قانونی شعور ہے تو ہمارے فرائض میں ہے کہ ہم وہ تجاویز پیش کریں جو قابل عمل ہوں اور ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر ایسے مسائل کو حل کرنے کی سعی کریں تاکہ اس قسم کے واقعات دوبارہ نہ دہرانے جا سکیں اور اس طریقے سے قومی امانتیں ضائع نہ ہوں اور اس طریقے سے اس مملکت خداداد پاکستان کا نام جب بین الاقوامی طور پر لیا جائے، جب قوموں کی صفوں میں پاکستان کھڑا ہو تو اس کی عزت اور احترام ہونا چاہیے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک چیز کو زیادہ بھڑکانا درست نہیں۔ ان ایوانوں کا مدعا ہے 'parley, parley means بات چیت' parley means عقل و شعور سے ایک دوسرے کو سمجھانا 'parley means وہ قانون سازی کرنا' وہ قواعد بنانا، وہ صورتحال پیدا کرنا جس سے قوم کو رہنمائی حاصل ہو، ان میں اچھائی ہو، ان کی ترقی ہو اور ان کی حفاظت ہو اور اس طریقہ کار سے ایک باوقار زندگی گزاری جا سکے۔ لیکن مجھے یہ محسوس ہوا ہے کہ یہ تو ہم نمبر گیم پر لگے ہوئے ہیں کہ جتنی دھواں دھار ہم تقریر کرتے ہیں، کتنے point ہم score کرتے ہیں، کتنے point ہم controversial دیتے ہیں، کتنے point ہم ایسے پیش کر رہے ہیں جو ناقابل عمل ہیں اور کتنوں میں ہم الزام تراشی کر رہے ہیں! کس طریق کار سے ہم چاہتے ہیں کہ تقسیم جاری و ساری رہے اور اس قسم کا دکھ اور درد بچانے اس کے کہ اس پر مرہم رکھیں، اس کو پھیلنے میں لگے ہوئے ہیں کہ درد بڑھتا جائے، نفرتیں بڑھتی جائیں، اکائیوں کے اندر تصادم ہو جائے اور یہ ثابت کیا جائے کہ ساری کی ساری establishment، ساری کی ساری افواج اور سارے کے سارے جن کے پاس طاقت ہے وہ صرف اور صرف پنجابی ہیں۔ یہ افسوسناک پہلو یہاں بھی برآمد ہوا، اسمبلی میں بھی ہوتا ہے، مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کیوں پنجاب؟ کیوں پنجاب؟ اب تو یہ صورتحال بن رہی ہے کہ بلوچستان سے بھی پچیس ہزار نوجوانوں کو سروسز میں لیا گیا ہے اور فوج میں لیا جا رہا ہے، پولیس میں لیا جا رہا ہے، نیوی میں لیا جا رہا ہے۔ پچیس ہزار لیے گئے ہیں اور دوسرا اب سندھیوں کو بھی اتنا ہی chance ہے کہ وہ بھی forces میں ہر جگہ پر ہوں اور ایک طریقہ کار سے اگر establishment میں آئیں تو برابری کی سطح پر آئیں اور حقوق کے لحاظ سے آئیں۔ تو اب صورتحال یہ ہے کہ ہر وقت یہ کہنا کہ جیسے ہمارے بھائی نے یہ کہا پچاس من یا پچاس بوری فرما رہے تھے، جو فی آٹے کی Mill کو مل رہی ہے اور ادھر 600 مل رہی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ بات سچی

نہ ہو۔ کسی نے بتائی ہو اور ویسے اگر کوئی notification ان کے پاس ہے تو وہ دکھائیں۔ پھر یہ بات انہوں نے سوچی ہی نہیں ہے کہ ایک گھر میں دس آدمی رستے ہیں اور ایک گاؤں میں 500 رستے ہیں تو دس آدمی اور 500 میں کوئی فرق ہی نہیں ہے؛ تو اس کا proportion اتنا ہی کم ہوگا اور آبادی زیادہ ہونے کی وجہ سے اس کو زیادہ ملے گا۔ اس لیے ہم ایسے دلائل پیدا کرتے رہے ہیں، ایسے کوائف جمع کر کے لاتے ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ جہاں پھوڑا ہے بجائے اس پر مرہم رکھنے کے کہ وہ heal ہو، ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس پر جو تہہ بنی ہوئی ہے اس کو کریہ ذالیں، خون بہنے لگے اور پھر درد شروع ہو جانے، infection بڑھ جانے۔ میں ان گزارشات کے ساتھ جناب چیئر مین! معزز اراکین کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے پہلی دفعہ اتنے عرصے میں، میں تقریباً تیسری دفعہ وزیر بنا ہوں، مجھے سنا ہے اور بغیر بات کیے مجھے اجازت دی ہے کہ میں اپنے خیالات کو آپ کے سامنے اور معزز ایوان کے سامنے پیش کروں۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

سینیٹر الیاس احمد بلور، جناب! صرف ایک personal explanation معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ میرے بھائی نے بڑی اچھی تقریر کی اور آج پہلی مرتبہ انہوں نے بڑے پیار و محبت کے ساتھ تقریر کی اور ہم نے بھی ان۔۔۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، اور پہلی بار رضا ربانی صاحب نے پیچھے بیٹھ کر سنی۔

سینیٹر الیاس احمد بلور، اور ہم نے بھی ان کو سنا لیکن میں بڑی معذرت کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہر بات کو مذاق میں لے جاتے ہیں۔ میں یہ بات کہوں گا کہ انشاء اللہ ہم نے تو بار بار یہ کہا ہے کہ ہم اس ملک میں رستے ہونے اپنے صوبائی حقوق مانگتے ہیں۔ ہم اس وفاق میں رستے ہونے اپنے صوبائی حقوق مانگتے ہیں۔ مالک صاحب نے بھی کہا، میں نے بھی کہا، ہم نے کوئی ایسی بات نہیں کی، سب ریکارڈ پر ہے۔ یہ جو بات کر رہے ہیں کہ خون نکالیں گے۔۔۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، نہیں، نہیں، وہ گندم کی بات کر رہے ہیں۔

سینیٹر الیاس احمد بلور، گندم کی جو بات ہے وہ بھی بالکل fact ہے۔ میں تو یہی عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ جو بات کہوں گا یہاں ہاؤس میں وہ دلائل سے کہوں گا اور میں آج کا parliamentary نہیں ہوں، ان کے ساتھ کا بہت پرانا parliamentary ہوں۔ یہ بھی

جانتے ہیں۔ لیکن یہ ہے کہ یہ ضیاء الحق کے زمانے میں بھی تھے، ہم اس وقت نہیں تھے۔ Any how, اس کے بعد ہم ان کے ساتھ اکٹھے ہی تھے۔ میں آج آپ کو دعوے سے کہہ رہا ہوں کہ Frontier میں 50 بوری ایک mill کو ملتی ہے، یہ کہتے ہیں جی کہ گھر کے لوگ کتنے ہوتے ہیں۔ ارے یار خدا کے واسطے ہر بات کو مذاق میں مت اڑائیں۔ گھر کی بات نہیں ہے۔ 50 بوری پر flour mill نہیں چل سکتی اور آٹھ دن کا stock لا کر ہم آٹھ کھننے اس mill کو چلائیں گے، and this is a provincial subject and it is not a central subject. میں صرف یہ بتانا چاہتا تھا۔ میں غلط بات نہیں کروں گا آپ سے نیازی صاحب۔ آپ نے آج پہلی دفعہ اچھی تقریر کی ہے۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. This brings us to the end of the today's debate. We adjourn the House for tomorrow to meet again at 4.00 p.m. Thank you very much.

*[The House was then adjourned to meet again on 14th of
 September, 2006 at 4.00 p.m.]*
